لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور

جدید عربی بول چال مع

قصص النبیین

(عربی، انگریزی، اُردو)

مرتب

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی

مکتبہ افکارِ اسلامی

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ (یوسف : 2/12)

لغت عرب کے ابتدائی قواعد

اور جدید عربی بول چال

مع

قصص النبیین

(عربی، انگریزی، اُردو)

مرتب

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی

مکتبہ افکارِ اسلامی

نام کتاب	:	لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النبیین
مرتب	:	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
اشاعت اول	:	دسمبر، ۲۰۱۴ء
صفحات	:	۲۰۴
مطبع	:	مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر		مکتبہ افکار اسلامی

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37232369 - 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2641204 - 041-2631204

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com www.facebook.com/maktabaislamiapk

فہرست مضامین

قصص النّبيين (الجزء الاول)

قصص النّبيين (الجزء الثاني)

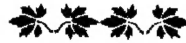

عرضِ مؤلف

عربی زبان اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زبان ہے۔ افضل ترین کتاب قرآن مجید اور افضل ترین پیغمبر سیّدنا محمد ﷺ کی زبان ہے۔ کلمہ اور اذان و نماز کی یہی زبان ہے۔ بعض شعائر اسلام جیسے السلام علیکم کی ادائیگی بھی اسی زبان میں کی جاتی ہے۔ اس قدر عربی زبان سیکھنا کہ شہادتین اور نماز وغیرہ کی ادائیگی کی جاسکے، ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔

مزید برآں یہ زبان دنیا کے بہت سے ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے، اس زبان کا سیکھنا باعث سعادت ہے۔ اسی لیے اس لغت کی تعلیم مسلمان اپنے بچوں کو دیتے ہیں۔ پاکستان کے ابتدائی تعلیمی اداروں میں یہ زبان لازمی مضمون کے طور پر شامل کی گئی ہے، تاہم اس کی تعلیم کی طرف خاطر خواہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص انگریزی زبان کی طرح اس کے لکھنے بولنے کی مشق کروائی جانی چاہیے اس لیے کہ لکھنا لکھنے سے اور بولنا بولنے سے آتا ہے۔ نہ صرف ملک کے سرکاری تعلیمی اداروں میں بلکہ نجی سطح پر انگریزی سیکھنے سکھانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے مگر عربی زبان کی تعلیم کے ادارے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تاہم کچھ احباب اپنی اپنی بساط کے مطابق لغۃ القرآن کی تعلیم میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کے پہلے حصے میں عربی زبان کی اہم خصوصیات بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد ابتدائی عربی گرامر کے بعض اہم اسباق مع تمرینات پیش کیے گئے ہیں۔ مشقوں کے لیے دار الفلاح، لاہور کی تیار کردہ بعض کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جدید عربی بول کے لیے مولانا مشتاق احمد چرتھاولی مرحوم کے کتابچے عربی گفتگو نامہ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ عربی بان کے بہت سے جدید الفاظ کا انتخاب دار السلام کی شائع کردہ کتاب جدید عربی سے کیا گیا ہے۔ نیز گنتی، دنوں، مہینوں اور اہم اشارات کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ اس کتاب کا حصہ ہیں۔

کتاب کے دوسرے حصے میں مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی بچوں کے لیے لکھی جانے والی کتاب قصص النّبیین کے ابتدائی دو حصوں کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ محترم محمد یونس انا اور جبکہ انگریزی ترجمہ سید احسان الحق ندوی ایم اے (علیگ) کا ہے۔ ان ترجموں میں بعض معمولی تغیر و تبدل بھی کیا گیا ہے۔ انگریزی ترجمے میں الفاظ کی پابندی کی بجائے ترجمانی کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ اسلامک ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، لکھنو، (انڈیا) کی طرف سے شائع کردہ ہے۔

قصص النّبیین کے بارے میں الشیخ احمد الشرباصی، مدرس جامعہ ازہر (قاہرہ) لکھتے ہیں:

انبیاء کے قصوں کا یہ سلسلہ پہلے تو ہندوستان میں مسلمانوں کے بچوں کے لیے رکھا گیا تھا تاکہ وہ ان کی نشو و نما کے دوران ان کے دین، اور قرآن کی زبان کے ساتھ انھیں مربوط کردے۔ مگر یہ مفید سلسلہ اسی طرح عرب ممالک کے مسلمان بچوں کے لیے بھی

مفید ہے۔ تاکہ ان کو بھی دینی و روحانی غذا فراہم کر سکے۔ جس سے ان کے نفوس کی تہذیب اور اخلاق کی درستگی ہو سکے اور انھیں نہایت عمدہ سامان کا زادراہ مہیا کر سکے۔ فرمان الٰہی ہے:

''زادراہ لے لیا کرو۔ یقیناً بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل والو! مجھ سے ہی ڈرو۔'' (البقرۃ)

اسلامی ممالک اور بلاد عربیہ کے ارباب اقتدار کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اس عمدہ اور خالص کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اس کی حوصلہ افزائی کریں، اور تائید بھی۔ اور بچوں کی تہذیب وثقافت اور مطالعہ کی کتب میں اسے شامل کر لیں۔ یقیناً اس میں مسلم نوجوانوں کو اسلامی ثقافت کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے، اور ان کی جماعتوں کو قریب لا کر باہمی وحدت اسلامی پیدا کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ وہ وحدت جس کی طرف قرآن نے دعوت دی، اور رحمٰن نے برکت عطا کی جب فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرٰت)

''ایمان والے تو بھائی بھائی ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ (اٰل عمرٰن)

''تم سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تفریق پیدا نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کے احسانات یاد کرو، جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں میں محبت پیدا کی، تو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔''

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

عربی زبان کی خصوصیات

عربی زبان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآنِ کریم کے لیے منتخب کیا ہے۔ یہ ہمارے محترم رسول حضرت محمد ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آئمہ اسلام اور مسلمان خلفاء کی زبان ہے۔ یہ ہمارے محبوب دینِ اسلام کی زبان ہے۔ ہماری عبادت، اذان، خطبات اور اذکار و اوراد سب اسی میں ہیں۔ دنیا کا ہر نمازی۔۔خواہ اس کی مادری زبان کوئی بھی ہو۔۔اپنی نماز میں شروع سے آخر تک عربی میں ہی اللہ تعالیٰ کی ثنا، تکبیر و تقدیس اور حمد کرتا ہے، اور اس کی بارگاہ میں اپنی ہر طرح کی التجائیں پیش کرتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان۔۔تعلیم یافتہ ہو یا ناخواندہ۔۔کسی نہ کسی حد تک عربی زبان ضرور سیکھتا ہے۔

عربی زبان کی کئی ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے یہ زبان باقی بے شمار زبانوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ یہ قرآن کی زبان ہونے کی وجہ سے ایک زندہ زبان ہے۔ یہ افصح اللغات ہے۔ کثیر التعداد مترادفات اور لغاتِ اضداد اس کی فصاحت و بلاغت کے مظاہر ہیں۔ یہ زبان دقۃ التعبیر (باریک تعبیرات) کا اتم ملکہ رکھتی ہے۔ اعراب، نحو اور صرفی خصوصیات اشتقاق وغیرہ بھی اس زبان کی وسعت میں اضافہ کر دیتے ہیں، نیز ایجاز و اطناب اور تسہیل اس زبان کی گرانقدر خصوصیات ہیں۔ ذیل میں اہم خصوصیات کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے:

(۱) مسلمانوں کی مادری زبان

عربی زبان ایک اعتبار سے تمام مسلمانوں کی مادری زبان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی زبان ہے۔ قرآن نے ازواجِ مطہرات کو اہلِ ایمان کی مائیں کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (الاحزاب۳۳:۶)

''پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

عربی زبان چونکہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی زبان ہے اس لئے اس اعتبار سے عربی تمام دنیا کے مسلمانوں کی مادری زبان قرار پاتی ہے۔

(۲) زندہ زبان

عربی ایک زندہ زبان ہے جبکہ باقی السنہ سامیہ مردہ زبانوں کی صف میں شامل ہو چکی ہیں۔

وید کی زبان سنسکرت، دھمپد کی زبان پالی، استا کی زبان ژند، انگہ کی پراکرت، تورات کی زبان عبرانی زبور کی سریانی، صحیفہ صائبیت کی زبان کلدانی، صحیفہ ابراہیمی کی بابلی، انجیل کی یونانی اور تورات کی نزولی زبان آرامی سب مردہ ہو چکی ہیں۔ (فضل اکبر کاشمیری: علوم القرآن ص: ۸۲۔۸۳، ط:۱، ۲۰۰۲ء مدرسہ ابوبکر کیماڑی، کراچی) قرآن کے علاوہ دیگر الہامی کتب جن زبانوں میں

نازل ہوئی تھیں وہ مردہ ہو چکی ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ کتابیں بھی عارضی تھیں۔ محدود وقت، محدود علاقے اور محدود اقوام کے لئے تھیں۔ یہ اقوام زمانی و مکانی قیود سے بالاتر نہ تھیں۔ اس لئے جو زبانیں ان کے لئے منتخب کی گئیں وہ ان کے ساتھ ہی فنا کے گھاٹ اتر چکی ہیں جبکہ قرآن کی زبان فنا اور زوال سے ماوراء ہے۔

عربی لغت کیونکر محفوظ ہے، کیا قرآن کریم عربی لغت کی حفاظت کرتا ہے یا عربی زبان قرآن کی حفاظت کرتی ہے؟ اس سوال کا علمی جواب ڈاکٹر عبدالصبور شاہین کے بقول قرآن مجید کی اس آیت سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر ١٥:٩)

''بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے ہی نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اس کا مطلب ہے کہ حفاظتِ قرآن وسائلِ انسانی کا محتاج نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے، وَ إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ (فی علم اللغة العام ص:۲۴۶)

اس کے بعد موصوف نے کئی صفحات (۲۴۶-۲۵۴) میں اس پر روشنی ڈالی ہے اور خلاصۃ القول کے طور پر لکھتے ہیں:

"و خلاصة القول ان القرآن الكريم هو الذى يحفظ اللغة العربية و ليست اللغة العربية هى التى تحفظ القرآن" (ایضاً ص:٢٥٤)

''ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم ہی عربی زبان کا محافظ ہے نہ کہ عربی زبان قرآن کی حفاظت کرتی ہے۔''

عربی زبان کے لاتعداد الفاظ دیگر زبانوں میں رائج ہیں۔ ہماری قومی زبان اور دیگر علاقائی زبانوں میں عربی کے الفاظ بکثرت ملتے ہیں نیز فارسی، اردو اور ہماری علاقائی زبانوں کا رسم الخط اور کثیر التعداد اصطلاحات عربی زبان کی ہیں۔ اس چیز کو دیکھتے ہوئے عربی زبان کو ام الالسنۃ یا مجمع اللغات کہا جا سکتا ہے۔

عربی زبان اس اعتبار سے بھی زندہ زبان ہے کہ اس میں باقی زبانوں کے الفاظ شامل کرنے کے مؤثر قواعد موجود ہیں، جن کی روشنی میں باقی زبانوں کے الفاظ کو معرب کر لیا جاتا ہے جس سے وہ الفاظ بھی عربی زبان کے الفاظ بن جاتے ہیں۔ نحو ولغت کے امام خلیل اور سیبویہ کہتے ہیں:

ما قيس على كلام العرب فهو من كلامهم (عبدالغفار حامد ہلال: العربية، خصائصها و سماتها، ص:۳۵۹ (فصل: ٣، القياس والارتجال)، ط:۴، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، مؤلف)

''جس کو عرب کے کلام پر قیاس کیا جا سکے وہ ان کا کلام ہی ہے۔''

(۳) افصح اللغات

عربی زبان سب زبانوں سے فصیح اور وسیع زبان ہے۔ حافظ ابن کثیر سورہ یوسف (۱۲:۲) ﴿إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا﴾ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

لغة العرب أفصح اللغات و أبينها و أوسعها و أكثرها تأدية للمعانى التى تقوم بالنفوس فلهذا

أنـزل أشـرف الـكـتـب بأشرف اللغات على أشرف الرسل بسفارة أشرف الملائكة ، و كان ذلك في أشـرف بـقـاع الأرض؛ و ابتـدئ انـزاله في أشرف شهور السنة و هو رمضان ، فكمل من كل الوجوه (حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر: تـفـسـيـر الـقـرآن الـعـظـيم (تفسير ابن كثير)٢/ ٤٧٨ ، ط:دار مصر للطباعة ، مصر)

''عربی زبان نہایت کامل اور مقصد کو پوری طرح واضح کر دینے والی اور وسعت و کثرت والی ہے۔اس لئے یہ پاکیزہ تر کتاب، اس بہترین زبان میں افضل تر رسول پر فرشتوں کے سردار فرشتے کی سفارت میں تمام روئے زمین کے بہتر مقام میں وقتوں میں بہترین وقت میں نازل ہوکر ہر طرح کمال کو پہنچی۔''

ابنِ فارس کہتے ہیں:

لـغة العرب أفضل اللغات و أوسعها و قال تعالى: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾ فـوصفه بأبلغ ما يوصف به الكلام و هو البيان (البلغة في أصول اللغة ، ص:٤١)

''لغتِ عرب سب سے افضل اور وسیع ترین زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (قرآن) فصیح عربی میں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے عربی کو بلیغ ترین الفاظ جن سے کلام کی خوبی بتائی جاسکتی ہے، سے متصف قرار دیا ہے اور وہ ہے صفتِ بیان۔''

بیان ایک ایسی صفت ہے کہ جس کی بنیاد پر کسی زبان کی خوبی و خامی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جو زبان مافی الضمیر کے اظہار و بیان پر زیادہ قادر ہو وہی اکمل اور برتر زبان کہلوانے کا حق رکھتی ہے۔

عربی زبان کی وسعت اور فصاحت کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و لسـان العرب أوسع الألسنة مذهبا و أكثرها ألفاظا و لا نعلمه يحيط بجميع علمه انسان غير نبي" (الرسالة ص:٤٢)

''عربی زبان تمام تر زبانوں میں وسیع تر زبان ہے۔ اس کے الفاظ بھی سب سے زیادہ ہیں اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس کے تمام لغات کا احاطہ سوائے نبی کے اور کوئی انسان نہیں کر سکتا۔''

عربی زبان کی وسعت کا اندازہ کرنے کے لئے اس زبان کی کسی بھی ڈکشنری کو دیکھا جا سکتا ہے۔ عربی زبان کی ضخیم کتب میں لاکھوں الفاظ اور ان کے مادے (Roots) موجود ہیں۔

یہ حیران کن وسعت عربی کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ یہ وسعت محض مترادفات کے سبب سے ہی نہیں بلکہ اس میں اس چیز کا بھی ہاتھ ہے کہ عربوں نے ہر چیز کی ہر ہر حالت کا مختلف نام رکھنے کی کوشش کی ہے جو اس کے عین مناسب بیٹھتا ہے، اگرچہ عربوں کی زندگی بڑی سادہ تھی اور گھوم پھر کر انہیں ایک سی چیزوں سے واسطہ پڑتا تھا، اور اس بدلنے والے ماحول کے لوگوں سے الفاظ کی کثرت کی توقع نہ کی جا سکتی تھی لیکن عرب یقیناً مستحقینِ داد و تحسین ہیں کہ انہوں نے اس سادہ زندگی کے ذرے ذرے کا الگ الگ نام رکھ کر ایک وسیع ذخیرہ الفاظ کو جنم دیا۔ عربی زبان کی وسعت میں بھدے اور گنوار الفاظ کی بھرمار نہیں بلکہ اس کے دامن میں

نہایت اونچا ادب، بہت بڑی تہذیب کے آثار، علوم وفنون کے پلندے اور آج کی جدید سائنس اور کیمیاء کی اصطلاحات سبھی کچھ سما سکتا ہے۔ اپنی اس غیر معمولی وسعت کے سبب عربی زبان ہمیشہ ہمیشہ باقی تمام سامی زبانوں کے مبہم اسرار و رموز حل کرنے میں علمائے لسانیات کا بہت بڑا مرجع رہے گی۔

عربی زبان کی بے پایاں وسعت کا زندہ ثبوت دیکھنا ہو تو اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی کی تفسیر القرآن "سواطع الالہام" (الہام کی پھیلتی ہوئی شعائیں) اس کی نہایت روشن مثال ہے۔ ہزاروں صفحات پر پھیلی اس عربی تفسیر میں نقطوں والے حروف موجود نہیں۔ اس تفسیر کو عرفِ عام میں غیر منقوط تفسیر کہا جاتا ہے۔ ایک دو نمونے ملاحظہ کریں تاکہ عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ اور وسعت دامانی کا اندازہ ہو۔ سورۃ الفاتحۃ کے نام بیان کرتے ہوئے فیضی لکھتے ہیں:

" و لها أسماء أحصاها العلماء، أحدها الدعاء لما هو مدعو أهل الله و هم دعوه لحصول المعاصد، و الأساس لما هو أس الكلام و أصله، و الأم لما هو جامل لمدلول الكل و مولد لحصول ما أوحاه الله طرا، و الحمد لما هو أول كلمها كما حكموا لأسماء السور أهو حاو لمحامده، و الأصل لما رأوا عوام أهل الاسلام طرحوا كلام الله و مالوا للهو و داوموا كلام أهل الأهواء رسموا كلاما مادحا للسور كلها لاصلاح أحوالهم" (ابوالفیض فیضی: سواطع الالہام ۱/ ۲۱، ط: ۳، ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۹ء نولکشور پریس لکھنؤ، انڈیا)

"سورہ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں۔ ان سب کو علماء نے بیان کیا ہے۔ ایک نام سورۃ الدعاء ہے کیونکہ وہ اللہ والوں کی دعا ہے اور انہوں نے حصول مقاصد کے لئے اسے بطور دعا پڑھا ہے۔ سورۃ الاساس اس کا نام ہے کیونکہ وہ کلام اللہ کی بنیاد ہے اور اصل ہے۔ سورۃ الام اسے اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قرآن کے تمام معانی کی حامل ہے اور اللہ کے وحی کردہ جملہ مطالب کا مولد ہے۔ سورۃ الحمد بھی اسے کہتے ہیں کیونکہ سورت کا پہلا کلمہ حمد ہے اور علماء نے تمام سورتوں کے ناموں کا فیصلہ اسی طرح کیا ہے۔ یہ سورت اللہ کی تعریفوں کو محیط ہے۔ اس کو الاصل کا نام دیا گیا کیونکہ علماء نے عام مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے کلام کو پس پشت ڈال کر لہو ولعب کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں اور بندگانِ ہوا و ہوس کے کلام پر وقت گنوار ہے ہیں تو علماء نے ان کی اصلاح حال کی خاطر تمام سورتوں کی ابتدا میں سورتوں کی تعریف میں کلام لکھ دیا ہے۔"

لغوی تحقیقات میں بھی فیضی نے غیر منقوط حروف استعمال کیے ہیں۔ لفظ اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الاسم أصله سِمْوٌ كعلم و مصدره السُّمُوُّ وهو العلو، و أحد سماء و ورد أُسُمٌ و سِمٌ و سُمٌ أو وَسْمٌ أَسَمَهُ أعلمه و الْمَوْسِمُ الْمَعْلَمُ و الاسم العلم و الأول أصح لعدم ورود الأسام مكسرا" (ایضاً)

"اسم کی اصل عِلْمٌ کے وزن پر سِمْوٌ ہے۔ اس کا مصدر سُمُوٌّ بمعنیٰ بلندی ہے۔ اسم کی جمع اسماء ہے۔ اسم کی جگہ

أُسْمٌ، سِمٌ، سُمٌ بھی بولا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اسم کی اصل وَسْمٌ ہے۔ أَسَمَهُ کے معنیٰ أَعْلَمَهُ ہے یعنی اس نے اسے آگاہ کیا۔ مَوْسَمٌ بمعنیٰ مَعْلَمٌ یعنی نشان کرنے کی جگہ ہے۔ اسم کے معنیٰ علامت ہیں۔ پہلا قول صحیح ترین ہے کیونکہ وَسْمٌ کی جمع مکسر اَوْسَامٌ نہیں آتی ہے۔ اوسم کی جمع مکسر وُسُوْمٌ اور اَوْسَمَةٌ ہیں۔" •

العربیۃ کے لغوی معنیٰ سے ہی اس زبان کی فصاحت و بلاغت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

"و تقول: رجل عربی اللسان اذا کان فصیحا" (لسان العرب ٤/ ٢٨٦٥)

''اہلِ لغت آدمی کو عربی زبان والا تب کہتے ہیں جب وہ فصیح ہو۔''

أعرب یعرب کا معنیٰ ہوتا ہے صاف صاف گفتگو کرنا۔ حدیثِ نبوی ہے:

"الثیب تعرب عن نفسها و البکر رضاها صمته" (امام احمدبن حنبل: مسند ٤/ ٢٤، ١٩٢، ٣/ ٣٥٣، ط:المکتب الاسلامی للطباعة و النشر، بیروت)

''ثیبہ اپنے دل کی بات صاف صاف بیان کرے اور کنواری عورت کا خاموش رہنا ہی رضامندی (اجازت) ہے۔''

عَرَبَ کی وضاحت میں راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

العربی: فصیح، وضاحت سے بیان کرنے والا۔ الأعراب: کسی بات کو واضح کر دینا۔ أعرب عن نفسه: اس نے بات کو وضاحت سے بیان کر دیا۔ حدیث میں ہے: الثیب تعرب عن نفسها کہ ثیب اپنے دل کی بات صاف صاف بیان کرسکتی ہے۔ اعراب الکلام: کلام کی فصاحت کو واضح کرنا۔ علمائے نحو کی اصطلاح میں اعراب کا لفظ ان حرکات وسکنات پر بولا جاتا ہے جو کلموں کے آخر میں یکے بعد دیگرے (حسب عوامل) بدلتے رہتے ہیں۔ العربی واضح اور فصیح کلام کو کہتے ہیں چنانچہ فرمایا: ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا﴾ واضح اور فصیح قرآن (نازل کیا) (١٢:٢)۔ ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾ فصیح عربی زبان میں...... (١٩٥:٢٦)۔ ﴿فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا﴾ جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں یعنی واضح قرآن (٣:٤١)۔ ما بالدار عریب: گھر میں کوئی نہیں ہے۔ امرأة عروبة: وہ عورت جو اپنے خاوند سے محبت اور پاکبازی کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اس کی جمع عُرُبٌ ہے۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿عُرُبًا اَتْرَابًا﴾ (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر (٣٨:٥٦)۔ اور عربت علیه کے معنیٰ کسی کو اس کی غلطی بتانے کے ہیں۔ حدیث میں ہے: عربوا علی الامام (امام قراءت میں غلطی کرے تو اسے بتادو) ...... اور آیتِ کریمہ: حُكْمًا عَرَبِيًّا کے معنیٰ واضح اور فصیح کتاب کے ہیں جو حق کو ثابت اور باطل کو غلط ثابت کر دکھائے۔

(المفردات فی غریب القرآن ص: ٦٠٧۔٦٠٨)

(۴) مشترک، مترادف اور متضاد الفاظ کی کثرت

یوں تو کوئی زبان بھی مشترک الفاظ، مترادفات اور متضادات سے یکسر خالی نہیں مگر عربی زبان کو اس ضمن میں تمام زبانوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اس میں ان الفاظ کی فراوانی ہے۔ عربی میں بعض الفاظ کثیر المعانی ہوتے ہیں۔ بعض الفاظ کے دو دو، تین تین اور چار چار معانی ہوتے ہیں۔ بعض الفاظ کے پچیس پچیس، تیس تیس اور اس سے بھی زیادہ معانی ہوتے ہیں۔

الفاظ مشترکہ کی مثالیں عین، قدر، روح اور اس جیسے دیگر الفاظ ہیں۔

(سمیح عاطف الزین: الاسلام و ثقافة الانسان ص:۲۹۱، ط:۷، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، دار الکتاب اللبنانی، بیروت)

● اسی طرح لفظ جبن پنیر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور بزدلی کے لئے بھی، اسی طرح عین کا معنیٰ آنکھ، جاسوس اور چشمہ وغیرہ کیا جاتا ہے۔ آج کل ریڈیو میں استعمال کیے جانے والے الیکٹرک بلب کو بھی عین کہا جاتا ہے۔

(دیکھیے: علم اللغة العام ص:۲۵)

بیشمار الفاظ اس زبان کے ایسے ہیں کہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہیں اور بہت سے معانی ایسے ہیں جن کے لئے کئی کئی الفاظ ہیں۔ اور پھر ان الفاظ کے اندر کوئی نہ کوئی امتیازی بات اور کوئی نہ کوئی خصوصیت بھی موجود ہے۔ اگر آپ "عیــن" کے لفظ کو دیکھیں تو لغت میں اس کے اکاون گنائے گئے ہیں اور اکاون معانی آفتاب، آنکھ اور چشمہ وغیرہ بے شمار ایسے معانی ہیں جن کے لئے الگ الگ الفاظ ہیں۔ (مولانا کوثر نیازی: عربی زبان کی اہمیت (کتابچہ) ص:۱۱، ط: پاکستان نیشنل سینٹر سرور روڈ راولپنڈی۔ نیز مشترک الفاظ کی بحث کے لئے دیکھیے: البلغة ص:۴۸)

اس سلسلے میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و تسمِّی الشیء الواحد بالأسماء الکثیرة و تسمی بالاسم الواحد المعانی الکثیرة"

(الرسالة ص: ۵۲)

"(عربی زبان میں) ایک چیز کے بکثرت نام رکھے جاتے ہیں اور ایک لفظ کئی کئی معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔"

عربی زبان میں ایک مفہوم سینکڑوں انداز سے مختلف الفاظ اور عنوانات سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ عربی زبان میں مترادفات کی کثرت کا اندازہ فیضی کی تفسیر سواطع الالہام اور صدیق حسن خان قنوجی کی کتاب مدارك الكلم سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ دونوں کتب غیر منقوط ہیں۔ اگر عربی زبان میں مترادفات کی کثرت نہ ہوتی تو ایسا ممکن نہ تھا کہ انتیس حروفِ تہجی میں سے صرف تیرہ (غیر منقوط) حروف کو استعمال کر کے اتنی بڑی بڑی کتب مرتب کی جاتیں۔ مترادفات کی کثرت کی وجہ سے مقفیٰ اور مسجع عبارت لکھنا دیگر زبانوں کی بنسبت آسان ہے۔ عربی میں صنائع و بدائع کا استعمال جس قدر باآسانی ممکن ہے کسی اور زبان میں نہیں۔ مقامات بدیع الزمان، حریری اور مقامات زمخشری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صلاحیت عربی زبان میں کس قدر زیادہ ہے۔ کثرتِ مترادفات و متجانسات کی بنا پر عربی زبان فنِ خطابت کے لئے نہایت موزوں ہے۔

مترادفات کی کثرت جاننے کے لئے مندرجہ ذیل اعداد و شمار پر غور کیا جا سکتا ہے: عربی زبان میں تلوار کے ۱۰۰۰، شیر کے ۵۰۰، اونٹ کے ۵۰۰، مصائب کے ۴۰۰، سانپ کے ۲۰۰، پانی کے ۱۷۰، بستی کے ۱۲۰، درازی قد کے ۹۱، تاریکی کے ۵۲، کنویں کے ۴۸، سال کے ۲۴، اور روشنی کے ۲۱ نام ہیں۔ (دیکھیے: علوم القرآن، ص:۸۱-۸۲)

گرنا، گرانا کے لئے (قرآن میں) ۱۹ الفاظ استعمال ہوئے ہیں، سامان کے لئے ۱۵ الفاظ، کم کرنا کے لئے ۱۳، ہلاک کرنا کے

لئے ۱۳، کنارہ کے لئے ۱۳، مضبوط بنانے کے لئے ۱۲، زمین اور اس کی اقسام کے لئے ۲۰، ملانا کے لئے ۱۳، روکنا کے لئے ۱۵، ڈرنا کے لئے ۱۰، دوڑنا کے لئے ۱۱، چلنا کے لئے ۱۲، جھکنا کے لئے ۱۲، جماعت کے لئے ۱۴، بدلہ کے لئے ۱۲، خوش ہونا، اکٹھا کرنا، اٹھانا، دینا، دوست سب کے لئے دس دس الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

(مولانا عبدالرحمٰن کیلانی: مترادفات القرآن ص: ۸۔۹، ط: ۸، ۲۰۰۵ء، مکتبۃ السلام وسن پورہ، لاہور)

مگر ان الفاظ میں تھوڑا بہت فرق ضرور موجود ہوتا ہے۔ ذیل میں اس فرق کے تصور کو اجاگر کرنے کے لئے دو تین مثالیں دی جاتی ہیں:

آواز کے لئے قرآن میں چوبیس الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان الفاظ کی تفصیل یہ ہے:

(۱) صوت عام ہے، ہلکی ہو۔ بلند۔ جاندار کی ہو، بے جان کی ہو، بے معنیٰ ہو یا بامعنیٰ ہو۔

(۲) صدّ: چیخنا چلانا یا کراہنا۔
(۳) صرخ: فریاد کی صورت چلانے کی آواز۔
(۴) همس: انسان کی کسی بھی حرکت کی ہلکی سی آواز۔
(۵) حسیس: قدموں کی آہٹ کی طرح خفیف آواز۔
(۶) مکاء: سیٹی کی قسم کی آواز۔
(۷) تصدية: تالی کی آواز۔
(۸) ضبح: دوڑتے وقت ہانپنے کی آواز۔
(۹) خوار: بچھڑے کی آواز۔
(۱۰) زفیر: گدھے کے رینگنے کی ابتدا۔
(۱۱) شهيق: گدھے کے رینگنے کی انتہا۔
(۱۲) لهث: کتے کے ہونکنے کی آواز۔
(۱۳) رکز: مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی آواز۔
(۱۴) صيحة: بلند اور بے معنیٰ آواز۔
(۱۵) صاخة: کان پھوڑنے والی کرخت اور بلند آواز۔
(۱۶) تغيظ: غیظ وغضب میں جھنجلاہٹ۔
(۱۷) هد: دھڑام کی آواز۔
(۱۸) غلي: ہنڈیا کے ابلنے کی آواز۔
(۱۹) صلصال: پختہ مٹی کے کھنکھنے کی آواز۔
(۲۰) قارعة: کھڑکھڑانے کی آواز۔ (ایضاً ص: ۱۰۳)

سامان کے لئے عربی میں بکثرت الفاظ ہیں۔ ان الفاظ میں مندرجہ ذیل قرآن میں استعمال ہوئے ہیں:

۱: عرض: دنیا اور اس کے سامان کی بے ثباتی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۲: متاع: ہر وہ سامان جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۳: أثاث: گھر کا متفرق سامان۔

۴: رحل: سفر میں ساتھ رہنے والا سامان۔

۵: وعاء: ہر وہ سامان جو منہ بند یا مقفل ہو۔

۶: جهاز: ہر وہ سامان جو روانہ ہونے تک تیار کیا جائے خواہ زاد ہو یا رحل

۷: زاد: دورانِ سفر خورد و نوش کا سامان۔

۸: أسلحة: آلاتِ حرب و ضرب۔

۹: عدة: جنگی تیاری اور اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان اور تیاری۔

۱۰: نعمة: سامانِ تعیش۔

۱۱: ریش: فاخرانہ لباس اور اس کے متعلقات۔

۱۲: بضاعة: فروختنی سامان یا سرمایہ۔

۱۳: ماعون: عام استعمال کی چھوٹی گھریلو اشیاء۔

۱۴: حذر: اپنے بچاؤ کا سامان۔

۱۵: معایش: سامانِ زیست اور اس کے لوازماتِ زندگی۔ (ایضاً، ص:۵۷۶)

جماعت کے لئے قرآن پاک میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

۱: جمیع (ج م ی ع) کسی بھی موقع پر جمع شدہ لوگ

۲: رھط (ر ہ ط) اس جماعت کا سردار جس میں ایک ہی خاندان کے دس تک نوجوان شامل ہوں

۳: شرزمة (ش ر ز م ۃ) کمزور لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔

۴: عصبة (ع ص ب ۃ) طاقتور لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔

۵: طائفة (ط ا ء ف ۃ) ایک رائے اور ایک مذہب کے لوگ

۶: فئة (ف ء ۃ) ایک دوسرے سے تعاون حاصل کرنے والی جماعت

۷: فرقة (ف ر ق ۃ) کسی بڑی جماعت سے الگ ہونے والی چھوٹی جماعت

۸: ثلة (ث ل ۃ) کثیر تعداد کے لئے آتا ہے۔

۹: زمرة (ز م ر ۃ) کسی بڑی جماعت کے بکھرے ہوئے ٹولے جو نقل و حرکت کر رہے ہوں۔

۱۰: عزین (ع ز ی ن) ایک ہی نسب کے لوگ۔

۱۱: حزب (ح ز ب) لشکر، سیاسی پارٹی۔

۱۲: معشر (م ع ش ر) کسی مخصوص مقصد کی حامل جماعت کے کل افراد۔

۱۳: ثقلان (ث ق ل ا ن) دو بڑی مخلوقات یعنی جن اور انسان۔

۱۴: أمة (أ م ۃ) ایک امام کے متبع ہم عقیدہ لوگ۔ (ایضاً ص:۱۰)

اضداد کی کثرت بھی عربی زبان کی ایک عجیب خصوصیت ہے۔ بعض الفاظ کے معانی ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں نَیْلٌ کا

معنیٰ پیاسا اور سیراب ہونا ہے۔ ذاب کا معنیٰ پگھلنا اور جم جانا ہے۔ بیع کا معنیٰ خریدنا اور فروخت کرنا۔ وراء کا معنیٰ آگے اور پیچھے دونوں ہے۔ بَیْنٌ کا معنیٰ ملاقات اور فراق۔ ایسے الفاظ کی عربی زبان میں اس قدر بہتات ہے کہ علماء نے لغاتِ اضداد کو مستقل طور پر اپنی تصانیف کا موضوع بنایا ہے۔ چند سال پہلے علامہ ابن الانباری کی کتاب الاضداد بڑی آب و تاب کے ساتھ کویت سے شائع ہوئی ہے۔

ذیل میں اضداد کی چند نمایاں مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

(ا) بیع، باع بمعنیٰ خرید و فروخت کرنا۔ خریدنا بھی اور فروخت کرنا بھی۔ سودا بازی کرنا، اور بائع خواہ چیز لینے والا ہو یا دینے والا، کہتے ہیں: باع فلانا کتابا یعنی کسی کو کتاب دے کر قیمت لے لینا (بیچنا) أو من فلان کتاباً یعنی کسی سے کتاب لے کر قیمت دینا (خریدنا) (منجد)۔ قرآن کریم میں یہ لفظ سودا بازی کے معنوں میں تو آیا ہے لیکن خریدنے یا بیچنے کے الگ الگ معنوں میں استعمال نہیں ہوا (البتہ لغوی لحاظ سے ابتاع کا لفظ خریدنا کے معنوں میں آتا ہے۔ اور عرف عام میں بائع کا لفظ فروخت کنندہ لئے استعمال ہوا ہے) قرآن میں ہے: ﴿وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ (۲:۲۸۲) ''جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو۔'' (ایضاً ص:۹۶۷)

(ب) شریٰ: جس طرح باع کا لفظ خرید و فرخت دونوں معنوں میں آتا ہے اسی طرح شریٰ کا لفظ دونوں معنوں میں آتا ہے (منجد) قرآن میں ہے: ﴿وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ﴾ (۱۲:۲۰) ''اور یوسف کو اس کے بھائیوں نے حقیری قیمت یعنی چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔'' تو اس کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ قافلہ والوں نے یوسف علیہ السلام کو حقیری قیمت کے عوض خرید لیا۔ اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ﴾ (۲:۱۰۲) ''اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔'' بالفاظ دیگر جو چیز انہوں نے اپنی جانوں کے عوض خریدی تھی وہ بری تھی۔ البتہ جب یہ لفظ باب افتعال میں آئے تو اس کے معنیٰ ''خریدنا'' سے مخصوص ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (۹:۱۱۱) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے جان و مال خرید لئے ہیں اور ان کے عوض ان کے لئے جنت ہے۔'' (ایضاً ص:۹۶۹)

(ج) دین: دانه یدین دینا ـ بمعنیٰ اسے محکوم کیا۔ عبادت چاہی، ذلیل کیا، اس پر حکومت کی۔ دان الرجل بمعنیٰ عزت دی۔ ذلیل کیا۔ تابعداری کی۔ بے فرمانی کی (م۔منجد) گویا دین میں دو متضاد مفہوم پائے جاتے ہیں۔ مکمل حاکمیت بھی اور عبدیت: غلامی اور تذلل بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ (۳۹:۳) ''دیکھو! خالص عبادت اللہ ہی کے لیے (زیبا) ہے'' (جالندری) (فتح محمد) تو اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ پوری کی پوری حاکمیت اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾ (۲:۱۹۳) ''اور ان (مشرکین) سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور حکم رہے اللہ کا'' (عثمانی) (مولانا

شبیر احمد) علاوہ ازیں دین کے معنیٰ جزا و سزا یا قانونِ تعزیرات بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ﴾ (۱۲:۷۶) ''بادشاہ کے قانون کے مطابق یوسف اپنے بھائی کو نہیں لے (رکھ) سکتے تھے۔'' اور قانونِ جزا و سزا پر عمل درآمد کی قوت بھی۔ ارشاد باری ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (۱:۴) ''وہ (اللہ) جزا و سزا کے دن (قیامت کے دن) کا مالک ہے۔'' دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿فَلَوْ لَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (۵۶:۸۶۔۸۷) ''پھر اگر تم جزا و سزا سے آزاد ہو اور اپنی بات میں سچے ہو تو (مرتے وقت) روح کو واپس کیوں نہیں کر لیتے؟'' (مترادفات القرآن، ص: ۹۶۸۔۹۶۹)

(۵) خصوصیتِ اعراب

عربی زبان میں اعراب (زبر، زیر، پیش) موجود ہیں جو عربی زبان کی خاص خصوصیت ہے۔ ان کی وجہ سے تلفظ درست اور آسانی سے ادا ہو جاتا ہے اور اس کے غلط ہونے کا امکان ہی نہیں رہتا۔ اگرچہ بابلی زبان میں بھی اعراب پائے جاتے ہیں مگر وہ زبان مردہ ہو چکی ہے۔ اعراب کے بدلنے سے معانی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ ذھبت کے ت پر اعراب بدلنے سے مندرجہ ذیل قسم کے معنوی تغیرات پیدا ہوتے ہیں: ذَهَبَتْ (وہ ایک عورت گئی)، ذَهَبْتَ (تو ایک مرد گیا)، ذَهَبْتِ (تو ایک عورت گئی)، ذَهَبْتُ (میں گیا یا گئی)۔

عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ''زیر، زبر اور پیش سے بھی یہ بہت سے مفہوم اجاگر کرتی ہے۔ بہت سے معانی پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس کے ادب کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پیش اس کے ہاں قوی تر ہے۔ پھر زبر اس سے کم اور زیر اس سے بھی کم اور ان کے اختصاص سے حتیٰ کہ جزم کے اختصاص سے اس کے ہاں معانی کی دنیا زیر و زبر ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر 'سبق'' (Sabaq) دوڑ میں آگے نکلنے کو کہیں گے۔ لیکن ''سبق'' (Sabaqa) وہ روپیہ ہے جو دوڑ پر لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح ''حَمل'' (Hamal) بوجھ جو آسانی سے اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو پھل درخت اٹھاتا ہے وہ بھی اسی سے تعبیر ہوتا ہے۔ لیکن اسی کو جب ''حِمل'' (Himal) کہیں گے تو وہ بوجھ جس کا اٹھانا دشوار ہوتا ہے۔ سورہ یوسف میں ہے: ﴿وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ﴾ (۱۲:۷۲) ''اور جو شخص اس کے لا کر حاضر کرے گا اس کے ایک بارِ شتر ملے گا اور میں اس کے دلوانے کا ذمہ دار ہوں۔'' تو حِمل (Himal) اونٹ کا بوجھ ہوا۔ زیر سے حِمل کہہ کر یہ بات پیدا کر دی ہے۔'' (عربی زبان کی اہمیت، ص: ۱۰)

عربی زبان میں افعال کے عین کلمہ ☆ کی حرکت کے بدلنے سے معانی میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل چند مشہور افعال پر غور کرنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے:

۱۔ أَذِنَ يَأْذَنُ أَذَنًا: سننا — أَذِنَ يَأْذِنُ إِذْنًا: اجازت دینا

۲۔ بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا: پہنچنا — بَلُغَ يَبْلُغُ بَلَاغَةً: فصیح زبان ہونا

☆۔ عربی زبان میں فعل کو وزن قرار دیا گیا ہے۔ جس کو میزانِ صرفی کہا جاتا ہے۔ ف کی جگہ پر آنے والا حرف فاء کلمہ، ع کی جگہ پر آنے والا عین کلمہ جبکہ ل کی جگہ پر آنے والا حرف لام کلمہ کہلاتا ہے۔

۳۔ جَنَّ یَجُنُّ : چھپانا، ڈھانپنا　جُنَّ یُجَنُّ: دیوانہ ہونا، عقل زائل ہونا　جَنَّ یَجِنُّ: جنین کا رحم میں چھپنا

۴۔ حَسَّ یَحُسُّ : جڑ سے اکھاڑنا　حَسَّ یَحِسُّ : محسوس کرنا، معلوم کرنا

۵۔ شَعِرَ یَشْعَرُ: بال لمبے اور زیادہ ہونا　شَعُرَ یَشْعُرُ: معلوم کرنا، شعور رکھنا، سمجھنا　شَعَرَ یَشْعُرُ: شعر کہنا

۶۔ ظَلَمَ یَظْلِمُ: ظلم کرنا　ظَلِمَ یَظْلَمُ : اندھیرا کرنا

۷۔ عَلِمَ یَعْلَمُ: جاننا، یقین کرنا　عَلَمَ یَعْلُمُ: نشان لگانا

۸۔ لَبَسَ یَلْبِسُ: ملانا، مشکوک بنانا، خلط ملط کرنا　لَبِسَ یَلْبَسُ: کپڑے پہننا

(ان الفاظ اور ان جیسے بیسیوں الفاظ کے لئے دیکھیے: مترادفات القرآن ص ۹۸۳۔۹۹۰)

(۶) دقتِ تعبیر

دقتِ تعبیر عربی کی نمایاں خصوصیت ہے۔ یعنی جن مفہومات کا اظہار دوسری زبانوں میں مرکب فقرات اور جملوں سے کیا جاتا ہے، مفہوم خواہ کتنا ہی جزوی یا فروعی کیوں نہ ہو، اس کے لئے عربی میں ایک خاص لفظ لیجیے مثلاً انسان کے ہاتھ کو ہی لیجئے اس کے مجموعی حیثیت سے یَدٌ کہتے ہیں پھر ہاتھ کے مختلف حصوں کے لئے مختلف نام ہیں۔ جیسے انگلی کو اِصْبَعٌ اور انگلی کے سرے کو أَنْمُلٌ کہتے ہیں، اور پانچوں انگلیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نام ہیں: اِبْھَامٌ (انگوٹھا)، سَبَّابَۃٌ (شہادت کی انگلی)، وُسْطٰی (درمیانی انگلی)، بِنْصَرٌ (چوتھی انگلی)، خِنْصَرٌ (چھنگلیا)، شِبْرٌ (انگوٹھے اور چھنگلیا کا درمیانی فاصلہ)، فِتْرٌ (انگوٹھے اور سبابہ کا درمیانی فاصلہ)، رَتَبٌ (وسطٰی اور سبابۃ کا درمیانی فاصلہ)، عَتَبٌ (وسطی اور بنصر کا درمیانی فاصلہ)، وَصِیْمٌ (بنصر اور خنصر کا درمیانی فاصلہ)، ظُفُرٌ (ناخن)، زَ: نَقِیْرٌ (ناخن کا پختہ حصہ جو تراشا جاتا ہے)، کَدِبَۃٌ وَ کَدَبَۃٌ (ناخنوں پر ظاہر ہونے والی سفیدی)، النَّتَشُ وَ النَّمَشُ وَالْحِقَافُ وَ الْھِلَالُ (ناخنوں کو دبانے سے ان کے نیچے ظاہر ہونے والی سفیدی جو چھوڑ دینے پر ختم ہو جاتی ہے) (دیکھیے: ابوالحسن علی بن اسماعیل المعروف ابن سیدہ: المخصص ، السفر الثانی ۲/۱۔۱۰، ط: دارالآفاق الحدیدۃ ، بیروت، لبنان)

عربی زبان کی دقتِ تعبیر کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مشہور نحوی اور لغوی ابنِ سیدہ (م ۴۵۸ھ) نے اپنی کتاب المخصص کے پہلے دو حصے (السفر الأول اور السفر الثانی) انسانی جسم کے اعضاء کے اسماء اور ان کی مختلف خوبیوں اور خامیوں کے لئے مختص کر دیئے۔ یہ دو حصے بڑے سائز کے دو سو بیالیس صفحات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح ثعالبی کی کتاب فقہ اللغۃ بھی ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

دن کے مختلف حصوں اور اوقات کے عربی زبان میں مختلف نام ہیں۔ ابن سیدہ نے صفۃ النھار و أسماء ہ (دن کی حالت اور اس کے نام) کے عنوان کے تحت دن کی کئی حالتوں کے مختلف نام ذکر کیے ہیں۔ مثلاً غدوۃ (نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت)، الابکار، البکور، البکرۃ (صبح سویرے کا وقت)، سفر (طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت)، شروق (سورج نکلنے کا وقت)، رأد (دن کو اگر پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو پہلا حصہ رأد الضحی کہلاتا ہے)، متوع (ضحیٰ کا وقت جب اپنی

بلندی کو پہنچ جائے)، فوعة (دن کا ابتدائی حصہ)، نصف النهار، المليساء (نصف النہار)،ضحوة (نصف النہار کے قریب والا وقت)، الهاجرة و الهجير (ظہر سے پہلے قریب والا وقت)،صكة (جب الہاجرۃ اور الہجیر کی گرمی سخت ہو)،القائلة و الغائرة (نصف النہار پر آرام کا وقت)، روحة (زوالِ آفتاب سے رات تک کا وقت)، الأصيل (مغرب سے کچھ پہلے کا وقت)، المساء (عصر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت)، الصرعان (طلوع آفتاب سے ضحیٰ کے آخری وقت تک اور عصر سے رات تک کے اوقات)۔(ایضاً،السفر التاسع۲/۵۱۔۶۰)

باریک تعبیر کی ایک مثال یہ ہے کہ کسی چیز کو انگلیوں سے پکڑنے کو قبص (بالصاد المهملة) اور پورے ہاتھ سے پکڑنے کو قبض (بالضاد المعجمة) کہتے ہیں۔راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

القبض کے معنی چٹکی سے کوئی چیز لینے کے ہیں اور جو چیز چٹکی سے لی گئی ہو اسے قبص و قبيصة کہا جاتا ہے۔اسی لئے قبيص حقیر چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے؛ اور آیت:﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً﴾ (۹۶:۲۰) ''تو میں نے ایک مٹھی بھر لی'' میں ایک قراءت فَقَبَصْتُ قَبْصَةً(صاد مهمله) کے ساتھ بھی ہے۔

قبوص سبک رفتار اور چست گھوڑا جو دوڑتے وقت صرف سم ہی زمین پر لگائے...... القبض کے معنی کسی چیز کو پورے پنجے کے ساتھ پکڑنے کے ہیں جیسے قبض السيف وغیرہ تلوار کو پکڑنا۔قرآن میں ہے:﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُوْلِ﴾ ''تو میں نے فرشتے کے نقشِ پا سے ایک مٹھی بھر لی۔'' (۹۶:۲۰) قبض اليد على الشيء کے معنی مٹھی میں لینے کے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن ،ص:۷۲۴)

(۷) ایجاز واطناب

عربی زبان کی ایک حیران کن خصوصیت اور صنعت ایجاز و اطناب بھی ہے۔اگر عرب کسی بات کو طول دینا چاہیں تو مختصر سے مختصر بات کو ایک خطبہ اور مقالہ بنا دیں اور اگر ایجاز چاہیں تو طویل سے طویل کلام کو ایک دو لفظوں ایک دو حرفوں سے ادا کر دیں۔

عربی زبان میں اختصار تو حد درجہ کا ہے۔دوزبانوں میں ہم کسی مطلب کو متعدد الفاظ یا بے شمار جملوں میں ادا کرتے ہیں اور اس سے کم الفاظ میں ان مطالب کو ادا کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی لیکن عربی زبان میں ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے کہ بے شمار الفاظ میں ادا ہونے والا مفہوم ایک مختصر سے لفظ میں ادا کر دیتی ہے۔مثلاً ایک شخص نے انا لله و انا اليه راجعون پڑھا اس سارے مفہوم کو عربی میں ایک لفظ اِسْتَرْجَعَ سے ادا کرتے ہیں۔ایک شخص نے حي على الصلوة اور حي على الفلاح کہا، یہ ساری بات عربی میں صرف ایک لفظ حَيْعَلَ سے ادا ہو جاتی ہے۔اونٹ اپنا سینہ زمین پر لگا کر بیٹھا، اس سارے مطلب کو ادا کرنے کے لئے عربی میں ایک لفظ بَرَكَ ہے۔

خاصیاتِ ابواب میں سے بعض ابواب کا خاصہ قصر ہوتا ہے۔قصر کا مطلب ہے اختصار کے لئے مرکب سے کوئی کلمہ مشتق کرنا جیسے هَلَّلَ اس نے لا اله الا الله پڑھا۔

اسی طرح سَبَّحَ کا معنیٰ اس نے سبحان اللہ کہا، تَعَوَّذَ اس نے أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا، بَسْمَلَ اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، حَوْقَلَ اس نے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھا۔

(۸) صرفی واشتقاقی خصوصیات

عربی زبان کا ایک ایک لفظ بے شمار صورتیں اختیار کرتا ہے نیز مختلف اور متعدد معانی کے لحاظ سے ایسا پھیلتا ہے جیسے کوئی قطرہ پھیل کر سمندر ہو جائے۔ لفظ کو مختلف صورتوں میں ڈھالنے کے لئے عربی قواعد میں بیسیوں ابواب ہیں، اور پھر ہر باب میں مختلف نوعیتوں کے معانی سرانجام دینے کے لئے لفظ جن اصولی اور فروعی تبدیلیوں کی راہوں میں گھومتا ہے انہیں صرف صغیر اور صرف کبیر کا نام دیا جاتا ہے۔ ایک لفظ مختلف ابواب اور گردان کی مختلف راہیں گھوم کر کئی کئی سو بامعنیٰ شکلیں اختیار کرتا ہے، اور پھر مختلف صلوں کے ساتھ مختلف معنوں میں استعمال ہو کر اس قدر پھیلتا ہے کہ عقلِ انسانی متحیر ہو جاتی ہے۔

عربی زبان کے سہ حرفی لفظ کے حروف کی ترتیب کسی صورت میں بھی بدل دی جائے لفظ عموماً بے معنیٰ نہیں ہوتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی معنیٰ ضرور بن جاتا ہے۔ ہر سہ حرفی لفظ کے حروف چھ طرزوں میں بدلے جا سکتے ہیں۔ مثلاً لفظ حمل کے تین حرفوں کی ترتیب بدلنے سے چھ لفظ بنتے ہیں: حمل: پیٹ کا بچہ، درخت کا پھل؛ حلم: بردباری؛ لحم: گوشت؛ ملح: نمک؛ لمح: چشم زدن؛ محل: دھوکہ، مکر، غبار وغیرہ۔ خلیل بن احمد مشہور نحوی نے صوتی ترتیب سے مرتب کردہ اپنی کتاب کتاب العین میں تقلیبات کا منہج اختیار کیا ہے۔ ایک لفظ کی الٹ پلٹ کر بننے والی تمام صورتوں کو ایک ہی جگہ پر ذکر کرتے ہیں۔ اگر لفظ ثلاثی ہو تو دو شکلیں بنتی ہیں۔ مثلاً عق اور قع، ثلاثی کی چھ شکلیں بنتی ہیں مثلاً ع ب د سے عبد، عدب، دعب، دبع، بعد اور بدع، رباعی لفظ کی چوبیس جبکہ خماسی کی ایک سو بیس شکلیں بنتی ہیں۔ (الدکتور طلبه ابو هدیمه: المکتبة اللغویة (قبس من وحی اللغة)، ص: ۹۴۔۹۶، ط: ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، کلیة الدراسات العربیة و الاسلامیة، جامعة القاهرة، مصر)

نوٹ: ...... کتاب العین کو حرف عین سے شروع کیا گیا ہے اس لئے اس کا نام یہ رکھا گیا ہے، عین سے شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس معجم کی ترتیب مخارجِ حروف کے اعتبار سے ہے۔

عربی زبان کا ہر لفظ مادہ رکھتا ہے جو عموماً سہ حرفی ہوتا ہے۔ اس سے بے شمار مشتقات نکلتے ہیں، مثلاً ق ب ل ایک سہ حرفی مادہ ہے اس سے مندرجہ ذیل الفاظ بنتے ہیں:

قَبْلُ: بمعنیٰ پیش، پہلے
قَبْلَةٌ: بالفتح ایک قسم مہرہ جسے جادوگر استعمال کرتے ہیں۔
قِبْلَةٌ: بالکسر ہر وہ چیز جس کو سامنے رکھیں۔
قُبُلٌ: بالضم پہاڑ کی چوٹی، چہرہ، کسی چیز کی ابتدا۔
قُبُلٌ: بضمتین سامنے (ضد دُبر)
قِبَلٌ: اول کسرہ بعدہ فتحہ طاقت
قُبُلٌ: ظاہر، سامنے
قُبْلَةٌ: بالضم بوسہ
قَبَلٌ: بفتحتین زمین کی بلندی جو سامنے آئے

یہاں تک تو خود مادہ ہی باختلاف حرکات مختلف معانی دیتا رہا ہے۔ اب حرف زائد کی زیادتی سے جو الفاظ پیدا ہوتے ہیں انہیں دیکھیے:

قَبِیلٌ: ضامن، کفیل، اللہ تعالیٰ کی اطاعت، قوم — قَبِیلَۃٌ: قوم، قبیلہ

قَبُولٌ: عافیت ونعمت کا آنا — قُبَالٌ: پیشانی

قِبَالٌ: جوتے کا تسمہ — قُبَالَۃٌ: سامنے

قَبَالَۃٌ: وہ کام یا فرض جس کو انسان اپنے اوپر لازم کرلے — قَابِلٌ: آئندہ سال

قَابِلَۃٌ: آنے والی رات — قَابِلَۃٌ: دایہ

مُقْبِلٌ: آنے والا، آئندہ — اِقْبَالٌ: سامنے آنا، متوجہ ہونا

اِسْتِقْبَالٌ: کسی کی طرف منہ کرنا — مُقَابَلَۃٌ: آمنے سامنے ہونا

تَقَابُلٌ: ایک دوسرے کے سامنے ہونا — تَقْبِیلٌ: چومنا

اِقْتِبَالٌ: احمق ہونے کے بعد عقلمند بن جانا، نئے سرے سے شروع کرنا

تَقَبُّلٌ: دعا کا قبول کرنا۔ (لسان العرب: مادہ: ق ب ل، ۳۵۱۶/۵-۳۵۲۲)

ق ب ل سے بننے والے افعال اس کے علاوہ ہیں۔

اسی طرح (Root) میں ایک حرف کی تبدیلی سے مقید یا مخالف معانی پیدا ہو جاتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱: بَتَرَ: دم کٹنا، جبکہ بَتَكَ: دیگر اعضاء کا کٹنا (مفردات)

۲: بَرَزَ: سامنے آنا، کھلے میدان میں نکل آنا (مفردات) جبکہ بَرِحَ: کھلے میدان کو چھوڑ دینا، جدا ہونا، ہٹنا (منجد)

۳: تَرِبَ: مفلسی کی وجہ سے خاک میں رُل جانا جبکہ تَرِفَ: بدمست کر دینے والی خوشحالی کی زندگی

۴: جَسَّسَ: کسی چیز کے اندرونی حالات معلوم کرنے کے لئے جستجو کرنا جبکہ حَسَّسَ: بیرونی حالت معلوم کرنے کے لئے جستجو کرنا

۵: دَرَجٌ: سیڑھی کے ڈنڈے یا اڈے سے جب اوپر چڑھا جائے تو یہ دَرَجٌ (ج: دَرَجَاتٌ) کہلائیں گے اور جب اوپر سے نیچے اتریں گے تو یہ دَرَكٌ (ج: دَرَكَاتٌ) کہلائیں گے۔ (مترادفات القرآن، ص: ۹۷۲-۹۷۴)

(۹) تسہیل

عربی زبان میں تکلم اور تلفظ کی آسانی کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے۔ ادغام، قلب، ابدال اور تخفیف کے اصول بھی تسہیل کے لئے ہیں کہ جہاں ایک سے زیادہ ساکن حروف جمع ہو جائیں جن کی ادائیگی زبان پر مشکل ہوتی ہے تو اس کو کسی دوسرے حرف سے بدل دیا جاتا ہے، یا پھر اجتماع ساکنین میں ایک ساکن کو گرا دیا جاتا ہے۔

ہفت اقسام میں تسہیل کے لئے کئی قسم کے تغیرات ہوتے ہیں۔ علم الصرف کے موضوع پر لکھی گئی مشہور ومعروف کتاب علم

الصیغۃ سے چند قواعد اور مثالیں درج کی جاتی ہیں تاکہ سہولت کا قاعدہ نمایاں ہو۔

یائے ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد ہو تو واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے مُوْسِرٌ جو اصل میں مُیْسِرٌ تھا.....ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قُوْتِلَ ماضی مجہول کو قَاتَلَ ماضی معروف سے بنایا، پہلے حرف کو ضمہ دیا، اس کے بعد چونکہ الف تھا تو اسے واؤ سے بدل دیا اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا۔

(مفتی عنایت احمد کاکوری: علم الصیغۃ (مترجم) ص:۸۰، ط:۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء تنظیم المدارس، لوہاری دروازہ، لاہور)

فتحہ کے بعد واؤ اور یاء (چند شرائط کے ساتھ) الف سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا، بَاعَ اصل میں بَیَعَ، دَعَا اصل میں دَعَوَ، رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا، بَابٌ اصل میں بَوَبٌ اور نَابٌ اصل میں نَیَبٌ تھا۔ (ایضاً ص:۸۱۔۸۲)

اگر واؤ یا یاء کا ماقبل ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور اگر یہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو (چند شرائط کے ساتھ) الف سے بدلتے ہیں جیسے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ : یُقَالُ، یُبَاعُ۔ اصل میں یَقْوُلُ ، یَبْیِعُ ، یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھا۔ (ایضاً ص:۸۳)

اسی طرح دُلِیٌّ کی تعلیل دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ اصل میں دُلُوْوٌ تھا (جس کی ادائیگی زبان پر ثقیل تھی) کلمہ کے آخر میں دو واؤ جمع ہوئیں، دونوں کو یاء سے بدل کر ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ (ایضاً ص:۱۱۸ (حاشیہ)

تَحِیَّۃٌ اصل میں تَحْیِیَۃٌ تھا (بروزن تَفْوِیَۃٌ) یاء کی حرکت حاء کو دے کر ادغام کیا تَحِیَّۃٌ ہو گیا۔ (ایضاً ص:۱۲۵ (حاشیہ)

أَئِمَّۃٌ اصل میں أَءْمِمَۃ تھا، پہلے میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، پھر میم کا میم میں ادغام کیا أَئِمَّۃٌ ہو گیا۔

(ایضاً ص:۱۲۹)

فصیح عربی زبان میں ساکن حرف سے ابتدا نہیں کی جاتی اور نہ متحرک پر وقف کیا جاتا ہے تو متحرک اور ساکن کے درمیان کم از کم ایک حرف لایا جاتا ہے۔ (الأساتذۃ: مذکرات فی النحو و الصرف، ط:۱۴۱۶ھ، کلیۃ اللغۃ العربیۃ، الجامعۃ الاسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ)

یہ بھی درحقیقت سہولتِ نطق کا ایک پہلو ہے۔

الغرض یہ حرفی و حرکاتی خوبیاں، صرفی ونحوی کاملیت، یہ اختصار و جامعیت، یہ وسعت و ندرت اور سہولت دیگر زبانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

یہ الفاظ قرآن مجید سے لیے گئے ہیں، ان میں سے بہت سے الفاظ اردو میں بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ ان پر غور کرنے اور انھیں یاد کر لینے سے قرآن کریم کے معانی و ترجمہ سیکھنے میں آسانی ہو جائے گی۔

۱

اَللّٰهُ	اللہ کا نام ہے	رَسُوْلٌ	اللہ کا بھیجا ہوا
نَبِيٌّ	اللہ کی خبر دینے والا	إِمَامٌ	راہ نمائی کرنے والا
رُوْحُ الْقُدُسِ	پاکیزہ روح (جبریل)	مُؤْمِنٌ	ایمان دار
جَنَّةٌ	جنت / بہشت	فِرْدَوْسٌ	جنت کا سب سے بلند مقام
طَاغُوْتٌ	سرکش شیطان	مُسْلِمٌ	مسلمان
إِبْلِيْسُ	ابلیس	شَيْطٰنٌ	شیطان
يَهُوْدِيٌّ	موسیٰ علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والا	نَصْرَانِيٌّ	عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والا
جَهَنَّمُ، سَعِيْرٌ جَحِيْمٌ		دوزخ کے مختلف نام	

۲

قُرْآنٌ	اللہ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لیے آخری کتاب جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔		
فُرْقَانٌ	قرآن مجید کا دوسرا نام، یعنی صحیح اور غلط میں فرق کرنے والا		
سُوْرَةٌ	قرآن حکیم کا ایک حصہ / سورت۔		
اٰيَةٌ	قرآن حکیم کا ایک فقرہ جس کے پورا ہونے پر اس طرح کا گول نشان (o) دیتے ہیں۔		
اَلتَّوْرَاةُ	موسیٰ علیہ السلام پر اُتاری ہوئی کتاب	اَلْإِنْجِيْلُ	عیسیٰ علیہ السلام پر اُتاری ہوئی کتاب
إِسْلَامٌ	اسلام...... ہمارا دین	كُفْرٌ	کفر...... انکار
شِرْكٌ	شرک	قِيَامَةٌ	قیامت...... جزا کا دن

نَجَاتٌ	رہائی......نجات	مَغْفِرَةٌ	بخشش......مغفرت
عَذَابٌ	عذاب	نفاق	دل میں ایمان نہ ہونا

۳

مُحَمَّدٌ	نبی اکرم ﷺ کا نام	أَحْمَدُ	نبی اکرم ﷺ کا دوسرا نام
آدَمُ ، نُوحٌ ، إِبْرَاهِيمُ ، مُوسٰى ، عِيسٰى ، إِسْمٰعِيلُ ، إِسْحٰقُ ، هَارُونُ ، يَعْقُوبُ ، يَحْيٰى ، زَكَرِيَّا ، يُونُسُ ، يُوسُفُ ، سُلَيْمَانُ ، دَاوُدُ ، أَيُّوبُ ، شُعَيْبٌ ، إِلْيَاسُ ، عُزَيْرٌ ، هُودٌ ، لُوطٌ			یہ سب بزرگ اور پاک نبیوں (رسولوں) کے نام ہیں۔

۴

صَلٰوةٌ	نماز	زَكٰوةٌ	زکوٰۃ
صَوْمٌ	روزہ	حَجٌّ	حج
تَكْبِيرٌ	تکبیر	تِلَاوَةٌ	قرآن مجید پڑھنا
عِبَادَةٌ	عبادت کرنا	رُكُوعٌ	رکوع
سُجُودٌ	سجدہ	تَسْبِيحٌ	تسبیح
نَذْرٌ	کسی کام کے مکمل ہونے کے لیے پیشگی کوئی منت ماننا		

۵

أَبٌ	باپ	أُمٌّ	ماں	أَخٌ	بھائی
أُخْتٌ	بہن	اِبْنٌ	بیٹا	بِنْتٌ	بیٹی
عَمٌّ	چچا	عَمَّةٌ	پھوپھی	جَدٌّ	دادا/ نانا
جَدَّةٌ	دادی/نانی	خَالٌ	ماموں	خَالَةٌ	خالہ
زَوْجٌ	جوڑا	أَهْلٌ	بیوی	وَلَدٌ	لڑکا
يَتِيمٌ	یتیم	أَيِّمٌ	رنڈوا	طِفْلٌ	بچہ
شَابٌّ	جوان	شَيْخٌ	بوڑھا	عَجُوزٌ	بڑھیا

٦

رَأْسٌ	سر	عَيْنٌ	آنکھ	أُذُنٌ	کان
أَنْفٌ	ناک	سِنٌّ	دانت	شَفَةٌ	ہونٹ
وَجْهٌ	چہرہ	فَمٌ	منہ	نَاصِيَةٌ	پیشانی
حُلْقُوْمٌ	گلا	صَدْرٌ	سینہ	ضِلْعٌ	پسلی
مِرْفَقٌ	کہنی	عُنُقٌ / رَقَبَةٌ	گردن	تَرْقُوَةٌ	ہنسلی
قَدَمٌ	قدم	يَدٌ	ہاتھ	ظُفْرَةٌ	ناخن
أَنْمِلَةٌ / إِصْبَعٌ	اُنگلی	كَفٌّ	ہتھیلی	كَعْبٌ	ٹخنہ
لِسَانٌ	زبان	بَطْنٌ	پیٹ	ظَهْرٌ	پیٹھ
قَفَا	گردن کا پچھلا حصہ	شَعْرٌ	بال	جِلْدٌ	چمڑہ

٧

لَحْمٌ	گوشت	شَحْمٌ	چربی	دَمٌ	خون
كَبِدٌ	جگر	نَفَسٌ	سانس	كَلَامٌ	کلام، گفتگو
نُعَاسٌ / سِنَةٌ	اُونگھ	نَوْمٌ	نیند		

٨

أُفُقٌ	بلندی	أَرْضٌ	زمین	سَمَاءٌ / فَلَكٌ	آسمان
بَرٌّ	خشکی	بَحْرٌ	سمندر	تُرَابٌ	مٹی
طِيْنٌ	گارا	جَبَلٌ	پہاڑ	حَجَرٌ	پتھر
شَمْسٌ	سورج	قَمَرٌ	چاند	نَجْمٌ/ كَوْكَبٌ	ستارہ
جَوٌّ	فضا	كَهْفٌ	غار	يَمٌّ	دریا

۹

بَرْقٌ	چمکنے والی بجلی	رَعْدٌ	کڑکنے والی بجلی	نُوْرٌ	روشنی
ضَوْءٌ	روشنی	دُخَانٌ	دھواں	رَمْلٌ	ریت
رَمَادٌ	راکھ	سَحَابٌ	بادل	مَطَرٌ	بارش
وَابِلٌ	تیز بارش	غَيْثٌ	تیز بارش	طَلٌّ	شبنم
لَهَبٌ	شعلہ	نَارٌ	آگ	رِيْحٌ	ہوا
صَرْصَرٌ	سخت ٹھنڈی ہوا	عَاصِفٌ	طوفانی ہوا	شِتَاءٌ	موسم سرما
ظِلٌّ	سایہ	ظُلْمَةٌ	اندھیرا	صَيْفٌ	موسم گرما
شَفَقٌ	سورج کے نکلتے اور ڈوبتے وقت آسمان پر ظاہر ہونے والی سرخی				

۱۰

يَوْمٌ	دن	نَهَارٌ	دن کا وقت	لَيْلَةٌ	رات
لَيْلٌ	رات/رات کا وقت	أُسْبُوْعٌ	ہفتہ (سات دن)	شَهْرٌ	مہینا
سَنَةٌ / عَامٌ	سال	سَحَرٌ	سحری کا وقت	صَبَاحٌ	صبح کا وقت
ظَهِيْرَةٌ	دوپہر	مَسَاءٌ	شام	اَلْيَوْمَ	آج
أَمْسِ	کل، گزرا ہوا دن	غَدٌ	کل (آنے والا)	ضُحًى	چاشت کا وقت
عَصْرٌ	عصر	عَشِيٌّ / أَصِيْلٌ	پچھلا پہر/رات کا وقت	مَغْرِبٌ	شام/غروب آفتاب کا وقت

قرآن مجید میں

بار بار دہرائے جانے والے حروف اور الفاظ

یہ وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ ان کو ان کی اصل شکل وصورت میں معنوں کے ساتھ یاد کریں قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ سمجھنے میں ان سے بہت مدد ملے گی۔

اِنَّ : بے شک

o اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ۲:۱۵۳)

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

o اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (البروج ۸۵:۱۲)

"بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت ہی سخت ہے۔"

اَنَّ : کہ بے شک یقیناً

o فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد۴۷:۱۹)

"پس تو جان لے کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

o يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ (الھمزۃ۱۰۴:۳)

"وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کے مال نے زندہ وجاوید کردیا ہے اسے۔"

اِنْ : اگر

o هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرہ۲:۱۱۱)

"لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔"

o وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (ال عمران۳:۱۳۹)

"اور تم ہی اعلیٰ / سربلند (جیتنے والے) ہو اگر تم ایمان والے ہو۔"

اَنْ : کہ

- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْیٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا (البقرہ۲:۲۶)

"بے شک اللہ نہیں شرماتا کہ وہ کوئی مثال بیان کرے۔"

- اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (التکویر۸۱:۲۹)

"مگر یہ کہ چاہے اللہ رب (العالمین) جہانوں کا۔"

كَ : کی مانند، کی طرح، جیسا کہ (تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)

- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (ابراہیم۱۴:۲۴)

"بیان کی اللہ نے ایک مثال پاکیزہ کلمے کی (کہ وہ) پاکیزہ درخت کی طرح (ہے)۔"

- يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (القارعۃ۱۰۱:۴)

"وہ دن جب ہوں گے انسان بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند۔"

كَاَنَّ : گویا، جیسا کہ

- كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ (المدثر۷۴:۵۰)

"گویا وہ گدھے ہیں سخت بدکنے والے۔"

- كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (البقرہ۲:۱۰۱)

"گویا وہ نہیں جانتے۔"

مَا : نہیں

- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (الضحیٰ ۹۳:۳)

"تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔"

- وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ (ال عمران۳:۶۲)

"اور اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔"

مَا : جو

o يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ (البقرہ۲:۴)

''وہ ایمان رکھتے ہیں اُس کے ساتھ جو اتارا گیا تمھاری طرف۔''

o يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى (النّزٰعٰت ۷۹:۳۵)

''اس دن یاد کرے گا انسان جو اُس نے کوشش کی۔''

مَا : کیا چیز / کس چیز نے؟

o يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (انفطار۸۲:۶)

''اے انسان! کس چیز نے دھوکا دیا ہے تجھ کو تیرے رب کے بارے میں جو بڑے کرم والا ہے۔''

o وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى (طٰہٰ ۲۰:۱۷)

''اور وہ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ؟''

كَمَا : جیسا کہ

o فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف۴۶:۳۵)

''پس (اے نبی ﷺ) صبر کرو جس طرح صبر کیا بڑے عزم (ہمت) والے رسولوں نے۔''

o وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ (الجن۷۲:۷)

''اور یہ کہ بلاشبہ انہوں نے گمان کیا جس طرح تم نے گمان کیا۔''

كُلَّمَا : جب بھی، جب بھی

o كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ (المؤمنون۲۳:۴۴)

''جب بھی آیا کسی امت کے پاس اس کا رسول تو انہوں نے جھٹلایا اُسے۔''

o كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا (السجدہ۳۲:۲۰)

''جب بھی وہ ارادہ کریں گے اس میں سے نکلنے کا دھکیل دیے جائیں گے وہ پھر اُسی میں۔''

مَنْ : جو کوئی، جس نے

o وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى (النّزٰعٰت ۷۹:۴۰)

''اور رہا وہ شخص جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور اس نے روکا اپنے نفس کو خواہشات سے۔''

o اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَ کَفَرَ (الغاشیۃ:۲۳)

''مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔''

مِنْ: سے، کی طرف سے

o یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ (عبس ۸۰:۳۴)

''اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے۔''

o قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (آل عمران ۳:۳۷)

''اُس نے کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے۔''

هٰذَا: یہ، اِس (مذکر)

o وَهٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰهُ (الانبیاء ۲۱:۵۰)

''اور یہ ذکر ہے برکت والا اِسے ہم نے اُتارا ہے۔''

o فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ (قریش ۱۰۶:۳)

''پس چاہیے کہ عبادت کریں وہ اس گھر کے رب کی۔''

هٰذِهٖ: یہ، اِس (مؤنث)

o اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (طٰہٰ ۲۰:۷۲)

''اور تو تو بس فیصلہ کرسکتا ہے اس دنیاوی زندگی کا۔''

o وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط (العنکبوت ۲۹:۶۴)

''اور نہیں ہے یہ دنیاوی زندگی مگر دل لگی اور کھیل۔''

هٰٓؤُلَآءِ: یہ سب (جمع)

o اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ (الانسان ۷۶:۲۷)

''یقیناً یہ لوگ محبت رکھتے ہیں جلدی حاصل ہو جانے والی (دنیا) سے۔''

o اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ (الدخان ۴۴:۲۲)

"بے شک یہ سب مجرم لوگ ہیں۔"

ذٰلِکَ : وہ (مذکر)

o ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ (النبا ۷۸:۳۹)

"(یہی ہے) وہ دن برحق۔"

o ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ (البروج ۸۵:۱۱)

"(یہی ہے) وہ کامیابی بہت بڑی۔"

تِلْکَ : وہ (مؤنث)

o تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (البقرہ ۲ : ۲۵۳)

"(یہ ہیں) وہ رسول، ہم نے فضیلت دی ان میں سے بعض کو بعض پر۔"

o تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ (الجاثیہ ٤٥ : ٦)

"(یہ ہیں) وہ اللہ کی آیات۔"

اُولٰٓئِکَ : وہ سب لوگ (جمع)

o اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ (البلد ۹۰ : ۱۸)

"وہ لوگ دائیں بازو والے ہیں۔"

o اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (البینة ۹۸ : ۷)

"وہی لوگ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔"

کَذٰلِکَ : اسی طرح

o اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (المرسلت ۷۷ : ٤٤)

"یقیناً ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں اچھا کام کرنے والوں کو۔"

o كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (المرسلت ۷۷ : ۱۸)

"اسی طرح ہم کیا کرتے ہیں مجرموں کے ساتھ۔"

اَلَّذِیْ : جو، جس نے (مذکر)

o اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق ٩٦ : ١)

''پڑھو اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔''

o اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (الناس ١١٤ : ٥)

''جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں۔''

اَلَّتِیْ : جو، جس نے (مؤنث)

o وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ (آل عمران ٣ : ١٣١)

''اور تم بچو اُس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے۔''

o هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (الطور ٥٢ : ١٤)

''یہی ہے وہ آگ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

اَلَّذِیْنَ : جو لوگ، جن کو، جنہوں نے (جمع مذکر)

o اَلَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ (المطففین ٨٣ : ١١)

''(یہ وہ لوگ ہیں) جو جھٹلاتے ہیں جزاء و سزا کے دن کو۔''

o اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (الماعون ١٠٧ : ٥)

''وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

لَا : نہیں، مت کرو

o لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (البلد ٩٠ : ١)

''نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی۔''

o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (الکفرون ١٠٩ : ٢)

''نہیں عبادت کرتا میں جن کی عبادت کرتے ہو تم۔''

لَمْ : نہیں (مضارع سے پہلے آ کر ماضی میں نفی کرتا ہے)

o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ (الاخلاص ١١٢ : ٣)

"نہ اس نے جنا، اور نہ وہ جنا گیا۔"

o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (العلق ٩٦: ٥)

"اس نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

لَمَّا: ابھی تک نہیں، جب

o وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (الحجرات ٤٩: ١٤)

"اور ابھی تک نہیں داخل ہوا ہے ایمان تمہارے دلوں میں۔"

o فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ (البقرہ ٢: ١٧)

"پس جب اس (آگ) نے روشن کر دیا اُس کا اردگرد۔"

لَنْ: ہرگز نہیں (مضارع سے پہلے آ کر مستقبل میں تاکیدی نفی کرتا ہے)

o وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا (الجن ٧٢: ٢)

"اور ہرگز نہ شریک بنائیں گے ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ کسی کو۔"

o لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (اٰلِ عمران ٣: ٩٢)

"ہرگز نہیں تم حاصل کر سکتے نیکی یہاں تک کہ تم خرچ کرو اُس میں سے جسے تم پسند کرتے ہو۔"

لَيْسَ: نہیں

o اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ (التین ٩٥: ٨)

"کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم؟"

o لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (ال عمران ٣: ١٢٨)

"نہیں ہے تمہارے اختیار میں اس معاملے میں سے کچھ بھی۔"

لِ: کے لیے، واسطے، وجہ سے، کو

o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ ١: ١)

"سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔"

o وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (الجن ٧٢: ١٨)

''اور یہ کہ مساجد یقیناً اللہ کے لیے ہیں پس تم نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی اور کو۔''

☆......ضمیروں کے ساتھ یہ لفظ ''لِ'' کی بجائے ''لَ'' (زبر کے ساتھ) آتا ہے۔

لَ: یقیناً (حرف تاکید)

o لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (التين ٩٥ : ٤)

''یقیناً بلاشبہ ہم نے پیدا کیا انسان کو احسن (بہترین) بناوٹ میں۔''

o إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (العصر ١٠٣ : ٢)

''بے شک ہر انسان یقیناً خسارے (گھاٹے) میں ہے۔''

قَدْ: یقیناً، تحقیق

o قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المؤمنون ٢٣ : ١)

''یقیناً فلاح پا گئے ایمان والے۔''

o قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلى ٨٧ : ١٤)

''یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی۔''

إِنَّمَا: صرف ایسا ہی ہے، حقیقت تو بس یہی ہے

o فَذَكِّرْ قف إِنَّمَآ أَنْتَ مُذَكِّرٌ (الغاشية ٨٨ : ٢١)

''پس تم نصیحت کرتے رہو۔ تم تو بس نصیحت کرنے والے ہو۔''

o إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط (التغابن ٦٤ : ١٥)

''حقیقت یہی ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہے۔''

كَيْفَ: کیسے، کیسا، کس طرح (حالت وکیفیت کے لیے آتا ہے)

o أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ (الفيل ١٠٥ : ١)

''کیا نہیں دیکھا تم نے کیسے کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔''

o أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (الفجر ٨٩ : ٦)

''کیا نہیں دیکھا تو نے کہ کیسا برتاؤ کیا تمہارے ربّ نے عاد کے ساتھ؟''

لِمَ : کیوں

o لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصف ٦١ : ٢)
"تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم (خود) نہیں کرتے۔"

o فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ (ال عمران ٣ : ٦٦)
"پس تم کیوں جھگڑتے ہو ان باتوں میں جن کا تمھیں علم نہیں؟"

اَيْنَ : کہاں؟

o يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ (القيامة ٧٥ : ١٠)
"کہے گا انسان اس دن، کہاں ہے (کوئی) جائے پناہ۔"

o وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ (حم السجده ٤١ : ٤٧)
"اور جس دن وہ پکارے گا انہیں کہ کہاں ہیں میرے شریک؟"

اَيْنَمَا : جہاں کہیں/کہاں

o اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ (النساء ٤ : ٧٨)
"تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمھیں پالے گی۔"

o وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ (الشعرآء ٢٦ : ٩٢)
"اور کہا جائے گا ان سے کہاں ہیں وہ جنہیں تم پوجا کرتے تھے۔"

مَتٰى : کب؟

o وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (النمل ٢٧ : ٧١)
"اور کہتے ہیں یہ لوگ کہ کب پوری ہوگی یہ (وعدے کی) دھمکی، اگر ہو تم سچے۔"

o مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ (البقره ٢ : ٢١٤)
"اللہ کی مدد کب آئے گی۔"

كَمْ : کتنا، کتنی، کتنے؟ (کثرت ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے)

o كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (الدخان ٤٤ : ٢٥)

"کتنے ہی چھوڑے ہیں انہوں نے باغات اور چشمے۔"

o وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ (الزخرف ٤٣ : ٦)

"اور کتنے ہی بھیجے ہیں ہم نے نبی پہلی قوموں میں۔"

كَانَ : ہے، ہوگیا

o اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا (النبا ٧٨ : ١٧)

"بے شک فیصلے کا دن ہے ایک وقت مقرر۔"

o اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر ١١٠ : ٣)

"بے شک وہ ہے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔"

بِ : ساتھ، میں، پر، کے سبب، وجہ سے وغیرہ وغیرہ

o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"اللہ کے نام کے ساتھ (جو) نہایت رحم کرنے والا اور رحیم ہے۔"

o اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ ٢ : ٢)

"جو ایمان رکھتے ہیں غیب کے ساتھ۔"

فِيْ: میں/اندر

o اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (الانفطار ٨٢ : ١٣)

"بے شک نیکوکار یقیناً نعمتوں میں ہوں گے۔"

o فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (البروج ٨٥ : ٢٢)

"لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔"

عَنْ: سے، کے متعلق، کے بارے میں

o اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الاعراف ٧ : ٤٥)

"جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے"

o اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (الماعون ١٠٧ : ٥)

"جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔"

عَلٰی : پر/اوپر

- لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ (آل عمران ٣ : ٦١)
"اللہ کی لعنت جھوٹوں پر۔"

- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (البقرة ٢ : ٢٠)
"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

اِلٰی: کی طرف، تک

- فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (النبأ ٧٨ : ٣٩)
"اب جس کا جی چاہے بنا لے اپنے رب کی طرف ٹھکانہ۔"

- وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ (الم نشرح ١٤ : ٨)
"اور اپنے ربّ کی طرف دل لگائے رکھو۔"

عِنۡدَ: پاس/قریب

- وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ (التغابن ٦٤ : ١٥)
"اور اللہ وہ ہے جس کے پاس ہے اجر عظیم۔"

- اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ (القلم : ٣٤)
"یقیناً متقیوں ہی کے لیے ہیں ان کے رب کے پاس نعمت بھری جنتیں۔"

لَدُنۡ: پاس، نزدیک/کی طرف سے

- ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ (هود ١١ : ١)
"پھر کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں حکیم وخبیر کی طرف سے۔"

- وَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا (مريم ١٩ : ٥)
"پس تو عطا کر مجھے اپنے پاس سے وارث۔"

اِذَا: جب (ماضی کو مضارع میں لے جاتا ہے، خاص طور پر مستقبل میں)

- اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ (التكوير ٨١ : ١)

''جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔''

o اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار ۸۲: ۱)

''جب آسمان پھٹ جائے گا۔''

اِذْ: جب (مضارع کو بھی ماضی میں لے جاتا ہے)

o وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ (الصف ۶۱: ۵)

''اور (یاد کرو) جب کہا تھا موسیٰ نے اپنی قوم سے۔''

o وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ (البقرة ۲: ۳۰)

''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے۔''

لَعَلَّ: تاکہ، شاید، امید ہے (ایسی خواہش کے لیے جو ممکن ہو)

o وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (ال عمران ۳: ۱۳۲)

''اور تم اطاعت کرو اللہ کی اور (اس) رسول ﷺ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

o فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ (الکهف ۱۸: ۶)

''پس شاید تم اپنی جان کو ہلاک کرنے والے ہو اُن کے پیچھے لگ کر۔''

لَیْتَ: کاش (ایسی آرزو کے لیے جو پوری نہ ہو سکتی ہو)

o یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (الاحزاب ۳۳: ۶۶)

''وہ کہیں گے ہائے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی (اس) رسولؐ کی۔''

o یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ (الفجر ۸۹: ۲۴)

''وہ کہے گا کاش! میں آگے بھیج چکا ہوتا (کوئی نیک عمل) اپنی اس زندگی کی خاطر۔''

عَسٰی: ممکن ہے، شاید

o عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ (التحریم ۶۶: ۸)

''ممکن ہے کہ تمہارا رب مٹا دے تم سے تمہاری برائیاں۔''

o عَسٰی اَنْ لَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا (مریم ۱۹ : ۴۸)

"امید ہے کہ میں نہیں ہوں گا اپنے رب سے دعا کی وجہ سے نامراد۔"

بَلٰی : کیوں نہیں !، جی ہاں

بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ (الزمر ۳۹ : ۵۹)

"(اسے یہ جواب ملے گا) کیوں نہیں یقیناً آئی تھیں تیرے پاس میری آیات۔"

o بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ (القیامة ۷۵ : ۴)

"کیوں نہیں ہم تو قادر ہیں اس پر بھی کہ ٹھیک بنا دیں اس کے پورے۔"

حَتّٰی : جب تک، حتی کہ، یہاں تک کہ

o حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ (البینة ۹۸ : ۱)

"جب تک کہ (نہ) آتی ان کے پاس روشن دلیل۔"

o حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (التکاثر ۱۰۲ : ۲)

"یہاں تک کہ جا دیکھیں تم نے قبریں۔"

اَلَا : سن رکھو، آگاہ ہو جاؤ، خبردار

o اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (ھود ۱۱ : ۱۸)

"خبردار! اللہ کی لعنت ہے (ایسے) ظالموں پر۔"

o اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ (النحل ۱۰۶ : ۵۹)

"آگاہ ہو جاؤ برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔"

اِلَّا : مگر، سوائے

o قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا (یٰس ۳۶ : ۱۵)

"انہوں نے کہا نہیں ہو تم مگر ایک بشر ہماری ہی طرح کے۔"

o مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس ۳۶ : ۳۰)

"نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے ہیں۔"

بَیْنَ : درمیان، مابین

o فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (آل عمران ۳: ۱۰۳)
"پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اُس کی نعمت سے بھائی بھائی۔"

o فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ج (الحجرات ۴۹: ۱۰)
"لہٰذا صلح کرا دیا کرو اپنے بھائیوں کے درمیان۔"

تَحْتَ : نیچے

o اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح ۴۸: ۱۸)
"جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ (ﷺ) سے درخت کے نیچے۔"

o لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (البروج ۸۵: ۱۱)
"اُنھی کے لیے ہیں بہشت کے باغ، بہہ رہی ہوں گی جن کے نیچے نہریں۔"

فَوْقَ : اوپر

o وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط (الانعام ۶: ۱۸)
"اور وہی غالب ہے اپنے بندوں کے اوپر۔"

o لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (الحجرات ۴۹: ۲)
"نہ بلند کرو تم اپنی آوازیں اُوپر نبی ﷺ کی آواز کے۔"

بَلْ : بلکہ / لیکن

o بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ (البروج ۸۵: ۲۱)
"بلکہ وہ قرآنِ مجید (بڑی عظمت و شان والا) ہے۔"

o بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (الاعلیٰ ۸۷: ۱۶)
"لیکن تم تو ترجیح دیتے ہو دنیاوی زندگانی کو۔"

لٰكِنْ : لیکن / بلکہ

o قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا (الحجرات ۴۹: ۱۴)

"ان سے کہیے! انہیں ایمان لائے تم بلکہ تم یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔"

o وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (ق ٥٠ : ٢٧)

"اور بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا تھا۔"

إِيَّا: صرف، ہی

(اگر یہ لفظ فعل سے پہلے آئے تو معنی میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے اور ترجمہ "صرف" یا "ہی" کیا جاتا ہے۔)

o إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحة ١ : ٤)

"تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔"

o وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (البقرة ٢ : ٤٠)

"اور تم صرف اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔"

❀❀❀❀

جدید عربی بول چال کے لیے

ذخیرہ الفاظ

اتعرف اللغة العربية؟	کیا آپ عربی زبان جانتے ہیں؟
نعم،اعرف اللغة العربية	ہاں، میں عربی زبان جانتا ہوں۔
انا مهندس	میں انجینئر ہوں۔
تعلمت اللغة العربية فی جامعة الهندسة	میں نے انجینئرنگ یونیورسٹی سے عربی زبان سیکھی ہے۔
فاليك بعض الالفاظ المهمة الجديدة	تو لیجیے بعض اہم جدید الفاظ

الدراسة فی المعهد

ادارے میں پڑھائی

ارید ان التحق بالجامعة (میں یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتا ہوں)،الطلب (درخواست)،اَتَقَدَّمُ بهذا الطلب (میں یہ درخواست پیش کر رہا ہوں۔)، بياناتی (میرے کوائف)،اوراق (ڈاکیومنٹس)، شهادة طبية (میڈیکل سرٹیفکیٹ)،صورة (فوٹو کاپی)،مبنی السفارة السعودية (سعودی سفارت خانہ کی عمارت)، المؤهل الدراسی (تعلیمی قابلیت)، الجنسية (شہریت)، العنوان (ایڈریس)، التحَوُّل (گھومنا پھرنا)،النُزهة (سیر و تفریح)، زميل (رفیق/کلاس فیلو)، فصل (موسم)،بداية (آغاز)،مستوی متقدم (آخری مرحلہ)، مواعيد (اوقاتِ کار)، حجرة الدراسة (کلاس روم)، التدخين ممنوع (سگریٹ نوشی منع ہے)، محاضَرة (لیکچر)،محاضِر (لیکچرر)،الاستاذ المُساعد (اسسٹنٹ پروفیسر)،الاستاذ المشارك (ایسوسی ایٹ پروفیسر)، الاستاذ (پروفیسر)، عَمِيد (ڈین، پرنسپل)،الدَّورة (اجلاس)، فی الطابق الاول (پہلے منزل پر)،الشُبَّاك (کھڑکی)، المَقعد (سیٹ)، مُستَودَع الكتب (بک بینک)، رسوم (واجبات،dues)،الدّولار (ڈالر)، المُحادَثة (بول چال)، فِعلا (واقعی)، امر مُهِم (اہم کام)، مجلات (رسالے)، صُحُف (اخبارات)، سِعر (ریٹ)، رخِيص (سستا)،الحِصة (پیریڈ)، دَرَجات عالية (اچھے نمبر)، المواد/المُقرر (نصاب، سلیبس)، جَدول (شیڈول)، تَقوِيم (کیلنڈر)، الدَّوام (ڈیوٹی)، المادة (مضمون/سبجیکٹ)، النتيجة (رزلٹ)،لوحة الاعلانات (نوٹس بورڈ)، كلية (شعبہ/کالج)،حفل (تقریب)، الدرجة الاولی (پہلی پوزیشن)، تفوق (برتری)،النظام (نظم و ضبط/ڈسپلن)،العطلة السنوية (سالانہ چھٹیاں)،الاستجمام (دل بہلانا)، الأندِية (کلب/clubs)، المُساعدة (تعاون کرنا)

المنزِل و المَطعَم (گھر اور ریسٹورنٹ)

الاسرة (خاندان)، الجد (دادا)، الجدة (دادی)، الام الحنونة (مہربان ماں)، الاب الحنون (مہربان باپ)، العمة (چچی/ پھوپھی)، العم (چچا/ پھوپھا)، الاخت (بہن)، الاخ (بھائی)، الابن (بیٹا)، البنت (بیٹی)، الحفید (پوتا)، السبط (نواسا)، الازمة (ضروری چیز)، الغرفة المکیفة (ایئر کنڈیشنڈ کمرہ)، غرفة الضیافة (مہمان خانہ)، الضیف (مہمان)، المشروب الغازی (ٹھنڈا مشروب/ کولڈ ڈرنک/ کوک)، السفن اب (7up)، قارورة (بوتل)، الماء البارد (ٹھنڈا پانی)، العصیر (نچوڑ/ جوس)، معجون الطماطم (ٹماٹو کیچپ)، الطبق (ٹرے)، الصحن (پلیٹ)، الطازج (تازہ/ فریش)، لبن زَبادی (دہی)، الارز (چاول)، الحلیب (دودھ)، المطبخ (باورچی خانہ، کچن)، الشای (چائے)، السُّکر (چینی)، الزُّبدة (مکھن)، القِشدة (بالائی)، سمن نباتی (بناسپتی گھی)، عُلبة (ڈبہ)، شُرفة (بالکنی)، حجرة الطعام (کھانے کا کمرہ، ڈائننگ روم)، ثلاجة (فریج)، الموقِد (چولہا)، الرَّف (الماری)، سلَّة (ٹوکری)، شوکة (کانٹا)، مِلعَقة (چمچہ)، سِکّین (چھری)، اِبرِیق (جگ)، الکوب (گلاس)، الخبز (روٹی)، خل (سرکہ، اچار)، المُخَلَّل المُشَکَّل (مکس اچار)، الفُطور (ناشتہ)، الغَدَاء (دوپہر کا کھانا)، العَشاء (شام کا کھانا)، مَطعَم باکستانی (پاکستانی ریسٹورنٹ)، الایجار (کرایہ)، لحم الغنم (بکری کا گوشت، مٹن)، لحم الدجاج (مرغ کا گوشت، چکن)، لحم العجل (بچھڑے کا گوشت، بیف)، لحم مفروم (قیمہ)، مشوی (بھنا ہوا)، مفلفل (مرچ والا)، الفلفل (مرچ)، الملح (نمک)، بهارات (مسالہ جات)، شطیرة (سینڈوچ)، ربع الکیلو (ایک پاؤ)، تمیس (نان)، صامولیّ (برگر)، الوجبات السریعة (فاسٹ فوڈ)، مِندیل ورقی (ٹشو پیپر)، نادِل (بیرا، ویٹر)، ناموسیة (مچھر دانی)، محجوز (ریزرو)، معطل (خراب)، المِصعد (لفٹ)

دکان الخضروات و الفواکه (سبزیوں اور پھلوں کی دکان)

بطاطس (آلو)، یقطین (پیٹھا کدو)، البامیا (بھنڈی)، الباذِنجان (بینگن)، قرنبیط (پھول گوبھی)، ملفوف (بند گوبھی)، فاصُولیا (لوبیا)، فِجل (مولی)، جَزر (گاجر)، خِیار (کھیرا)، زنجبیل (ادرک)، الکُزبُرة (دھنیا)

تفاح (سیب)، بُرتقال (مالٹا)، العِنب (انگور)، خوخ (آڑو)، جَوزهِندی (ناریل)، مِشمِش (خوبانی)، کمَّثری (ناشپاتی)، مانجو (آم)، جَوافة (امرود)، الرُّطب (تازہ کھجور)، التمر الهندی (املی)، لوز (بادام)، فستق (پستہ)، الحلویات (مٹھائیاں، سویٹس)، المکسَّرات (ڈرائی فروٹ)

محطة الباصات (بس اسٹینڈ)

برنامج (پروگرام)، تکلِفة السفر (سفری اخراجات)، الحافلة (بس)، سیارة المانیة (جرمن کار)، صالة الانتظار (انتظار گاہ)، تذاکِر الرُّکّاب (ٹکٹ گھر)، جواز (پاسپورٹ)، رقم المقعد (سیٹ نمبر)، سائق (ڈرائیور)، محطة بنزین (پٹرول پمپ)،

شَنطة (بیگ)،الازدحام(رش)

المُستشفى و الصَّيدلية (ہسپتال اور میڈیکل سٹور)

الم (درد)،صُداع (سردرد)،سُعال (کھانسی)،اِسهال (دست آنا،پیچش،موشن)،حُمّی (بخار)،لا بأس طَهور ان شآء الله (گھبرائیے نہیں، یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔)،الشِفاء العاجل (جلد صحت یابی)، شراب (سیرپ)، اقراص/ حبوب (گولیاں)، منوّم (نیند آور)، حقن (ٹیکہ،انجکشن)،شريط لاصق (پٹی چپکانے والی ٹیپ)، مسحوق (پاؤڈر)،معجون اسنان (ٹوتھ پیسٹ)،فرشاة (برش)،سائل (لوشن)،مِحَرّ/مقياس الحرارة (تھرمامیٹر)، السماعة (سٹیتھوسکوپ)، الطبيب العام (جنرل فزیشن)،قسم الطوارئ (ایمرجنسی وارڈ)،الحِمية (پرہیز)، الوصفة الطبية (طبی نسخہ)

دكان الاحْذِية (جوتوں کی دکان)

الزبون (گاہک)، العينات (نمونے)،الحذاء الجلدی (چمڑے کا جوتا)،رخيص (سستا)،غال (مہنگا)،السعر المحدد (فکس ریٹ)،کیف هذا؟ (یہ کیسا ہے؟)، شِبشِب (چپل)،نعل (سینڈل)،ناعم (ملائم)،مريح (آرام دہ)، قوی (مضبوط)، النوع (ورائٹی)

دكان الملابس و الاقمشة (کپڑوں کی دکان)

لون ابيض (سفید رنگ)،رمادی (خاکستری)،اصفر (زرد)، احمر (سرخ)،اخضر (سبز)،ازرق (نیلا)،عباءة (چوغہ)، منديل الرقبة (اسکارف)، کوفية (مفلر)،جوارب (جرابیں)،ملابس رجالية (مردانہ سوٹ)،ملابس نسائية (زنانہ سوٹ)،فستان (فراک)،صُدرة (واسکٹ)،فَنيلة (بنیان)، بدلة (جوڑا/سوٹ)، محلية (مقامی)، صينی (چینی)، يابانی (جاپانی)،جاهزة (ریڈی میڈ)،الكِيس (شاپنگ بیگ)

دكان الخياط (درزی کی دکان)

خذ القياس (ناپ لیجیے)، الطِراز الحديث (نیا فیشن)،التطريز (کڑھائی)، کم الخِياطة؟ (سلائی کتنی ہے؟)،متی تخِيط لی (آپ مجھے کب سی کر دیں گے؟)،على الرأس والعين (سر آنکھوں پر)،عفواً (کوئی بات نہیں)

دکان المُجَوهرات (جیولری کی دکان)

الخاتم (انگوٹھی)،قرط الذهب (سونے کی بالی)،العِقد(ہار)، قِلادة الفضة (چاندی کا ہار)، سلسلة(زنجیر)، اسورة (کنگن)، نفيس (عمدہ)،ثقيل (بھاری)، خفيف (ہلکی)،الحجر الكريم(قیمتی پتھر)

المصرِف (بینک)

كوبون الارقام (ٹوکن نمبر)، الحساب الجاری (کرنٹ اکاؤنٹ)،حساب التوفير (سیونگ اکاؤنٹ)،البِطاقة الشخصية (شناختی کارڈ)، جوازالسفر (پاسپورٹ)،شرِكة(فرم/کمپنی)، رقم الحساب (اکاؤنٹ نمبر)،المبلغ(رقم)، دفتر شِيكاتٍ (چیک بک)، الرصِيد(بیلنس)،بِطاقة الصَّرّاف الألى (ATM Card)،مندوب (نمائندہ)،التاشِيرة(ویزا)

حديقة الحيوانات (چڑیا گھر)

الحيوانات الاهلية (پالتو جانور)،الحيوانات المفترَسة (درندے)،حيوانات الغابة (جنگلی جانور)، الطيور (پرندے)، الحيات (سانپ)، التذكرة/تذاكِر (ٹکٹ)،بوّابة(مرکزی دروازہ/ مین گیٹ)،قسم الزواحف و الثعابين، (رینگنے والے جانوروں اور اژدہوں کا حصہ/ پورشن)، الغزال (ہرن)، الزرافة (زرافہ)، النّعامة (شترمرغ)،بقر وحشى (جنگلی گائے)، السُلحفاة(کچھوا)، تِمسَاح (مگرمچھ)، الاسد(شیر)، النمر/القِرد(چیتا)، الذئب(بھیڑیا)، الثعلب(لومڑ)، قفص (پنجرہ)، طاؤوس (مور)

المطار الدُّوَلی (بین الاقوامی ہوائی اڈہ/ انٹرنیشنل ایئرپورٹ)

إقلاع الطائرة (جہاز کی روانگی)، كابتَن الطائرة(جہاز کا کپتان)،الخُطوط الجوّية (ایئر لائن)،ماكِينة الفَحص (چیکنگ مشین)، الصف/الطابور (قطار)، محظور (ممنوع)،شيء حاد (تیز دھار والی چیز)،سكين(چھری)، انابيب الغاز (گیس سلنڈر)، المخدِّرات (منشیات)، الاستمارة (فارم)، بطاقة الركوب (بورڈنگ کارڈ)،صالة الانتظار (انتظارگاہ)، حمامات (طہارت خانے/ واش روم)،التلفزيون (ٹیلی ویژن)،المِصعد(لفٹ)، السُّلم (سیڑھی)، سَلاَلِم مُتحركة(الیکٹرانک سیڑھیاں)، حزام الامان (حفاظتی بیلٹ)، المِهبَطة (پیراشوٹ)، هَول (گھبراہٹ)،الامتعة (سامان)، الصالة (ہال)، العُملة (کرنسی)

العمرة و الحج

المیقات (جہاں سے حج وعمرہ کی نیت کی جاتی ہے)، ملابِس الاحرام (احرام کا لباس)،تلبیة(لبیك اللھم لبیك ...... پکارنا)، طواف القدوم (آمد کے وقت پہلا طواف)، ابتداء الطواف من الحجر الاسود(طواف کا آغاز حجرِ اسود سے)،یُقال : بسم اللـه و الله اکبر (بسم اللـه و الله اکبر کہا جاتا ہے)، تقبیل الحجر الاسود (حجراسود کو بوسہ دینا)، الاستلام بالید او العصا(ہاتھ یا لاٹھی سے چھونا)، الشَّوط (طواف کا ایک چکر)،سبعة (سات)،الرمل فی ثلاثة اشواط (رمل،اکڑ کر اور تیز چال چلنا، تین چکروں میں ہوتا ہے)،الاضطباع فی جمیع الاشواط (اضطباع (دائیں بغل سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا) تمام چکروں میں ہوتا ہے)، رکعتین خلف مقام ابراھیم (مقام ابراہیم سے پیچھے دو رکعت)، شُرب ماء زمزم (آبِ زم زم پینا)، الی الصفا (صفا کی جانب)، علی الصفا (صفا پر)،المسعی بین الصفا و المروة (صفا ومروہ کے درمیان سعی کی جگہ)، الحلق افضل (بال منڈوانا زیادہ بہتر ہے)،القصر (بال کٹوانا)

البیتوتة فی منی (منیٰ میں رات بسر کرنا)،یوم عرفة (نو ذوالحج، جس دن حجاجِ کرام عرفات میں جمع ہوتے ہیں)، الظھر و العصر قصرا و جمعا (ظہر وعصر کی نماز قصر اور جمع کرنا)، صلاة المغرب و العِشاء فی المزدلفة (مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع اور قصر کے ساتھ)،یوم النحر (قربانی والا دن، دس ذوالحجہ)، رمی الجمرة الکُبریٰ (جمرۂ کبریٰ کو رمی کرنا)،الهَدْی (قربانی کا جانور)، حلق الرأس (سر منڈانا)، طواف الِإفاضة(طوافِ زیارت)، طواف الوِداع (طوافِ وداع)

اسم (Noun)

اسم کا معنٰی ہوتا ہے "نام"۔ گرامر میں اس سے مراد ایسا کلمہ ہے جو اپنا معنٰی خود بتائے اور اُس میں کسی زمانے (ماضی، حال یا مستقبل) کا مفہوم شامل نہ ہو۔ مثلاً: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ، رَسُوْلٌ، اِلٰهٌ، جَنَّةٌ۔

یہ تمام کلمات اپنے معنوں کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں اور ان میں زمانہ قطعاً نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح انسانوں، حیوانوں، جگہوں اور دوسری چیزوں کے نام ہیں تو ان میں زمانے (وقت) کا مفہوم بالکل نہیں پایا جاتا۔ جیسے: اَلْمُؤْمِنُ، مُسْلِمٌ، فَاسِقٌ، بَقَرَةٌ، مِصْرُ، قُرَيْشٌ، جَهَنَّمُ وغیرہ۔

❑ اسم کی علامتیں

تین علامات ایسی ہیں جو صرف اسم میں پائی جاتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1: الف لام (اَلْ): یہ جس لفظ کے شروع میں ہوگا وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ (ہر قسم کی حمد وستائش)، اَلصِّرَاطُ (خاص رستہ) اَلرَّسُوْلُ (خاص رسول)۔

2: تنوین (یعنی دو زبر، دو زیر، دو پیش): یہ جس لفظ کے آخر میں آئے گی وہ لازماً اسم ہوگا۔ جیسے: جَزَآءٌ (بدلہ)، اِحْسَانٌ (احسان، نیکی)، كَوْكَبٌ (کوئی ستارہ)۔

3: گول تا (ۃ / ة): یہ جس لفظ کے آخر میں آئے گی وہ بھی اسم ہی ہوگا۔ جیسے: جَنَّةٌ (جنت / بہشت) حَيٰوةٌ (حیات، زندگی) جُمُعَةٌ (جمعہ)۔

❑ نوٹ:

1: مذکورہ علامتوں میں سے پہلی اور دوسری علامت کبھی کسی اسم میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں، یعنی اَلْجَنَّةٌ نہیں کہہ سکتے۔

2: مذکورہ علامات کی مدد سے آپ قرآن وحدیث کے کم از کم ساٹھ فی صد اسم پہچان سکیں گے۔

مشق

(ا)...... اردو میں ترجمہ کیجیے!

اَلْكِتَابُ		اَلرَّسُوْلُ		اَلْقَلَمُ	
اَلْمَسْجِدُ		اَلنَّبِيُّ		اَلْجَمَاعَةُ	

كَلِمَةٌ		اَلْوَزْنُ		اَلَّذِيْنَ	
اَلْاُسْتَاذُ		اَلطَّالِبُ		جَوَابٌ	
هَوَاءٌ		حِسَابٌ		اُمَّةٌ	
اِحْسَانٌ		جَمَاعَةٌ		عَالِمٌ	
جَاهِلٌ		كَاتِبٌ		كَلَامٌ	
سُؤَالٌ		طِفْلٌ		شَمْسٌ	
قَمَرٌ		وَلَدٌ		اَرْضٌ	
سَمَآءٌ		بَرٌّ		لَيْلٌ	
نَهَارٌ		فُلْكٌ		اَلْجَبَلُ	

(۱)……عربی بنائیے!

زمین		کچھ کھانا		ایک غلام	
کمرہ (خاص)		آسمان		کوئی ایک سورت	
دل		نیا		درخت	
پھل		کوئی دن		رات	
بیٹا		بیٹی		کرسی	

مذکر اور مؤنث

عربی میں نر چیز کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں نیز مذکر و مؤنث کے لیے جو الفاظ بولے جاتے ہیں وہ اسم ہی ہوتے ہیں۔
عربی میں مؤنث اسموں کی علامات درج ذیل ہیں، اور یہ اسموں کے آخر میں آتی ہیں:

ا۔گول تا: جیسے: مُسْلِمَةٌ ، جَنَّةٌ ، اَلصَّلٰوةُ ۔

ایسا مذکر اسم جو کسی صفت (خوبی یا خامی) کا معنٰی دے رہا ہو تو اُسے مؤنث بنانے کے لیے عام طور پر اُس کے آخر میں یہی گول تا [ـة / ـة] لگا دیتے ہیں، جیسے: اردو میں قاری سے قاریہ، عالم سے عالمہ اور عابد سے عابدہ۔ بولتے وقت یہ ة ہ میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح عربی میں یوں ہوگا:

مذکر		مؤنث
سَاجِدٌ (سجدہ کرنے والا)	سے	سَاجِدَةٌ
شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)	سے	شَاهِدَةٌ
تَائِبٌ (توبہ کرنے والا)	سے	تَائِبَةٌ

۲۔الفِ مقصورہ یعنی یہ شکل (ـــٰی) جیسے: حُسْنٰی ، عُقْبٰی ۔

۳۔الفِ ممدودہ یعنی یہ شکل (ـــ آءُ) جیسے: بَيْضَآءُ ، صَفْرَآءُ ۔

❑ مؤنث کے طور پر استعمال ہونے والے چند دیگر الفاظ

عربی میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی مؤنث ہیں، اگرچہ ان کے آخر میں علامات نہیں ہیں۔

☆......چند قدرتی اشیاء کے نام۔ مثلاً: شَمْسٌ (سورج)، أَرْضٌ (زمین)، سَمَآءٌ (آسمان)، رِيْحٌ (ہوا)، نَارٌ (آگ)، ذَهَبٌ (سونا)، عَسَلٌ (شہد)، عَيْنٌ (چشمہ)، نَفْسٌ (جان)، مِسْكٌ (کستوری)

☆......بعض مصنوعی چیزوں کے نام۔ مثلاً: دَارٌ / بَيْتٌ (گھر)، دَلْوٌ (ڈول)، عَصَا (لاٹھی)، فُلْكٌ (کشتی)، كَأْسٌ (پیالہ)، خَمْرٌ (شراب)

☆......دوزخ کے نام: جَهَنَّمُ ، سَعِيْرٌ ، سَقَرُ ، جَحِيْمٌ۔

☆......جسم کے اکثر جوڑا جوڑا اعضاء، مثلاً: يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (ٹانگ)، قَدَمٌ (پاؤں)

عَيْنٌ (آنکھ)، اُذُنٌ (کان)، سَاقٌ (پنڈلی)۔

☆ ......ملکوں، شہروں، قوموں اور قبیلوں کے نام، مثلاً: مِصْرُ، مَدْيَنُ، قُرَيْشٌ، عَادٌ۔

❑ نوٹ: جو الفاظ جان داروں میں سے مادہ کے لیے بولے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی مؤنث ہی ہیں، مثلاً: أُمٌّ (ماں)، أُختٌ (بہن)، اِمْرَأَةٌ (عورت/بیوی)، بَقَرَةٌ (گائے)۔

❑ نیچے دیے ہوئے تمام الفاظ مؤنث ہیں، انھیں یاد کرلیں!

صِدِّيقَةٌ، حَدِيقَةٌ، مُسْلِمَةٌ، مُؤْمِنَةٌ، عَالِمَةٌ، خَالَةٌ، وَالِدَةٌ، حَرَكَةٌ، ظُلْمَةٌ، قُدْرَةٌ، سُورَةٌ، صَخْرَةٌ رَقَبَةٌ، عَمَّةٌ، بِنْتٌ، زَوْجَةٌ، بَقَرَةٌ، شَجَرَةٌ، غُرْفَةٌ، فَاطِمَةٌ، عَطِيَّةٌ، أُسْرَةٌ، نَاقَةٌ

❑ نوٹ: خليفة، علامة وغیرہ مذکر ہیں کیوں کہ یہ الفاظ صرف مردوں کے لیے بولے جاتے ہیں، یہ [ـة] کی وجہ سے مؤنث نہ سمجھے جائیں۔ ظاہراً یہ اسم مؤنث ہیں جب کہ مسمّٰی مذکر ہیں۔

مشق

1......عربی میں ترجمہ کریں!

ایک مسلمان مرد اور ایک مسلمان عورت..

مومن مرد (خاص) اور مومن عورت (خاص)..

ایک کافر مرد اور ایک کافر عورت..

ایک بہت بڑا عالم..

خلیفہ (خاص)..

ایک درخت اور ایک باغ..

فاطمہ اور عطیہ..

2......مندرجہ ذیل لفظوں سے مؤنث بنائیں!

مُسْلِمٌ		كَافِرٌ		جَاهِلٌ	
مَلِكٌ		مُحْتَرَمٌ		مُكَرَّمٌ	
مُعَظَّمٌ		فَاضِلٌ		عَالِمٌ	
شَاهِدٌ		خَالِدٌ		مَرْحُومٌ	
مَغْفُورٌ		مَسْتُورٌ		مُؤْمِنٌ	

تثنیہ اور جمع

(Dual / Plural)

تثنیہ (Dual)

دو چیزوں کو عربی میں تثنیہ (یا مُثنّٰی) کہتے ہیں، جیسے: دو کتابیں ، دو قلمیں ، دو آدمی

تثنیہ کا قاعدہ: عربی میں "دو" کے لیے اسم کے آخر میں [انِ] یا [یِنِ] لگاتے ہیں، واحد لفظ چاہے مذکر ہو یا مؤنث، جیسے:

تثنیہ	واحد
کِتَابَانِ یا کِتَابَیْنِ (دو کتابیں)	كِتَابٌ (ایک کتاب) سے
قَلَمَانِ یا قَلَمَیْنِ (دو قلم)	قَلَمٌ (ایک قلم) سے
قَمِیْصَانِ یا قَمِیْصَیْنِ (دو قمیصیں)	قَمِیْصٌ (ایک قمیص) سے
مُصِیْبَتَانِ یا مُصِیْبَتَیْنِ (دو مصیبتیں)	مُصِیْبَةٌ (ایک مصیبت) سے

جمع (Plural)

دو سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں، جیسے: کتاب سے کتابیں، قلم سے قلمیں، گھر سے گھروں۔

مذکر کی جمع: عربی میں مذکر کی جمع بنانے کے لیے اسم کے آخر میں [وْنَ] یا [یْنَ] لگا دیتے ہیں، جیسے:

جمع	واحد
مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ (بہت سے مسلمان)	مُسْلِمٌ سے
كَافِرُوْنَ یا كَافِرِیْنَ (بہت سے کافر)	كَافِرٌ سے
جَاهِلُوْنَ یا جَاهِلِیْنَ (بہت سے جاہل)	جَاهِلٌ سے
عَالِمُوْنَ یا عَالِمِیْنَ (سب عالم)	عَالِمٌ سے

مؤنث کی جمع: عربی زبان میں مؤنث کی جمع بنانے کے لیے (مؤنث کی علامت گول تا ہٹا کر) آخر میں اتٌ یا اتٍ
تے ہیں، جیسے:

مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ / اَلْمُسْلِمَاتُ	عَالِمَةٌ سے عَالِمَاتٌ / اَلْعَالِمَاتُ
مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ / اَلْمُؤْمِنَاتُ	كَاتِبٌ سے كَاتِبَاتٌ / اَلْكَاتِبَاتُ

تین مذکر اور تین مؤنث کے الفاظ یوں ہوں گے:

واحد	تثنیہ	جمع
نَاصِرٌ (مددگار ایک مرد)	نَاصِرَانِ (مددگار دو مرد)	نَاصِرُوْنَ (مددگار سب مرد)
نَاصِرَةٌ (مددگار ایک عورت)	نَاصِرَتَانِ (مددگار دو عورتیں)	نَاصِرَاتٌ (مددگار سب عورتیں)

مشق

1 ...... نیچے دیے ہوئے لفظوں کا عربی میں تثنیہ بنایئے!

مومن		مشرک		کافر	
جاہل		عالم		قمیص	
قلم		کتاب		مشرق	
مغرب		سورت		آیت	
رکوع		سجدہ		امام	

2...... اردو میں ترجمہ کریں!

كِتَابَانِ		قَلَمَانِ		شَجَرَتَانِ	
أُخْتَانِ		أَخَوَانِ		أُمَّتَانِ	
كَلِمَتَانِ		رَسُوْلَانِ		غُلَامَيْنِ	
يَتِيْمَيْنِ		أَخَوَيْنِ		ظَالِمٌ	
ظَالِمَانِ		ظَالِمُوْنَ		جَاهِلٌ	
جَاهِلَانِ		جَاهِلُوْنَ		عَامِلٌ	
عَامِلَانِ		عَامِلُوْنَ		حَافِظٌ	
حَافِظَانِ		حَافِظُوْنَ			

3......سبق نمبر 11 کے دیے ہوئے ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے عربی بنائیں:

دو ستارے		دو بچے		دو چہرے	
دو ہاتھ		دو کہنیاں		دو مہینے	
دو گھٹنے		دو سجدے		دو دروازے	

4......عربی میں ترجمہ کریں:

ایک کاتب............ دو کاتب............ سب کاتب............

ایک مومن............ دو مومن............ سب مومن............

ایک فاسق............ دو فاسق............ سب فاسق............

سب غافل............ دو غافل............ کوئی ایک غافل............

ایک مریض............ دو مریض............ سب مریض............

ایک جاہل مرد............ دو جاہل عورتیں............

ایک دن اور دو راتیں............

ایک مرد اور دو عورتیں............

دو روٹیاں اور کچھ پانی............

دو نیک مرد اور دو نیک عورتیں............

دو اُونٹنیاں اور ایک اونٹ............

ایک چاند اور دو ستارے............

ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں............

اسم مفعول (Object)

(ا)......اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا گیا) یعنی مدد کا فعل اس کی ذات پر واقع ہوا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مادہ (مصدر کے حروف اصلی) سے پہلے مِیْم مَفْتُوْح (میم زبر والا) داخل کیا جائے اور دوسرے حرف کے بعد واؤ بڑھا دیا جائے جیسے: فَتْحٌ (کھولنا) سے مَفْتُوْحٌ

(ب)......ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: مَضْرُوْبٌ، مَنْصُوْرٌ، مَشْرُوْبٌ، مَسْمُوْعٌ، مَقْتُوْلٌ وغیرہ۔

(ج)......اس کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔ تین مذکر کے لیے اور تین مؤنث کے لیے گردان یوں آئے گی:

مَعْلُوْمٌ	جانا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر
مَعْلُوْمَان	جانے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر
مَعْلُوْمُوْنَ	جانے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر
مَعْلُوْمَةٌ	جانی ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث
مَعْلُوْمَتَان	جانی ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث
مَعْلُوْمَاتٌ	جانی ہوئی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث

مثالیں:......منصور، مطلوب، محفوظ، مکتوب، مسموع، مشروب، مفتوح، معروف، ممنوع

(د)......غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسم فاعل میں ماقبل آخر (آخری سے پہلا حرف) مَکْسُوْر ہوتا ہے اور اسم مفعول میں مفتوح جیسے:

یُدْخِلُ سے مُدْخَلٌ (داخل کیا گیا) یُصَدِّقُ سے مُصَدَّقٌ (تصدیق کیا ہوا) یَتَکَلَّمُ سے مُتَکَلَّمٌ (گفتگو کیا ہوا)
یُدَحْرِجُ مُدَحْرَجٌ (لڑھکایا ہوا)

اسم مفعول (Object)

(ا)......اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا گیا) یعنی مدد کا فعل اس کی ذات پر واقع ہوا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مادہ (مصدر کے حروف اصلی) سے پہلے مِیْم مَفْتُوْح (میم زبر والا) داخل کیا جائے اور دوسرے حرف کے بعد واؤ بڑھا دیا جائے جیسے: فَتْحٌ (کھولنا) سے مَفْتُوْحٌ

(ب)......ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: مَضْرُوْبٌ، مَنْصُوْرٌ، مَشْرُوْبٌ، مَسْمُوْعٌ، مَقْتُوْلٌ وغیرہ۔

(ج)......اس کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔ تین مذکر کے لیے اور تین مؤنث کے لیے گردان یوں آئے گی:

مَعْلُوْمٌ	جانا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر
مَعْلُوْمَان	جانے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر
مَعْلُوْمُوْنَ	جانے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر
مَعْلُوْمَةٌ	جانی ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث
مَعْلُوْمَتَان	جانی ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث
مَعْلُوْمَاتٌ	جانی ہوئی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث

مثالیں:......منصور، مطلوب، محفوظ، مکتوب، مسموع، مشروب، مفتوح، معروف، ممنوع

(د)......غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسم فاعل میں ماقبل آخر (آخری سے پہلا حرف) مَکْسُوْر ہوتا ہے اور اسم مفعول میں مفتوح جیسے:

یُدْخِلُ سے مُدْخَلٌ (داخل کیا گیا) یُصَدِّقُ سے مُصَدَّقٌ (تصدیق کیا ہوا) یَتَکَلَّمُ سے مُتَکَلَّمٌ (گفتگو کیا ہوا) یُدَحْرِجُ مُدَحْرَجٌ (لڑھکایا ہوا)

جمع مکسر (broken plural)

وہ واحد لفظ جو جمع میں اپنے حروف کی ترتیب برقرار نہ رکھ سکے اس کی جمع کو جمع مکسّر کہتے ہیں۔ جس کے چند مشہور اوزان یہ ہیں:

(۱) **افعال**: جیسے طفل کی جمع اطفال۔ اسی طرح وقت، عمل، باب، موت، فوج، صاحب، دين، قلم وغیرہ الفاظ کی جمع

(۲) **فُعُول**: جیسے ملك کی جمع مُلوك۔ اسی طرح شاهد، قلب، برج، بطن، ضدر، غیب، بيت، علم، وجه، قبر وغیرہ الفاظ کی جمع

(۳) **فِعال**: جیسے كريم کی جمع كرام۔ اسی طرح رجل، جبل، قائم، عظم، عظيم، عبد، حسن وغیرہ الفاظ کی جمع

(۴) **فُعُل**: جیسے رسول کی جمع رسل۔ اسی طرح عماد، کتاب، سبيل، مدينة، اسد، حمار، خشب وغیرہ الفاظ کی جمع

(۵) **افعُلٌ**: جیسے رِجل کی جمع ارجل۔ اسی طرح بحر، شهر، عين، نفس، نهَر وغیرہ الفاظ کی جمع

(۶) **فُعّال**: جیسے كافر کی جمع كفار۔ اسی طرح جاهل، فاسق، فاجر، عاشق، كاتب، خادم وغیرہ الفاظ کی جمع

(۷) **فُعَلاءُ**: جیسے شهيد کی جمع شهداء۔ اسی طرح شريف، ضعيف، شاعر، عالم، شريك، فقير، نبيل، رحيم، بليغ، فصيح، كبير، قديم، سفير، طالب، امير، شفيع وغیرہ الفاظ کی جمع

(۸) **افعِلةٌ**: جیسے طعام کی جمع اطعمة۔ اسی طرح شراب، فؤاد، لسان، سنام، اله وغیرہ الفاظ کی جمع

(۹) **افعِلاءُ**: جیسے نبی کی جمع انبياء۔ اسی طرح ولی، صفيّ، تقيّ، شفيّ، غنی وغیرہ الفاظ کی جمع

(۱۰، ۱۱) **مَفاعِلُ** اور **مفاعيلُ**: جیسے مسجد کی جمع مساجد اور مکتوب کی جمع مکاتیب۔ اسی طرح مقعد، مكتب، موعظة، موعد، مشرق، مغرب، مبحث، منقبة، مظلمة، مقبرة، مرفق، مسكن اور مفتاح (مفاتح/ مفاتيح)، مسكين، مصباح وغیرہ الفاظ کی جمع

(۱۲، ۱۳) **فعالِلُ** اور **فعالِيلُ**: جیسے درهم کی جمع دراهم اور سلطان کی جمع سلاطين۔ اسی طرح کوکب، حادثة، صومعة اور قنديل، بستان وغیرہ الفاظ کی جمع

(۱۴) **فِعلة**: جیسے فتی کی جمع فتية۔ اسی طرح صبی، ولد، غلام وغیرہ الفاظ کی جمع

(۱۵) **فِعَلٌ**: جیسے فرقة کی جمع فِرق، قصة کی جمع قصص

(۱۶) **فِعلانٌ**: جیسے غلام کی جمع غلمان اور صبی کی جمع صبيان

(۱۷) **فعلی**: جیسے مريض کی جمع مرضی، احمق کی جمع حمقی

(۱۸) **فَعَلَة**: جیسے کافر کی جمع كفرة، فاجر کی جمع فجرة، طالب کی جمع طلبة اور عابد کی جمع عبدة

نکرہ اور معرفہ

(Common noun / Proper noun)

معنوی وسعت (گنجائش) کے لحاظ سے ہر اسم ایک جیسا نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ کسی میں معنوی گنجائش زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد) یہ لفظ معنوی لحاظ سے بہت وسیع ہے کہ ہر مرد پر بولا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس خَالِدٌ ہے تو یہ ہر شخص کی بجائے اُسی آدمی کے لیے بولا جائے گا جس کا نام خالد ہے اس لیے اس میں معنوی گنجائش کم ہے۔ چناں چہ وسعت کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہے:

اسم بہ لحاظِ وسعت

نکرہ (Common noun)، معرفہ (Proper noun)

(۱)......اسمِ نکرہ: (Common noun)

جس اسم سے کوئی مخصوص فرد یا متعین چیز اور جگہ کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے، یا یہ کہ جو اسم کسی عام شخص، جگہ یا چیز کے لیے بولا جائے وہ ''اسمِ نکرہ'' کہلاتا ہے۔ جیسے: کِتَابٌ (کوئی کتاب) قَلَمٌ (کوئی قلم) بَابٌ (ایک دروازہ)۔

نوٹ: ......اسمِ نکرہ کے آخر میں زیادہ تر تنوین آتی ہے۔ یعنی دو زبر، دو زیر اور دو پیش

(۲)......اسمِ معرفہ: (Proper noun)

جو اسم کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے لیے بولا جائے اُسے اسمِ معرفہ کہتے ہیں۔ اسمِ معرفہ کی چند قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

اسمِ معرفہ

اسمِ عَلَم مُعَرَّف بِاللّام اسمِ اشارہ اسمِ موصول اسمِ ضمیر

1......اسمِ عَلَم (Proper Name)

مختلف افراد، جگہوں اور چیزوں کے رکھے ہوئے نام کو ''اسمِ عَلَم'' کہتے ہیں۔ جیسے: مُحَمَّدٌ، قُرَیْشٌ، مَکَّۃُ، مِصْرُ۔

2......مُعَرَّف بِاللّام (Noun with definite Articale)

وہ اسمِ نکرہ جسے اَلْ (الف، لام) لگا کر معرفہ بنایا گیا ہو۔ یاد رہے کہ اَلْ لگانے کے بعد تنوین نہیں آئے گی۔ مثلاً: کِتَابٌ سے اَلْکِتٰبُ اور مَدِیْنَۃٌ سے اَلْمَدِیْنَۃُ۔

3......اسمِ اشارہ (Demonstrative Noun)

جو الفاظ اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہ ''اسم اشارہ'' کہلاتے ہیں۔ جیسے: هٰذَا (یہ)، ذٰلِكَ (وہ)

4......اسمِ موصول (Relative Pronoun)

اسم موصول اُس نامکمل اسم کو کہتے ہیں جو اکیلا کسی بھی جملے کا مکمل جز نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ یا جملہ نہ ملایا جائے۔ اسم موصول کے بعد جو لفظ یا جملہ آتا ہے وہ اس کا صلہ کہلاتا ہے۔ الَّذِی (جو شخص) مَن (جو آدمی)۔

5......اسمِ ضمیر (Pronoun)

کسی نام کی جگہ بولے جانے والے کلمے کو اسمِ ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً: هُوَ (وہ) أَنتَ (تو) أنَا (میں)۔

اسمِ ضمیر

(Pronoun)

''ضمیر'' کے معنی ہیں پوشیدہ یا چھپا ہوا۔ اسمِ ضمیر سے مراد وہ مختصر سا نام ہے جو غائب، حاضر یا متکلم پر دلالت کرے۔ یعنی جس شخص یا چیز کا گفتگو میں ایک دفعہ نام لیا جا چکا ہو تو دوبارہ اُس کا نام لینے کی بجائے اسمِ ضمیر بولا جائے۔ جیسے: ''خالد مسجد میں آیا اور اُس نے باجماعت نماز ادا کی، پھر وہ تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہوگیا۔'' بعد والے دو فقروں میں ''اُس نے'' اور ''وہ'' کے الفاظ اسمِ ضمیر ہیں جو خالد کی جگہ بولے گئے ہیں۔ چناں چہ ایسے الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں ''اسمِ ضمیر'' کہلاتے ہیں۔ بعض ضمیریں فاعلی ہوتی ہیں بعض مفعولی اور بعض اِضافی۔ فاعلی ضمیریں درج ذیل ہیں:

ضمیروں کے فاعلی صیغے

صیغے		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ وہ ایک مرد/اس ایک مرد نے	هُمَا وہ دو مرد/ان دو مردوں نے	هُمْ وہ سب مرد/ان سب مردوں نے
غائب	مؤنث	هِيَ وہ ایک عورت/اس ایک عورت نے	هُمَا وہ دو عورتیں/ان دو عورتوں نے	هُنَّ وہ سب عورتیں/ان سب عورتوں نے
حاضر	مذکر	أَنْتَ تو ایک مرد/تو ایک مرد نے	أَنْتُمَا تم دو مرد/تم دو مردوں نے	أَنْتُمْ تم سب مرد/تم سب مردوں نے
حاضر	مؤنث	أَنْتِ تو ایک عورت/تو ایک عورت نے	أَنْتُمَا تم دو عورتیں/تم دو عورتوں نے	أَنْتُنَّ تم سب عورتیں/تم سب عورتوں نے
متکلم	مذکر و مؤنث	أَنَا میں/ میں نے	نَحْنُ ہم/ ہم نے	نَحْنُ ہم/ ہم نے

ضمیروں کے مفعولی یا اضافی صیغے

صیغے		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُ هِ هُ هِ اُسے، اُس کو/اس کا	هُمَا اُنھیں، اُن کو/ ان دو کا	هُمْ اُنھیں، اُن کو/ ان سب کا
	مؤنث	هَا اُس عورت کو، اُسے/ اُس عورت کا	هُمَا اُنھیں، اُن کو/ اُن عورتوں کا	هُنَّ اُنھیں، اُن کو/ اُن سب عورتوں کا
حاضر	مذکر	كَ تجھے، تجھ کو/ تجھ ایک مرد کا	كُمَا تمھیں، تم کو/تم دو مردوں کا	كُمْ تمھیں، تم کو/تم سب مردوں کا
حاضر	مؤنث	كِ تجھے، تجھ کو/ تجھ ایک عورت کا	كُمَا تمھیں، تم کو/تم دو عورتوں کا	كُنَّ تمھیں، تم کو/تم سب عورتوں کا
متکلم	مذکر و مؤنث	ی، يِ مجھے، مجھ کو/ میرا، میری، میرے	نَا ہمیں، ہم کو/ ہمارا، ہماری، ہمارے	نَا ہمیں، ہم کو/ ہمارا، ہماری، ہمارے

☆...... ضمیروں کے مذکورہ بالا الفاظ اگر کسی فعل کے آخر میں متصل ہو کر آئیں تو انہیں مفعولی ضمیریں کہیں گے۔ مثلاً: خَلَقَكَ ''اُس (اللہ) نے تجھے پیدا کیا۔'' اس مثال میں ''كَ'' مفعولی ضمیر ہے، کیوں کہ فعل (خلق) کے آخر میں آئی ہے۔

☆...... اگر کسی اسم کے آخر میں متصل ہو کر آئیں تو انہیں اضافی ضمیریں کہیں گے۔ مثلاً رَبُّكَ ''آپ کا رب'' میں ''كَ'' اضافی ضمیر ہے کیوں کہ اسم (رَبٌّ) کے آخر میں آئی ہے۔

مشق

1...... درجِ ذیل دو دو کلمات کو آپس میں اس طرح ملائیں جس طرح مثال میں ہے اور ترجمہ کریں:

مثال: شَجَرَةٌ، نَهَرٌ سے شَجَرَةٌ وَ نَهَرٌ درخت اور نہر

اِيْمَانٌ، شِرْكٌ	....	ثَوَابٌ، عَذَابٌ	....
لَيْلٌ، نَهَارٌ	....	جَنَّةٌ، جَهَنَّمُ	....
اَلدُّنْيَا، اَلْاٰخِرَةُ	....	شَمْسٌ، قَمَرٌ	....
اَرْضٌ، سَمَاءٌ	....	اَلْبَرُّ، اَلْبَحْرُ	....

2...... اُردو میں ترجمہ کیجیے!

بِهٖ		عَلَيْكُمْ	
إِلَيْنَا		فِيْهِمَا	
مِنِّيْ		عَلَيْهَا	
إِلَيْكَ		إِلَيْهِمْ	
عَلَيْهِنَّ		مِنْهُمَا	
إِلَيْهِمَا		مِنْهُنَّ	
فِيْهِ		عَلَيَّ	
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ		مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	

وَعَلٰٓى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ....

أَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ....

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ....

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ ....

إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ ....

لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ....

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ....

هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ....

أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ....

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ....

فِيْهِمَآ إِثْمٌ كَبِيْرٌ ....

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ....

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ....

لَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ....

مرکبات (Compounds)

کلمہ اگر تنہا استعمال ہو تو وہ مفرد کہلاتا ہے اور اگر دوسرے کلمے کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو دونوں کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں، مثلاً: کتاب اور اللہ، الگ الگ دونوں کلمات مفرد ہیں، مگر اگر دونوں کو ملا کر کتاب اللہ کہنے سے ایک مرکب بن جائے گا۔

مرکبات کئی قسم کے ہیں۔ اگر الفاظ کے مجموعے سے مکمل بات سمجھ میں آ جائے یا اگر مفہوم مکمل ہو تو اسے مرکب مفید/مرکب تام یا جملہ (sentence) کہتے ہیں، جیسے اللہ اکبر۔

اگر پوری بات سمجھ نہ آئے یا اس کا مفہوم مکمل نہ ہو تو اسے مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہتے ہیں، جیسے صراط مستقیم۔

مرکب ناقص کی چار اقسام ہیں: مرکب جاری، مرکب اشاری، مرکب اضافی، مرکب توصیفی۔

مرکب جاری

عربی زبان کے بعض حروف کو حرف جار(Prepositon) کہا جاتا ہے۔ان کی تعداد سترہ ہے۔یہ حروف درج ذیل ہیں:

باؤ تاؤ کاف و لام و واؤ منذ و مذ ۔خلا

رُبّ۔حاشا۔من۔عدا۔فی ۔عن۔علی۔حتیٰ۔الیٰ

مثالیں:ا۔ب: ساتھ (with) جیسے باللہ..............................

۲۔ت: قسم سے(by) جیسے تاللہ..............................

۳۔ك: مانند،کی طرح(such as) جیسے کالحجارۃ..............................

۴۔ل: کے لیے/واسطے(for) جیسے للہ..............................

۵۔و: قسم سے(by) جیسے واللہ..............................

۶۔منذ: سے(since) جیسے منذ الجمعۃ..............................

۷۔مذ: سے(since) جیسے مذ خمسۃ ایام..............................

۸۔خلا: سوائے(except) جیسے خلا اسد..............................

۹۔رُبّ: چند ایک/بہت سے (many/few) جیسے رُبَّ عالم، رُبَّ كاسية رُبَّ مبلغ أوعى من سامع......

۱۰۔حاشا: سوائے(except) جیسے حاشا راشد..............................

۱۱۔مِن: سے(from) جیسے من اللہ..............................

۱۲۔عدا: سوائے(except) جیسے عدا زاهد..............................

۱۳۔فی: میں(in) جیسے فی الدین..............................

۱۴۔عن: کے بارے میں،کی طرف سے(about) جیسے عن النعیم..............................

۱۵۔علی: پر(on) جیسے علی الانسان..............................

۱۶۔حتّی: تک، یہاں تک کہ(untill.till) جیسے حتّی حین..............................

۱۷۔الی: کی طرف،تک(to) جیسے الی النور..............................

یہ حروف اپنے بعد آنے والے اسم کو زیر دیتے ہیں، ایسے اسم کو مجرور کہا جاتا ہے۔حرف جار اور اسم مجرور سے مل کر بننے والے مرکب کو مرکب جاری کہتے ہیں۔

مرکبِ اشاری

جس اسم کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے اسم اشارہ کہتے ہیں اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہا جاتا ہے۔اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بننے والا مرکب مرکبِ اشاری کہلاتا ہے۔جیسے ھذا الکتاب۔ یہ 'اشارہ قریب' ہے،دوسری قسم 'اشارہ بعید' کی ہے۔

اسم اشارہ قریب

مذکر	ھذا (یہ ایک مرد)	ھذان/ھذین (یہ دو مرد)	ھؤلاء (یہ سب مرد)
مؤنث	ھذہ (یہ ایک عورت)	ھاتان/ھاتین (یہ دو عورتیں)	ھؤلاء (یہ سب عورتیں)

مثالیں: رجل،رجال،امرأة،نساء

اسم اشارہ بعید

مذکر	ذلك (وہ ایک مرد)	ذانك/ذینك (وہ دو مرد)	اولئك (وہ سب مرد)
مؤنث	تلك (وہ ایک عورت)	تانك/تینك (وہ دو عورتیں)	اولئك (وہ سب عورتیں)

مثالیں:عالم،علماء،عالمة،عالمات

کچھ مزید قواعد

۱۔ درمیانی مسافت کے لیے عام طور پر ذاك استعمال ہوتا ہے،جیسے ذاك يا رسول الله ﷺ۔

۲۔ مشار الیہ مفرد ہو تو اسم اشارہ پہلے آئے گا،جیسے ھذا البيت ، تاہم مرکب اضافی میں اسم اشارہ بعد میں لایا جاتا ہے،ورنہ وہ جملہ بن جاتا ہے،جیسے بيت الله ھذا۔

۳۔ اشارہ جب جگہ کی طرف ہو تو اس کے لیے ھنا یا ھھنا (یہاں) ھنالك یا ھناك (وہاں) اور ثَمّ (وہاں) الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔جیسے ھھنا قاعدون ، ھنالك دعا زكريا ربه ، و ازلفنا ثَم الآخرين وغیرہ

۴۔ اگر اسم اشارہ کو تنہا (بغیر مشار الیہ کے) مبتدا بنانا ہو تو خبر کو نکرہ لائیں گے۔ھذا بيت۔

۵۔ اگر خبر معرفہ لانی ہو تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر منفصل لانا پڑے گی،جس کا صیغہ اسم اشارہ کے مطابق ہوگا،جیسے اولئك هم المفلحون ، ھذہ ھی المرأة۔

۶۔ تذکیر و تانیث،وحدت و جمع اور اعرابی حالت میں اسم اشارہ اور مشار الیہ میں مطابقت (co-ordination) پائی جاتی ہے۔

۷۔ مشار الیہ جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث لایا جاتا ہے۔جیسے تلك الرسل،ھذہ الأنهار

مرکب اضافی (Relative Compound)

ایسا مرکب جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت:relation) دوسرے اسم کی طرف کی جائے، مثلاً کتاب اللہ، حدود اللہ۔ پہلے جز کو مضاف جبکہ دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

قواعد

۱۔ مضاف کے شروع میں عموماً نہ تو ال آتا ہے اور نہ آخر میں تنوین۔ مثلاً الکتاب اللہ درست نہیں، اسی طرح لیلةٌ القدر غلط ہے۔

۲۔ مضاف الیہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے، مثلاً قولُ شاعرٍ، تاہم اگر غیر منصرف ہو تو اس کی ظاہری حالت برقرار رہتی ہے۔ جیسے قول ابراهيمَ

۳۔ اگر مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو تو اس کے آخر سے نون گر جاتا ہے، مثلاً رسولان الرب کو رسولا الرب لکھا اور پڑھا جائے گا۔ مسلمون باكستان مسلموا باكستان بن جائے گا۔

۴۔ بعض اسماء بیک وقت مضاف بھی ہوتے ہیں اور مضاف الیہ بھی۔ ان پر مضاف اور مضاف الیہ دونوں کے قواعد لاگو (apply) ہوں گے۔ مثلاً بنات رسول الله ، مالك يوم الدين ، باب بيت طبيب الملك۔ یہاں رسول ، یوم ، بیت اور طبیب پر دونوں قواعد لاگو ہیں۔

۵۔ مضاف اور مضاف الیہ کو الگ الگ نہیں کر سکتے، اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے، مثلاً ربُ العرش الکریمُ (عزت والے رب کا عرش)

۶۔ دیگر اسماء کی طرح اسم ضمیر (pronoun) کو بھی مضاف الیہ بنایا جا سکتا ہے، مثلاً کتابہ، بلدکم

۷۔ الفاظ أب ، أخ ، حم ، ذو اور فم جب ضمیر واحد متکلم کے علاوہ اور کسی ضمیر یا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں گے تو ان کی درج ذیل صورتیں ہوں گی:

حالت رفعی میں ابو ، اخو ، حمو ، فو ، ذو حالتِ نصبی میں ابا ، اخا ، حما ، فا ، ذا جبکہ حالتِ جری میں ابی ، اخی ، حمی ، فی ، اور ذی ہو جائیں گے۔ اور اگر یا ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو رفعی، نصبی اور جری تینوں میں ظاہری الفاظ کے اعتبار سے یکساں رہتے ہیں۔ صرف تقدیری فرق ہوگا، مثلاً جاء ابی، رأیت ابی اور مررت بابی۔

۸۔ اگر منادیٰ مرکب اضافی ہو تو مضاف کو مرفوع کی بجائے منصوب پڑھا جائے گا، مثلاً یا عبدَالله ، یا رسولَ الله۔

۹۔ اگر ایک سے زیادہ اسموں کو ایک اسم کی طرف منسوب کرنا ہو تو ایک کو مضاف بنا کر مضاف الیہ سے پہلے رکھیں گے اور دوسرے اور تیسرے کو حرف عطف کے بعد لائیں گے جو مضاف الیہ کے بعد دیا جائے گا اور ان کے ساتھ ایک ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف راجع ہوگی، جیسے قلم التلميذ و قرطاسه و كتابه۔

مرکب توصیفی (Adjective Compound)

ایسا مرکب جس میں ایک اسم کی اچھائی یا برائی بیان کی جارہی ہو اور دوسرا اسم اچھائی یا برائی بیان کر رہا ہو، مثلاً کلمة طيبة ، خلق عظیم ، پہلے جز کو موصوف جبکہ دوسرے کو صفت کہتے ہیں، (اردو اور انگریزی کے برعکس عربی میں موصوف پہلے جبکہ صفت بعد میں آتی ہے) ان مثالوں میں کلمة اور خلق موصوف جبکہ طیبةاور عظیم صفت ہیں۔

قواعد

ا۔ موصوف اور صفت میں عدد، وسعت اور اعراب وغیرہ میں مطابقت (co-ordination) پائی جاتی ہے۔ جیسے الرسول الكريم یا رسول كريم ، مسلم عاقل ، مسلمة عاقلة ، رجل صادق ، رجلان صادقان ، رجال صادقون ، كتابٌ جديدٌ ، كتابٍ جديدٍ ، كتابا جديدا وغیرہ

۲۔ جمع مکسر غیر عاقل کی صفت واحد مؤنث آتی ہے، جیسے انهار جارية ، حيوانات كبيرة ، براهين قاطعة ، سرر مرفوعة ، صحفا مطهرة ، كتب قيمة ، اذكار نافعة ، اذكار كثيرة ، اشجار طويلة ، مساجد كبيرة ، فوائد جليلة وغیرہ

۳۔ مضاف کی صفت لانا مقصود ہو تو وہ مضاف الیہ کے بعد آئے گی، جیسے غلامُ الملك العاقلُ ، خادم الامير الصالح۔

مرکب تام یا جملہ (Sentence)

کلمات کے جس مجموعے سے پوری بات سمجھ آ جائے اسے مرکب تام یا جملہ کہا جاتا ہے، جملہ کی دو اقسام ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، اسے مبتدا کہا جاتا ہے، دوسرے حصے کو خبر (Predicate) کہتے ہیں، جیسے اللہ اکبر۔

قواعد

(۱) مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ (۲) مبتدا اور خبر دونوں عموماً مرفوع ہوتے ہیں۔ (۳) جنس اور عدد میں خبر اور مبتدا میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ (۴) مبتدا جب کسی غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔

مثالیں

المسلمُ عالمٌ ، هذان عالمانِ ، الصلح خير ، الكتب جديدة وغیرہ

مبتدا کے نکرہ آنے کے مواقع

۱۔ اسم نکرہ سے پہلے حرف نفی یا استفہام آ جائے تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے ما احد غائب ، أ آله مع الله؟

۲۔ خبر ظرف یا مرکب جاری ہو اور وہ اپنے مبتدا سے پہلے آ جائے تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے عندی کتاب ، و لدينا مزيد

۳۔ مبتدا عموم بتائے تو نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے كل له قانتون

۴۔ تنویع پر مشتمل ہو تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے يوم لك و يوم عليك

۵۔ دعا و بد دعا پر مشتمل ہو تو نکرہ آ سکتا ہے، جیسے ويل للمشركين

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے كتب الله

جملہ فعلیہ کم از فعل اور فاعل پر مشتمل ہوتا ہے، تاہم کبھی اس کے ساتھ مفعول بھی آتا ہے جیسے قتل داوٗدُ جالوتَ

جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور آخر میں مفعول آتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کردہ مثال میں ہے۔ تاہم کبھی مفعول فاعل سے پہلے بھی آ جاتا ہے، جیسے و اذ ابتلى ابراهيمَ ربُّه

اقسامِ جملہ

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے علاوہ بھی جملہ کی چند اقسام ہیں۔

(۱) جملہ ظرفیہ: یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جزو ظرف ہو۔ جیسے: فَـوْقَكَ السَّـمَـاءُ (تیرے اوپر آسمان ہے) مندرجہ ذیل حروف ظرف ہیں:

قَبْلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد، ابھی) عِنْدَ (پاس) اَمَامَ یا قُدَّامَ (سامنے) خَلْفَ (پیچھے) فَوْقَ (اُوپر) تَحْتَ (نیچے) وغیرہ۔

جملہ ظرفیہ کا شمار بعض کے نزدیک جملہ اسمیہ میں ہوتا ہے اور بعض اسے جملہ فعلیہ سمجھتے ہیں۔

(۲) جملہ شرطیہ: یہ وہ جملہ ہے کہ حرف شرط سے شروع ہوتا ہے۔ حروف شرط چار ہیں۔ اِنْ، لَوْ، لَوْلَا، اَوْمَا

جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوا کرتا ہے۔ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اِنْ تَشْتِـمْنِيْ اَشْتِمْكَ (اگر تو مجھے گالی دے گا تو میں تجھے گالی دوں گا) اسی مرکب جملہ میں اِنْ تَشْتَمْنِيْ شرط ہے اور اَشْتِمْكَ جزا ہے۔ جملہ شرطیہ کے دونوں جملے یا تو فعلیہ ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثال میں یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ جیسے: اِنْ تَـخْـدِمْنِيْ فَـانَـا خَادِمُكَ (اگر تو میری خدمت کرے گا تو میں تیرا نوکر ہوں)

(۳) جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ: مفہوم و معنی کے لحاظ سے جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) جملہ خبریہ۔ (۲) جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس میں کوئی خبر دی گئی ہو اور جس کے کہنے والے کو ہم سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ مثلاً عَالِمٌ قَائِمٌ کے کہنے والے کو ہم سچا کہہ سکتے ہیں۔ اگر عالم واقعی کھڑا ہو ورنہ اسے جھوٹا کہیں گے۔

یہی حال ضَـرَبَ خَالِدٌ اور اس قسم کے دوسرے خبریہ جملوں کا ہے پس جملہ اسمیہ یا فعلیہ مفہوم کے اعتبار سے جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو ہم سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ اس جملہ میں کوئی خبر وغیرہ نہیں دی جاتی بلکہ اس میں یا تو کسی قسم کا کوئی حکم دیا جاتا ہے یا کسی کام سے منع کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ، غرضیکہ جملہ انشائیہ کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔

جملہ انشائیہ کی اقسام: جملہ انشائیہ نو قسم کا ہوسکتا ہے۔

(۱) اَمر: یعنی وہ جملہ جس میں کسی کام وغیرہ کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے: اِذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (تو سکول جا)

(۲) نہی: یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے، جیسے: لَا تَكْذِبْ (تو جھوٹ نہ بول)

(۳) نِدَا: یہ وہ جملہ ہے جس میں کسی سے خطاب کیا جائے یا کسی کو پکارا جائے، جیسے: يَـا حَـامِدُ اُنْصُرْ اَخَاكَ (اے حامد اپنے

بھائی کی مدد کر)

(۴) اِستفهام: یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی سوال پوچھا جائے جیسے: مَا اِسْمُكَ؟ (تیرا نام کیا ہے؟) هَلْ عِنْدَكَ حَلِيْبٌ؟ (کیا تیرے پاس کچھ دودھ ہے؟)

(۵) تَمَنًّا: یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی خواہش وغیرہ کا اظہار ہو جیسے: لَيْتَ اَبِي حَيٌّ (کاش میرے والد زندہ ہوتے)

(۶) ترجّی: یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی امید وغیرہ کی جائے جیسے: لَعَلَّ السَّارِقَ مَظْلُوْمٌ (شاید کہ چور مظلوم ہو)

(۷) قسم: یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی قسم وغیرہ دکھائی جائے جیسے: وَاللّٰهِ مَا شَتَمْتُكَ (اللہ کی قسم میں نے تجھے گالی نہیں دی)

(۸) تَعَجّب: یہ وہ جملہ ہے جس میں حیرت وتعجب کا اظہار کیا جائے جیسے: مَا اَحْسَنَ الْوَلَدَ (لڑکا کتنا اچھا ہے)

(۹) عَرَضَ: یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی درخواست وغیرہ کی جائے۔ جیسے: اَلَا تُعْطِيْنَا حَقَّنَا؟ (کیا آپ ہمیں ہمارا حق نہ دیں گے؟)

معرب ، مبنی

آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہے: (۱) معرب (۲) مبنی۔

معرب

جس اسم کے آخر میں ضرورت اور موقع کے لحاظ سے اعرابی تبدیلی ہوتی رہے، وہ معرب کہلاتا ہے۔ یہ تبدیلی خواہ حرکات کی ہو یا حروف کی۔ مثلاً: اَللّٰهُ ، اَللّٰهَ ، اَللّٰهِ ، رَسُوْلٌ ، رَسُوْلًا ، رَسُوْلٍ ، مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَيْنِ ، مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمِيْنَ.

مبنی

جو کلمہ مختلف حالتوں اور موقعوں کے باوجود ایک ہی شکل پر قائم رہے اور اعرابی تبدیلیاں قبول نہ کرے اسے مبنی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ایسے الفاظ تقریباً پندرہ فی صد ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

۱: تمام حروف جیسے: اِنَّ ، فِيْ ، بِ ، وَ

۲: تمام ضمائر۔ جیسے: هُوَ ، اَنْتَ ، نَحْنُ ، هٗ ، كَ

۳: تثنیہ کے سوا تمام اسمائے اشارہ۔ مثلاً: هٰذَا ، هٰٓؤُلَاءِ ، تِلْكَ ، اُولٰٓئِكَ

۴: تثنیہ کے سوا تمام اسمائے موصولہ۔ مثلاً: اَلَّذِيْ ، اَلَّتِيْ وغیرہ

۵: ایسے اسماء جن کے آخر میں کھڑی زبر یا الف ہو۔ مثلاً: طُوْبٰى ، كُبْرٰى ، اَلصَّفَا ، اَلدُّنْيَا

۶: ایسے اسماء جن کے آخر میں متکلم کی ضمیر "ی" ہو۔ مثلاً: رَبِّيْ ، اٰيَاتِيْ .

منصرف، غیر منصرف

جو الفاظ اعرابی تبدیلیاں قبول کرتے ہیں (یعنی معرب) وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض تو ہر قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اور بعض تمام کی بجائے چند تبدیلیاں اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ معرب الفاظ کی دو اقسام ہیں: (۱) منصرف، (۲) غیر منصرف۔

منصرف

وہ اسماء جو تنوین اور دوسری تمام قسم کی تبدیلیاں قبول کرلیں۔ مثلاً: مُحَمَّدٌ، اَلْكُتُبُ، رِجَالٌ. ان الفاظ کی رفعی حالت ضمہ، نصبی حالت میں فتحہ اور جری حالت میں کسرہ آئے گا۔

غیر منصرف

جن اسماء کے آخر میں نہ تنوین آئے اور نہ حالتِ جر میں کسرہ آئے بلکہ نصب و جر دونوں حالتوں میں فتحہ ہی آئے، انہیں غیر منصرف کہا جاتا ہے۔ وہ اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) اسم علم: بشرطیکہ:

(ا)......عجمی (غیر عربی) نام ہو۔ مثلاً: اِبْرَاهِيْمُ، اِسْمٰعِيْلُ، اِسْحٰقُ، يَعْقُوْبُ.

(ب)......مؤنث ہو۔ مثلاً: خَدِيْجَةُ، عَائِشَةُ، مَكَّةُ.

(ج)......جس کے آخر میں الف نون (ان) ہو۔ مثلاً: عُثْمَانُ، سَلْمَانُ، سُفْيَانُ، عِمْرَانُ.

(۲) اسم صفت کے وہ الفاظ جو:

(ا)...... "فَعْلَانُ" کے وزن پر ہوں۔ مثلاً: غَضْبَانُ، حَيْرَانُ

(ب)...... "اَفْعَلُ" کے وزن پر ہوں۔ جیسے: اَحْسَنُ، اَعْلَمُ، اَكْبَرُ، اَصْغَرُ

(ج)...... "فَعْلَاءُ" کے وزن پر ہوں۔ جیسے: صَفْرَآءُ، بَيْضَآءُ

(۳) جمع مکسر کے وہ الفاظ:

(ا)......جن میں الف جمع کے بعد کم از کم دو حروف ہوں۔ مثلاً: مَنَافِعُ، مَصَابِيْحُ، حَدَآئِقُ، اَحَادِيْثُ

(ب)......جن کے آخر میں الف ممدودہ ہو۔ مثلاً: عُلَمَاءُ، اَنْبِيَاءُ، اَشْيَآءُ، شُرَكَآءُ :

فائدہ:

اگر کسی غیر منصرف اسم کے شروع میں لام تعریف (اَل) آجائے یا وہ مضاف واقع ہو تو اس کی جری حالت میں کسرہ آئے گا۔ مثلاً: مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، عَنِ الْمَضَاجِعِ، لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ، وَالْعَامِلِيْنَ.

فعل (Verb)

فعل کے معنی کام کے ہیں۔ گرامر کی رُو سے فعل اُس کلمے کو کہتے ہیں جو اکیلا ہی اپنا مفہوم و معنیٰ بتائے اور اُس میں کسی نہ کسی زمانے کا مفہوم بھی پایا جائے۔ جیسے:

حَفِظْتُ......(میں نے یاد کیا) کَتَبَ ......(اُس نے لکھا) سَأُسَافِرُ......(میں سفر کروں گا)

مذکورہ تمام کلمات فعل ہیں کیوں کہ وہ (کام کے کرنے اور ہونے کے حوالے سے) اپنے معانی خوب واضح کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ زمانے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ عربی میں افعال کی چار قسمیں ہیں:

ماضی	مضارع	امر	نہی
گزرا ہوا	حال یا مستقبل	حکم یا التجا	منع کرنا یا نہ کرنے کی التجا

عربی افعال کی مکمل طور پر پہچان کے لیے تو بہت سے قواعد اور مشق کی ضرورت ہے، جو ابھی ابتدائی طور پر ممکن نہیں۔ البتہ اس کی بہت سی علامات ہیں، اُن میں سے چند لفظی علامات بتائی جاتی ہیں، ان سے آپ کو قرآنِ مجید، احادیث مبارکہ اور عام عربی بول چال میں بہت سے افعال کی پہچان ہونے لگ جائے گی۔

فعل کی علامتیں

① ...... قَدْ (تحقیق یقیناً/ بلاشبہ) جس کسی لفظ سے پہلے آئے وہ لازماً فعل ہوگا، جیسے قَدْ فَهِمْتُ الدَّرْسَ (یقیناً میں نے درس/سبق سمجھ لیا) اس مثال میں فَهِمْتُ فعل ہے۔

② ...... لَمْ (نہیں) جس لفظ سے پہلے آئے وہ بھی فعل ہوگا۔ جیسے:

لَمْ يَسْرِقْ شَيْئًا (اُس نے کچھ نہیں چرایا)......

اس مثال میں يَسْرِقْ فعل ہے۔

③ ...... لَنْ (ہرگز نہیں) یہ کلمہ جس کسی لفظ سے پہلے آئے گا وہ بھی فعل ہوگا۔ مثلاً:

لَنْ يَّنْصُرَ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ (اللہ ظالموں کی ہرگز مدد نہیں کرے گا۔)

اس مثال میں يَنْصُرَ فعل ہے۔

④ ...... تا ساکن (جزم والی تا رْتْ) جس لفظ کے آخر میں ہوگی وہ بھی فعل ہی ہوگا۔ جیسے:

جَآءَتْ فَاطِمَةُ (فاطمہ آئی)......فَهِمَتْ خَوْلَةُ الدَّرْسَ (خولہ نے سبق سمجھ لیا)۔

پہلی مثال میں جَآءَتْ اور دوسری میں فَهِمَتْ فعل ہیں۔

مشق

(۱)...... درج ذیل قرآنی قطعات کا اردو ترجمہ کریں، ان میں سے اسم اور فعل کی پہچان کریں نیز زمانوں کے لحاظ سے فعلوں کو پہچانیں!

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۔[البقرة ۲ : ۲۸٦]

....

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔[آل عمران ۳ : ۹۲]

....

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔[آل عمران ۳ : ۱٦٤]

....

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔[النور ۲٤ : ٤۰]

....

فعل ماضی

جس کلمے سے پتا چلے کہ کام گزشتہ زمانے میں ہو چکا ہے، اسے فعل ماضی کہتے ہیں، ضمیروں کی طرح عربی زبان میں فعل کے الفاظ (صیغے) بھی چودہ ہی ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

گردان فعل ماضی

گردان		صیغہ			قاعدہ
ف ع ل	فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب	کسی علامت اور اضافے کے بغیر (آخر میں فتحہ/زبر)
ف ع ل + ا	فَعَلَا	تثنیہ	مذکر	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں تثنیہ کا الف بڑھا دیا۔
فَ ع ل + وا	فَعَلُوا	جمع	مذکر	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں جمع کا واؤ بڑھا دیا۔
ف ع ل + تْ	فَعَلَتْ	واحد	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں تائے تانیث ساکنہ کا اضافہ کر دیا۔
ف ع ل + تَا	فَعَلَتَا	تثنیہ	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں " تَا " بڑھا دیا۔
ف ع ل + نَ	فَعَلْنَ	جمع	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "نَ" لگا دیا۔
ف ع ل + تَ	فَعَلْتَ	واحد	مذکر	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تَ" لگا دیا۔
ف ع ل + تُمَا	فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مذکر	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمَا" لگا دیا۔
ف ع ل + تُمْ	فَعَلْتُمْ	جمع	مذکر	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمْ" لگا دیا۔
ف ع ل + تِ	فَعَلْتِ	واحد	مؤنث	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تِ" لگا دیا۔
ف ع ل + تُمَا	فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مؤنث	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمَا" لگا دیا۔
ف ع ل + تُنَّ	فَعَلْتُنَّ	جمع	مؤنث	مخاطب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے " تُنَّ " لگا دیا۔
ف ع ل + تُ	فَعَلْتُ	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُ" لگا دیا۔
ف ع ل + نَا	فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	متکلم	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے " نَا" لگا دیا۔
					// // // // //

☆......عربی زبان کا فعل ماضی تین، چار، پانچ اور چھ حرفی ہو سکتا ہے، مثلاً: صَدَقَ ، عَمِلَ ، أَطْعَمَ ، عَلَّمَ اِجْتَهَدَ ، اِسْتَغْفَرَ

یہ تمام فعل ماضی ہیں، ان تمام صورتوں میں صیغے اور گردان ایک ہی طریقے پر بنیں گے، البتہ تین حرفی فعل ماضی کے درمیانے حرف پر حرکات بدلتی رہتی ہیں۔ زبر، زیر اور پیش میں سے کوئی بھی حرکت آ سکتی ہے۔

☆......فعل ماضی کو مثبت سے منفی بنانے کے لیے شروع میں [مَا] لگایا جاتا ہے، جیسے: ظَلَمَ (اُس نے ظلم کیا۔) سے مَا ظَلَمَ (اُس نے ظلم نہیں کیا۔)

مشق

1......درج ذیل کلمات سے مکمل گردانیں بنائیں!

سَمِعَ ، نَصَرَ ، ذَهَبَ ، شَرِبَ ، عَبَدَ ، فَرِحَ

2......نیچے دیے گئے قرآنی الفاظ کے صیغے تحریر کریں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

الفاظ	صیغہ	ترجمہ
خَلَقْتَ		
عَرَضْنَا		
تَرَكَ		
كَسَبْتُمْ		
رَضِيَ		
كَفَرَتْ		
قَتَلُوْا		
تَرَكْتُ		
رَكِبَا		
قَالَتَا		

فعل مضارع

مضارع وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں، جیسے: يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔) يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جانے گا۔)

فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے پہلے حرف کو ساکن کر کے شروع میں چار حروف (ي ، ت ، أ ، ن) میں سے کسی حرف کا حسبِ ضرورت اضافہ کر دیا جاتا ہے، ان حروف کو "علاماتِ مضارع" کہا جاتا ہے۔ ان کا مجموعہ أتين ہے۔

فعل مضارع کی گردان (Inflection)

يَفْعَلُ	يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	آخر میں کسی اضافے کے بغیر (آخری حرف پر پیش)
يَفْعَلَ + ان	يَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں "ان" کا اضافہ
يَفْعَلُ + وْنَ	يَفْعَلُوْنَ	جمع			واحد کے آخر میں "وْنَ" کا اضافہ
تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	واحد	مؤنث	غائب	واحد میں کسی اضافے کے بغیر (آخری حرف پر پیش)
تَفْعَلَ + ان	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں "ان" کا اضافہ
يَفْعَلْ + نَ	يَفْعَلْنَ	جمع			واحد کے آخر میں "نَ" کا اضافہ
تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	واحد	مذکر	مخاطب	آخر میں کسی اضافے کے بغیر (آخری حرف پر پیش)
تَفْعَلَ + ان	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں "ان" کا اضافہ
تَفْعَلُ + وْنَ	تَفْعَلُوْنَ	جمع			واحد کے آخر میں "وْنَ" کا اضافہ
تَفْعَلِ + يْنَ	تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث	مخاطب	واحد کے آخر میں "يْنَ" کا اضافہ
تَفْعَلَ + ان	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں "ان" کا اضافہ
تَفْعَلْ + نَ	تَفْعَلْنَ	جمع			واحد کے آخر میں "نَ" کا اضافہ
أَفْعَلُ	أَفْعَلُ	واحد	مذکر و	متکلم	آخر میں کسی اضافے کے بغیر (آخری حرف پر پیش)
نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	تثنیہ وجمع	مؤنث		آخر میں کسی اضافے کے بغیر (آخری حرف پر پیش)

قواعد

1: ماضی کی طرح فعل مضارع میں بھی علامت مضارع کے بعد دوسرے حرف تینوں حرکات (ضمہ، فتحہ، کسرہ) میں سے کوئی ایک حرکت ہوسکتی ہے: يَفْعَلُ ، يَفْعِلُ ، يَفْعُلُ

2: فعل مضارع کے بھی چودہ (14) صیغے ہوتے ہیں جن میں علاماتِ مضارع حسب ذیل طریقے سے آتی ہیں:

- ی : غائب کے چار صیغوں میں (3 مذکر غائب کے اور ایک جمع مؤنث غائب کا)
- ت : آٹھ صیغوں میں (دو مؤنث غائب کے اور چھ حاضر کے)
- أ : ایک ہی صیغے (واحد متکلم) میں
- ن : دو صیغوں (تثنیہ وجمع متکلم) میں

3: فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ (ـُ) آتا ہے۔

4: باقی نو صیغوں کے آخر میں نون آتا ہے جن میں سے جمع مؤنث غائب (يَفْعَلْنَ) اور جمع مؤنث حاضر (تَفْعَلْنَ) کے نون کو نونِ ضمیر اور باقی تمام کو نون اعرابی کہتے ہیں۔

5: فعل مضارِع کو مثبت سے منفی بنانے کے لیے شروع میں [لَا] لگایا جاتا ہے، مثلاً: يَفْعَلُ سے لَا يَفْعَلُ

مشق

1...... درج ذیل افعال کی گردانیں مکمل کریں!

يَعْلَمُ: ....

....

....

يَنْصُرُ: ....

....

....

يَصْبِرُ: ....

....

....

يَشْهَدُ: ....

....

....

يَشْكُرُ: ....

....

....

2......درج ذیل الفاظ کے صیغے بتائیں اور ترجمہ کریں!

الفاظ	صیغہ	ترجمہ
يَشْفَعُ		
تَعْجَبِينَ		
يَنْفَعُونَ		
تَحْزَنُونَ		
يَسْجُدَانِ		
لَا أَمْلِكُ		
نَعْبُدُ		
أَعْلَمُ		
يَسْرِقْنَ		

فعل مضارع کی اعرابی حالتیں

اس کی اصلی حالت رفعی ہے، جبکہ بعض حروف کے شروع میں آنے سے مضارع کی حالت نصبی یا جزمی ہو جاتی ہے۔

نواصب فعل مضارع

فعل مضارع کو درج ذیل حروف نصب دیتے ہیں:

۱۔ اَنْ (کہ): جیسے امرتُ ان اعبدَ الله

۲۔ لَنْ (ہرگز نہیں): یہ حرف فعل مضارع میں تاکیدی نفی کا مفہوم پیدا کرتا ہے، جیسے لن یّغفرَ الله لهم

۳۔ کَی (تاکہ): کسی سابقہ فعل کا سبب بیان کرتا ہے، جیسے فرجعنٰك الی امك کی تقرّ عینها ولاتحزنَ

۴۔ اِذَنْ (تب): کسی کام کا نتیجہ ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے، اذن لا یضِیعَنا الله

۵۔ حتّٰی (یہاں تک کہ): جیسے حتی یسمعَ کلام الله، لایؤمن احدکم حتی یحبَّ لاخیه ما یحب لنفسه

۶۔ لِ (کَی) (تاکہ): جیسے وما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلمَ

قواعد

(۱) جن پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان پر فتحہ آ جائے گا۔ (۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے ان کا نون حذف ہو جاتا ہے۔ (۳) جمع مؤنث میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

جوازم فعل مضارع

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف درج ذیل ہیں:

۱۔ لم (نہیں): یہ حرف عمومی نفی کا معنی دیتا ہے اور فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لم یلدْ و لم یولد

۲۔ لمّا (ابھی تک نہیں): یہ لفظ زمانہ گفتگو تک کی نفی کرتا ہے، جیسے لما یدخلِ الایمان فی قلوبکم

۳۔ لِ: لام امر (چاہیے کہ): اس لام کو لام امر بھی کہتے ہیں، جیسے فلینظرِ الانسان الی طعامه

۴۔ لا (نہی) (نہیں): فعل مضارع میں کسی کام سے روکنے کا مفہوم پیدا کرتا ہے، جیسے لاتحزنْ، لاتشرك بالله

۵۔ حروف شرط: اِنْ (اگر)، ما (جو/غیر عاقل کے لیے)، مَن (جو/عاقل کے لیے)، اینما (): یہ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، خواہ وہ جواب شرط میں ہی کیوں نہ استعمال ہوا ہو، جیسے ان تعذبْهم فانهم عبادك، ان تُنعمْ تنعمْ علی شاکرٍ، وما تفعلوا من خیر یعلمْه الله، فمن یعملْ مثقالَ ذرة خیرا یره، اینما تکونوا یدرکْکم الموت

فعل امر

(Imperative Verb)

فعل امر، مضارع سے بنتا ہے۔ غائب کے صیغوں سے فعل امر غائب اور حاضر کے صیغوں سے فعل امر حاضر۔ غائب کے صیغوں کے شروع میں "لامِ امر" کا اضافہ کیا جاتا ہے البتہ فعل امر حاضر کا قاعدہ اس سے مختلف ہے جس کا ذکر سطورِ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

فعل امر حاضر بنانے کا قاعدہ

۱: فعل امر حاضر مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے۔

۲: علامتِ مضارع حذف کر کے واحد مذکر کے آخر میں جزم دی جاتی ہے۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔

۳: علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(ا):...... اگر عینِ کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ پر بھی ضمہ آئے گا۔ مثلاً: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَعْبُدُ سے اُعْبُدْ۔

(ب):...... عین کلمہ اگر مضموم نہ ہو تو ہمزہ پر کسرہ آئے گا۔ مثلاً: تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔

(ج):...... باب اِفعال کے فعل امر میں ہمزہ پر فتحہ آئے گا۔ مثلاً: تُحْسِنُ سے اَحْسِنْ۔ تُبْلِغُ سے اَبْلِغْ۔

۴: جن صیغوں میں نون اعرابی ہو، وہ حذف ہو جائے گا۔

فعل امر غائب اور فعل امر حاضر کی علیحدہ علیحدہ گردانیں ملاحظہ کیجیے:

جنس/عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لِيَنْصُرْ	لِيَنْصُرَا	لِيَنْصُرُوْا
مؤنث	لِتَنْصُرْ	لِتَنْصُرَا	لِيَنْصُرْنَ

فعل امر حاضر

اِعْلَمْ	جان لے تُو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِعْلَمَا	جان لو تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
اِعْلَمُوا	جان لو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
اِعْلَمِيْ	جان لے تُو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
اِعْلَمَا	جان لو تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
اِعْلَمْنَ	جان لو تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

مثالیں:......انصر ، احفظ ، اکتب ، اطلب ، اسمع ، اخرج ، اشرب ، افتح ، اعرف ، امنع

فائدہ:

ا: باب اِفعال کے فعل امر کا ہمزہ ''ہمزۃ القطع'' کہلاتا ہے جب کہ بقیہ تمام افعال کا ہمزہ ''ہمزۃ الوصل'' کہلاتا ہے۔ ہمزہ القطع ہر صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ مگر ہمزۃ الوصل پچھلے کلمے سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں پڑھنے میں نہیں آتا (Silent ہو جاتا ہے۔) مثلاً: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الحجر : ٩٤)

۲: باب تَفْعِيْلٌ ، مُفَاعَلَةٌ ، تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ سے فعل امر بناتے ہوئے ہمزہ کا اضافہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد پہلا حرف ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً

تُبَلِّغْ سے بَلِّغْ ...... تُجَاهِدُ سے جَاهِدْ ...... تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ ...... تَتَجَاوَزُ سے تَجَاوَزْ

مشق

ا: کلمات ذیل سے فعل امر غائب بنائیں اور گردان مکمل کریں!

يَضْرِبُ ، يَشْرَبُ ، يَتَوَكَّلُ ، يَعْبُدُ

....

۲: درج ذیل کلمات سے فعل امر حاضر بنائیں اور گردان مکمل کریں!

تَسْتَغْفِرُ ، تَعْلَمُ ، تَجْتَنِبُ ، تَجْتَنِبُ ، تُسَبِّحُ

....

فعل نہی

(Imperative Nagative Verb)

جس فعل سے کسی کام کی ممانعت معلوم ہو یعنی اس میں کام سے روکنے کا حکم پایا جائے یا نہ کرنے کی التجا پائی جائے اُسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً: لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار!) لَا يَظْلِمْ (وہ ظلم نہ کرے!)

قواعد

فعل امر کی طرح فعل نہی بھی فعل مضارع سے ہی بنتا ہے، فعل مضارع کے شروع میں لائے نہی (لَا) کا اضافہ کردیا جاتا ہے، جس سے فعل مضارع میں چند تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

فعل نہی غائب اور فعل نہی حاضر کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں!

جنس/عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لَا يَظْلِمْ	لَا يَظْلِمَا	لَا يَظْلِمُوْا
مؤنث	لَا تَظْلِمْ	لَا تَظْلِمَا	لَا يَظْلِمْنَ

فعل نہی حاضر:

لَا تَكْذِبْ	مت جھوٹ بول تُو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَا تَكْذِبَا	مت جھوٹ بولو تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَا تَكْذِبُوْا	مت جھوٹ بولو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَا تَكْذِبِي	مت جھوٹ بول تُو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَا تَكْذِبَا	مت جھوٹ بولو تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَا تَكْذِبْنَ	مت جھوٹ بولو تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

مثالیں:...... لاتنصر، لاتحفظ، لاتكتب، لاتطلب، لاتسمع، لاتخرج، لاتشرب، لاتفتح، لاتمنع

مشق

درج ذیل کلمات سے فعل نہی کی گردانیں مکمل کریں!

فعل نہی غائب: لَا يَسْرِقْ، لَا يَكْذِبْ، لَا يَسْخَرْ

....

فعل نہی حاضر: لَا تَقْرَبْ، لَا تَحْزَنْ، لَا تَسْتَعْجِلْ

....

....

ابواب اور ان کی خصوصیات

کسی بھی فعل کا مادہ (root) کم از کم تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جسے ثلاثی کہتے ہیں، جس کی دو اقسام ہیں؛ ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ۔

* اگر کسی فعل ماضی کے پہلے صیغے میں صرف تین حرف ہوں تو ایسے فعل کو ثلاثی مجرد کہتے ہیں، مثلاً خرج بروزن فعَل۔ یہاں 'خ' کو فا کلمہ، 'ر' کو عین کلمہ اور 'ج' کو لام کلمہ کہا جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے چھ گروپ (باب) ہیں، ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت سے باب متعین ہوتا ہے۔

۱۔ فعَل یفعِل جیسے ضرب یضرب

۲۔ فعَل یفعُل جیسے نصر ینصر

۳۔ فعِل یفعَل جیسے سمع یسمع

۴۔ فعَل یفعَل جیسے فتح یفتح

۵۔ فعِل یفعِل جیسے حسب یحسب

۶۔ فعُل یفعُل جیسے کرم یکرم۔

اگر پہلے صیغے میں تین حروف سے کوئی زائد حرف آ جائے تو ایسے فعل کو ثلاثی مزید فیہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً نزل سے انزل، صرف سے انصرف، قطع سے قطّع، غفر سے استغفر وغیرہ۔ کسی میں ایک، کسی میں دو اور کسی میں تین حروف کا اضافہ ہوتا ہے، ایک حرف کے اضافے سے تین، دو حرف کے اضافے سے پانچ اور تین حروف کے اضافے سے چار ابواب بنتے ہیں، یہ کل بارہ ابواب ہیں۔ یہ ابواب اپنے لغوی معنیٰ سے زائد معنی بھی دیتے ہیں، اس زائد معنیٰ کو خاصہ کہا جاتا ہے، ذیل میں ان ابواب کی چند اہم خصوصیات بھی ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ ایک حرف کے اضافے سے بننے والے ابواب

(ا) اِفعال: لبِس سے البس، خرج سے اخرج

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

تعدیہ یعنی متعدی بنانا جیسے شرِب (پیا) سے اشرب (پلایا)

تصییر یعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا جیسے قفل سے اقفلتُ الباب (میں نے دروازے کو قفل والا بنا دیا)

صیرورت کسی چیز کا صاحب ماخذ بننا جیسے قفر (ویرانہ) سے اقفر البلد (شہر ویران ہو گیا)

بلوغ یعنی ماخذ میں پہنچنا جیسے اصبح عالم (عالم صبح کے وقت آیا)

سلب یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دُور کرنا جیسے شکی زاهد فاشکیته (زاہد نے شکایت کی تو میں نے اس کی شکایت دُور کردی)

وجدان یعنی کسی کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا جیسے ابخلتُ رجلا (میں نے آدمی کو بخیل پایا)۔

نوٹ:...... ماخذ سے مراد وہ اسم ہے جس سے فعل بنایا جائے جیسے شراك سے اشركتُ

(۲) تفعیل: نزل سے نزّل، بلغ سے بلّغ

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

تعدیہ جیسے نزل (اترا) سے نزّل (اتارا)

تکثیر و مبالغہ جیسے قتل سے قتّل (بہت بری طرح قتل کیا)

تدریج یعنی فعل کو تدریج کے ساتھ وقوع میں لانا جیسے نزّل (بتدریج اتارا)

قصر یعنی مرکب کلمہ یا جملہ کو مختصر کرنا جیسے کبّر (اس نے اللہ اکبر کہا)

بلوغ جیسے خیّم طفل (بچہ خیمے میں آیا)

(۳) مفاعله: دفع سے دافع، قتل سے قاتل

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

اشتراک یعنی کسی کام میں ایک سے زیادہ افراد یا گروہوں کا اس طرح شرکت کرنا کہ ان میں ہر دو فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی، جیسے خاصم طالب کاتبا (طالب علم اور کاتب نے باہم لڑائی کی)۔

موافقتِ مجرد یعنی ثلاثی مجرد کے معنی میں آنا جیسے سافر علیّ (علی نے سفر کیا)، یہاں سافر سفَر کے معنی میں ہے۔

(ب) دو حرف کے اضافے سے بننے والے ابواب

(۱) انفعال: کسر سے انکسر، قلب سے انقلب

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

لزوم یعنی فعل لازم کے طور پر استعمال ہونا جیسے فتَح (کھولنا) سے انفتح (کھلنا)

ابتداء یعنی مجرد کے معنی سے مختلف معنی میں استعمال ہونا جیسے طلق (جدا کرنا) سے انطلق (وہ چلا گیا)

(۲) افتعال: رفع سے ارتفع، نشر سے انتشر

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

اتّخاذ: یعنی کسی چیز کو ماخذ بنالینا یا ماخذ میں لینا جیسے جحر سے اجتحر الفأر (چوہے نے بل بنالیا)

تصرف یعنی تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا جیسے اکتسب العلم (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)

مطاوعت فعّل یعنی باب تفعیل کے فعل کے بعد اس غرض کے لیے آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے، جیسے حمّلتُه فاحتمل (میں نے اس پر بوجھ لادا تو اس نے بوجھ اٹھالیا۔)

(۳) افعلال: حمِر سے احمرّ، سوِد سے اسودّ

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے جیسے احمرّ (وہ سرخ ہوا)، احولّ (وہ بھینگا ہوا)

(۴) تفاعل: رحم سے تراحم، نزع سے تنازع

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

اشتراک یعنی کسی کام میں ایک سے زیادہ افراد یا گروہوں کا اس طرح شرکت کرنا کہ ان میں ہر دو لفظاً فاعل بھی ہوں (بذریعہ عطف مرفوع ہوں) اور مفعول بھی، جیسے تخاصم طالب و کاتب (طالب علم اور کاتب نے باہم لڑائی کی)

تخییل یعنی دوسرے کو دھوکہ دینے کے لیے ظاہر کرنا کہ اسے ماخذ کا حصول ہوا ہے جیسے تمارض طالب (طالب علم نے دکھاوے کے لیے اپنے آپ کو بیمار بنایا۔)

ابتداء جیسے تبارك (وہ بابرکت ہوا) جبکہ اس کا مجرد برَكَ (اونٹ بیٹھنا) ہے۔

(۵) تفعّل: علم سے تعلّم، نزل سے تنزل

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

تکلف یعنی ماخذ میں تکلف کا اظہار کرنا جیسے تشجّع الرجل (آدمی بہ تکلف بہادر بنا)

تجنّب یعنی ماخذ سے بچنا، جیسے تأثم (وہ گناہ سے بچا)

صیرورت جیسے تموّل الطفل (بچہ مالدار بن گیا)

تدریج جیسے تجرع الشارب (پینے والے نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔)

ابتداء جیسے تکلم (اس نے کلام کیا)، مجرد میں کلَم سے مراد زخمی کرنا ہے۔

(ج) تین حروف کے اضافے سے بننے والے ابواب

(۱) استفعال: خرج سے استخرج، نصر سے استنصر

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

طلب ماخذ جیسے استغفر (اس نے مغفرت طلب کی)

حسبان یعنی کسی کو ماخذ سے متصف گمان کرنا جیسے حسن سے استحسنتُه (میں نے اسے اچھا سمجھا)

وجدان یعنی ماخذ سے متصف پانا جیسے استکرمتُه (میں نے اسے عزت والا پایا۔)

اتخاذ جیسے استوطن انجلترا (اس نے برطانیہ کو وطن بنالیا۔)

قصر جیسے استرجع (اس نے انا للہ و انا الیہ رٰجعون پڑھا۔)

(۲) افعیعال: ملُح سے املولح، خشُن سے اخشوشن

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔

مبالغہ اس کی ایک اہم خصوصیت ہے جیسے اعشوشبت الارض (زمین بہت گھاس والی ہوگئی۔)

(۳) افعوّال: جیسے جلذ سے اجلوّذ (تیز تیز چلنا)، خرط سے اخروط (لکڑی تراشنا)

یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔

اس کی اہم خصوصیت مبالغہ ہے جیسے اجلوّذ (بہت تیز چلنا)

(۴) افعیلال: جیسے دھِم سے ادھامّ (بہت سیاہ رنگ کا ہونا)، دھِس سے ادھاسّ (پودے اور زمین وغیرہ کا سیاہی مائل ہونا)

یہ باب بھی اکثر لازم آتا ہے۔ اس میں بھی مبالغہ پایا جاتا ہے جیسے ادھامّ کے معنی سے ظاہر ہو رہا ہے۔

رباعی کے ابواب

اگر کسی فعل کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہو تو اسے رباعی کہتے ہیں، اس کے چار ابواب ہیں، ان میں سے ایک رباعی مجرد جبکہ تین رباعی مزید فیہ کے ابواب ہیں:

(۱) فعلَلَة (رباعی مجرد): جیسے دحرج، زلزل، وسوس

اس باب کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

قصر جیسے بسمَل (بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا)

الباس ماخذ جیسے برقعتہ (میں نے اسے برقع پہنایا۔)

مطاوعت خود جیسے غطرش اللیل بصرہ فغطرش (رات نے اس کی نگاہ کو پوشیدہ کیا تو وہ پوشیدہ ہوگئی۔)

(۲) تفعلُل: جیسے دحرج سے تدحرج

اس باب کی اہم خصوصیت مطاوعت فعلل ہے، جیسے دحرجتہ فتدحرج (میں نے اسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔)

(۳) افعنلال: جیسے احرنجم (جمع ہونا)

(۴) افعلّال: جیسے اقشعرّ

ملحق بہ رباعی

ثلاثی مجرد میں اگر حرف یا حروف کے اضافے سے وہ رباعی کے کسی باب کا ہم وزن ہو جائے اور اس ثلاثی مزید فیہ کے مصدر کا وزن بھی ہم وزن رباعی کے وزن پر ہو تو اسے باب ملحق بہ رباعی کہا جاتا ہے۔ ملحق بہ رباعی کے کل سولہ ابواب ہیں۔ ان میں سے سات باب فعللۃ، سات تفعلل اور دو افعنلال سے ملحق ہیں۔

ہفت اقسام

اسماء وافعال اپنے حروفِ اصلی کے اعتبار سے سات اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں، جنھیں ہفت اقسام کہا جاتا ہے، یہ ہفت اس شعر میں جمع ہیں ۔

صحیح است و مَثال است و مُضاعف   لفیفُ ناقصُ مهموزُ اجوف

(۱) صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ علّت (وای)، ہمزہ اور دو ہم جنس حروف نہ ہوں، جیسے نصر، بعثر، رجل وغیرہ۔

(۲) مَثال: وہ کلمہ ہے جس میں 'ف' کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے وعَد، وزَن وغیرہ۔ اسے معتلّ الفاء بھی کہتے ہیں۔

(۳) اجوف: وہ کلمہ ہے جس میں 'ع' کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے قال، باع، لیل، ثور وغیرہ۔ اسے معتلّ العین بھی کہتے ہیں۔

(۴) ناقص: وہ کلمہ ہے جس میں 'ل' کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے رضی، خشی، رمی، دلو وغیرہ۔ اسے معتلّ العین بھی کہتے ہیں۔

(۵) لفیف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حرفِ علت ہوں، لفیف دو قسم کا ہوتا ہے؛ اگر دو حرف علت جدا جدا ہوں تو اسے لفیف مفروق کہتے ہیں، اس میں عین کلمہ حرف صحیح ہوتا ہے، جیسے وقٰی، وفٰی، وحی وغیرہ۔

البتہ اگر دو حرف علت متصل ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں، اس میں صرف فاء کلمہ یا صرف لام کلمہ حرف صحیح ہوتا ہے، جیسے طوٰی، یوم وغیرہ۔

(٦) مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو، مہموز تین قسم کا ہوتا ہے؛

اگر 'ف' کلمہ کی جگہ پر ہمزہ ہو تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں، جیسے أمر، أکل، ابل وغیرہ

اگر 'ع' کلمہ کی جگہ پر ہمزہ ہو تو اسے مہموز العین کہتے ہیں، جیسے سأل، رأس، فأس وغیرہ

اور اگر 'ل' کلمہ کی جگہ پر ہمزہ ہو تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں، جیسے قرأ، برأ وغیرہ

(۷) مضاعف: وہ کلمہ جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں مضاعف کہلاتا ہیں، مضاعف دو قسم کا ہوتا ہے؛

اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو اسے مضاعف ثلاثی کہتے ہیں، جیسے مدّ، شدّ، ردّ، حُبّ وغیرہ

اور اگر فاء اور لام اول اور عین اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو اسے مضاعف رباعی کہتے ہیں، جیسے زلزلة، قلقلة وغیرہ

نوٹ: بعض کلمات مخلوط ہوتے ہیں، ہفت اقسام کی ایک سے زیادہ اقسام ایک ہی کلمہ میں جمع ہو جاتی ہیں، جیسے اوبُ مہموز ہے اور اجوف بھی۔ اسی طرح اید ہے۔

حرف

عربی زبان میں حرف ''کنارے'' کو کہتے ہیں۔ یہاں قواعدِ گرامر میں حرف سے مراد وہ کلمہ ہے جو اکیلا کوئی معنیٰ نہ دیتا ہو۔ بلکہ اپنا مطلب بتانے کے لیے کسی اسم یا فعل کا محتاج ہو۔ جیسے: تک، طرف، پر، میں، نہیں، ہاں، ساتھ، اور۔

عربی زبان میں حروف کی بہت سی قسمیں ہیں۔

☆......بعض اسم کے ساتھ آتے ہیں۔

☆......بعض فعل کے ساتھ آتے ہیں۔

☆......بعض دونوں کے ساتھ۔

ذیل میں چند حروف بہ طور مثال دیے جا رہے ہیں انہیں ترجے سمیت اچھی طرح یاد کر لیں۔

حروف	معانی	حروف	معانی	حروف	معانی	حروف	معانی
وَ	اور/قسم سے	لَا	نہیں/مت			أَ	کیا؟
بِ	ساتھ	فَ	پس	إِنَّ	بے شک	إِنْ	اگر
أَنْ	یہ کہ	لِ	کے لیے/واسطے	لَوْ	اگر	عَنْ	سے/کے متعلق
فِيْ	میں	نَعَمْ	جی ہاں	مِنْ	سے	ثُمَّ	پھر
عَلٰى	پر	إِلٰى	طرف/تک	إِلَّا	مگر/سوا	كَ......	مانند/کی طرح
قَدْ	تحقیق، یقیناً، بے شک	لَمْ	نہیں	لَمَّا	جب/ابھی تک نہیں	إِنَّمَا	بس/صرف/اس کے سوا نہیں
لَعَلَّ	شاید/تا کہ/امید ہے	أَنَّ	کہ بے شک	لٰكِنَّ	لیکن	حَتّٰى	حتی کہ/یہاں تک کہ

مشق

1......درج ذیل فقروں کو خود تحریر کریں اور سامنے خالی جگہ پر ان کا ترجمہ تحریر کریں۔

لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ....

بِاللّٰهِ ....

بِالْغَيْبِ ....

مِنَ الشَّيْطٰنِ ....

مِنَ الظُّلُمٰتِ ....

اِنَّ الَّذِيْنَ ....

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ....

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ....

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ....

2 ......درج ذیل عربی فقروں کا ترجمہ کریں اور ان میں سے اسم، فعل، حرف کی شناخت کریں!

❀ ...... اِسْمِيْ مَكْتُوْبٌ عَلَى الْكِتَابِ ....

....

....

❀ ...... حَفِظْتُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ ....

....

❀ ...... ذَهَبَ أَبِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ ....

....

❀ ...... ءَ أَنْتَ مُدَرِّسٌ ؟ ....

....

....

جُمَلٌ شَائِعَةٌ مَشْهُوْرَةٌ

Commonly used famous sentences

عام طور پر استعمال ہونے والے مشہور جملے

اِسرَعْ اِلَيَّ	میرے پاس جلدی آؤ۔
لستُ اَستَغني عنه	اس کے بغیر میرا کام نہیں چل سکتا۔
انا مَشغول جدا بِفرضي	میں اپنے کام میں مصروف ہوں۔
علي ايِّ شيء تُفَتِّشُ	آپ کیا ڈھونڈتے ہیں؟
كَثُرَ المصروف	خرچ زیادہ ہو گیا۔
انا مُتَاَسِّف عليه	مجھے اس پر افسوس ہے۔
اَنَا راضٍ عنكَ	میں تم سے خوش ہوں۔
هو ساخِط منك	وہ تم سے ناراض ہے۔
هذا لايَلِيق لِشاْنِكم	یہ کام آپ کے لائق نہیں ہے۔
هذا لايَصلُحُ اِلَّا لَكَ	یہ آپ ہی کے لیے مناسب ہے۔
ليس لي به علم	مجھے اس کا علم نہیں۔
ان سلوكَه غيرُ جيد	اس کا چال چلن اچھا نہیں۔
يجِبُ ان تُعَامِلَه بِالرقّة	اس کے ساتھ نرمی سے معاملہ کیجیے۔
هذا ما كنا نَبغِي	ہم یہی چاہتے تھے۔
اني اُحسِنُ الظن بكم	میں آپ کے ساتھ نیک گمان رکھتا ہوں۔
اتقوا مَوَاضِعَ التُّهَم	تہمت کی جگہ سے بچو۔
يليتني كنتُ معهم	کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا۔
لقد سرَّني رُؤيتُكم	میں آپ کی ملاقات سے خوش ہوا ہوں۔
ارجو ان تعفُوَ عني	مجھے امید ہے کہ آپ مجھے معاف کر دیں گے۔
أنت مُخطِي و انا مُصِيب	آپ غلطی پر ہیں اور میں راستی پر ہوں۔

دَعْني وَحدی	مجھے اکیلا چھوڑ دیجیے۔
دعني و شأني	مجھے میرے حال پر رہنے دیجیے۔
لا اظنُّ انك تَفُوزُ به	میرا نہیں خیال کہ تم اس میں کامیاب ہو۔
لايُهِمُّني ذٰلك	مجھے اس کا کچھ غم نہیں۔
هذا لايَتعَلَّقُ بی	یہ میرے متعلق نہیں۔
ليس هذا شُغلی	یہ میرا کام نہیں۔
هذا لايَصلح لشيء	یہ کسی کام کی نہیں۔
الاحسنُ ان تَرُدَّه	بہتر یہ ہے کہ اسے واپس کردو۔
عَلَیَّ به	اسے میرے پاس لاؤ۔
هذا عارٌ عَلَيك	یہ بڑے شرم کی بات ہے۔
بِكَم اشتريتَ هذا الكتاب	یہ کتاب آپ نے کتنے کی خریدی ہے؟
بِمِأتَين رُوبية	دوسو روپے میں۔
هذا وعد غيرُمَكذُوب	یہ جھوٹا وعدہ نہیں۔
لاتُخجِلني بين ايدِی الناس	لوگوں کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کیجیے۔
ليس هذا جيد	یہ اچھا نہیں ہے۔
من ایِّ دکّان جئتَ به	آپ یہ کس دکان سے لائے ہیں؟
حَمِّمِ الِادَام لِئَلَّايَتَسَنَّه	سالن گرم کر لیجیے تاکہ خراب نہ ہو۔
مِن فضلِك اَصلِح كلامی	براہِ کرم میرے کلام کی تصحیح کر دیجیے۔
الاتَنتَهِی عن صَنِيعِك؟	آپ اپنی حرکت سے باز نہیں آتے؟
الاتقبَل امری؟	کیا آپ میرا حکم نہیں مانتے؟
اَرِني ما جِئتَ به	جو آپ لائے ہیں مجھے دکھایئے۔
قلتُ لك عَشَرَ مرّات	میں نے تجھے دس دفعہ کہا ہے۔
ما علينا الا البلاغ	ہمارا کام تو تمھیں آگاہ کر دینا ہے۔
و الخِيارُ فی يدك	باقی تمھیں اختیار ہے۔

لایمکِنُ ذلك ابدا	یہ کبھی ممکن نہیں۔
ما احْلٰی کَلامُه	اس کا کیسا شیریں کلام ہے۔
حضرتُ فی خِدمتِکم	مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔
اِجتَنِبُوا سوءَ الظن	بدگمانی سے پرہیز کرو۔
ایاك و سوءَ الادب	بے ادبی سے گریز کرو۔
مُحسنُ الادب سَعِید و مُسِیْءُ الادبِ شَقِیّ	با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب
علیکم بالجِدّ و الاجتِهاد و المقصودُ اَمَامَکم	محنت کیے جاؤ، منزلِ مقصود آپ کے سامنے ہے۔
الاصدِقاء کلُّهم بالسَّلامة	سب دوست خیریت سے ہیں۔
عجَّلَ الله تعالی شفاءَ ه	اللہ تعالیٰ اسے جلد شفا عطا کرے۔
اِجتهِدُوا علی قَدْرِ الهِمَم	اپنی ہمت کے مطابق محنت کرو۔
لاتقفُ ما لیس لكَ به عِلم	جس چیز کا آپ کو علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑیں۔
الیوم اعمَلْ ما شئتَ لاتَدری مایَحدُثُ غدًا	جو کرنا ہے آج کر لیں، معلوم نہیں کل کیا ہو۔
قَیِّدْ ذٰلك لِکیلاتَنْسٰی	اسے نوٹ کر لیجیے کہ کہیں بھول نہ جائیں۔
لِمَ فَتَحْتَ صَنْدُوقِی بِغَیرِ اِذْنِی؟	آپ نے میرا صندوق (باکس) میرے اجازت کے بغیر کیوں کھولا؟
الیومَ عندی شُغل مهم	آج مجھے ضروری کام ہے۔
عندی اشغالٌ کثیرة و لستُ فارغا فی وقت	مجھے بہت کام ہیں، کسی وقت بھی فرصت نہیں۔
لاتُحادثوا فی المسجد	مسجد میں باتیں مت کریں۔
صادَفَنی فی اثناءِ الطریق	وہ مجھے راستے میں اتفاقاً مل گیا۔
متٰی جئت؟	آپ کب آئے ہیں؟
خجِلتُ مِنك ولا ادرِی ما اَقول	میں آپ سے شرمندہ ہوں اور کچھ نہیں سمجھتا کہ کیا کہوں۔
صَبِّرْ نفسَكَ عندَ کلِ مُصیبة	ہر مصیبت کے وقت اپنے آپ کو صبر دلاؤ۔
لاتفهَمُ کلامَكَ و لاتَفْقَه کلامی	آپ میری بات نہیں سمجھتے اور نہ مَیں آپ کی بات سمجھتا ہوں۔
هذا کُلّه لكَ	یہ سب کچھ آپ کا ہے۔
اِسمَعْ قِصّتِی ثم اصْنَعْ ما شئت	میرا حال سن لو، پھر جو چاہو کرو۔

ضاقتْ عليهم الارضُ بِمَا رَحُبَت	زمین باوجود کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی۔
ذَكِّرْنِي ،أُخبِرُكَ عنِ الكتابِ،ان شاء الله	مجھے یاد کروانا میں ،ان شاء اللہ، آپ کو کتاب کے بارے میں بتاؤں گا۔
ما احوَجَنِي الى ذلك	مجھے اس کی بہت ضرورت ہے۔
اِنْصَرِفْ	چلے جایئے۔
لستُ حاملا مَعِي فُلُوسا	مَیں اپنے ساتھ پیسے نہیں لایا۔
مالِي اَرَاكَ سَاكتا؟	کیا بات ہے کہ میں آپ کو خاموش دیکھتا ہوں؟
قد اصَبتُم ما عَمِلتم	تم نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا ہے۔
انْ اَحْسَنْتُم احسنتم لانفسِكُم وان اسأتم فلها	اگر تم اچھا کرو گے تو اپنے لیے۔ برا کرو گے تو اپنے لیے۔
انْ اَحْبَبْتَ فَنَذهَب الَى السُّوقِ الاردى	آپ کا ارادہ ہو تو اردو بازار چلیں۔
خيرُ الناسِ مَن يَنفعُ الناس	بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔
كنتُ أُصلّي في المسجد	میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔
صِفْ لَنَا صَاحِبَكم هذا	اپنے اس ہمراہی کا تعارف کرایے۔
لايعرِفُ قَدْرَك	وہ آپ کا مقام و مرتبہ نہیں پہچانتا۔
كُلْ ماشْتَهَيْتَ مِن السَّمَكِ و الدَّجَاجَة	مچھلی اور مرغی میں سے جس چیز کو آپ کا دل چاہے تناول کیجیے۔
لاتجْهَر بِالصَّوت	زیادہ بلند آواز سے نہ بولو۔
ليستْ قِرَائَتُك جَيِّدة	آپ اچھا نہیں پڑھتے۔
اِجْلِس مُسْتَرِيحا	آرام سے بیٹھیں۔
اَتَسمَحُ لِي؟	کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں؟
اياكَ و الجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقات	راستوں میں نہ بیٹھو۔
ليس احد يَجتَرِي ان يَّتَكلَّم بين يَدَيه	کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ اس کے سامنے بات کرے۔
كيفَ صِحَّتُك؟	آپ کا مزاج کیسا ہے؟
اني في غايَةِ مايكونُ مِنَ الِانْشِرَاح	مَیں نہایت ہی خوش ہوں؟
سعيد بِرُؤيَتِك	آپ کی ملاقات سے بہت خوشی ہوئی۔
أستَاذِنُ حَضرَتكم	مَیں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جُمَلٌ شَائِعَةٌ

I know	میں جانتا ہوں	أَنَا أَعْرِفُ
I don't know	میں نہیں جانتا	أَنَا لَا أَعْرِفُ
I don't know till now	مجھے اب تک معلوم نہیں ہے	أَنَا لَا أَعْرِفُ حَتَّى الآنَ
I understand it	میں سمجھتا ہوں	أَنَا أُدْرِكُ
I understand you	میں آپ کی بات سمجھتا ہوں	أَنَا أَفْهَمُكَ
I love you	میں آپ سے محبت کرتا ہوں	أَنَا أُحِبُّكَ
I want to pay	میں ادائیگی کرنا چاہتا ہوں	إِنِّي أَرْغَبُ فِي الدَّفْعِ
I want something like this	میں اس جیسی کوئی چیز چاہتا ہوں	أُرِيْدُ شَيْئاً كَهٰذَا
I am sorry to disturb you	مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو پریشان کیا	أَنَا آسِفٌ لِإِزْعَاجِكَ
I am in a hurry	میں جلدی میں ہوں	أَنَا مُسْتَعْجِلٌ
I am lucky	میں خوش نصیب ہوں	أَنَا سَعِيْدٌ
I am happy	میں خوش ہوں	أَنَا فَرِحٌ
I am sick	میں بیمار ہوں	أَنَا مَرِيْضٌ
I am hungry	مجھے بھوک لگی ہے۔	أَنَا جَائِعٌ
I am angry	میں غصے میں ہوں	أَنَا غَاضِبٌ
I am thirsty	میں پیاسا ہوں	أَنَا عَطْشَانٌ
I am sleepy (drowsy)	مجھے نیند آ رہی ہے	أَنَا نَعْسَانٌ
I am tired	میں تھکا ہوا ہوں	أَنَا تَعْبَانٌ
I am busy	میں مصروف ہوں	أَنَا مَشْغُوْلٌ
I am lost	میں بھٹک گیا ہوں	أَنَا تَائِهٌ
I am late	مجھے دیر ہو گئی ہے	أَنَا مُتَأَخِّرٌ
I should go	مجھے جانا چاہیے	يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ
Leave me alone	مجھے تنہا چھوڑ دو	دَعْنِي لِوَحْدِي
Let us go	آؤ چلیں	دَعْنَا نَذْهَبُ

It's still early	ابھی تو سویرا ہے	لَا يَزَالُ الْوَقْتُ بَاكِراً
It's not my mistake	یہ میری غلطی نہیں ہے	إِنَّهُ لَيْسَ خَطَئِي
It is an imprtant matter	یہ اہم بات ہے	إِنَّهُ أَمْرٌ مُهِمٌّ
It's an accidental occurrence	یہ ناگہانی بات ہے۔	إِنَّهُ أَمْرٌ طَارِئٌ
This is all what I have	میرے پاس یہی سب کچھ ہے	هٰذَا كُلُّ الَّذِي مَعِي
This is what I want.	میں یہی چاہتا ہوں	هٰذَا مَا أُرِيْدُهُ فِعْلاً
They missed the train	ان کی ٹرین چھوٹ گئی ہے۔	لَقَدْ فَاتَهُمُ الْقِطَارُ
I thank you	میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں	أَشْكُرُكَ
Please	براہ کرم	مِنْ فَضْلِكَ
I apologize	معذرت چاہتا ہوں	أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ
Good/ Okay	ٹھیک ہے	طَيِّبٌ
Well/ All right	بہتر ہے	حَسَناً
You are welcome	خوش آمدید	أَهْلًا بِكَ
I am sorry	مجھے افسوس ہے	آسِفٌ
Perhaps	شاید	رُبَّمَا
I beg your pardon	معافی چاہتا ہوں	أَسْتَمِيْحُكَ عُذْراً
I hope so	مجھے اس کی امید ہے	آمَلُ ذٰلِكَ
Of course/ No doubt	بیشک	بِالطَّبْعِ
Definitely	یقیناً	بِالتَّاكِيدِ
Immediately	ابھی اسی وقت	حَالاً
As usual	حسب معمول	كَالْمُعْتَادِ
Generally	عموماً	عَلَى الْعُمُوْمِ
At least	کم از کم	عَلَى الْأَقَلِّ
Absolutely not, not at all	بالکل نہیں	إِطْلَاقاً
For some time	کچھ عرصے کے لیے	لِفَتْرَةٍ مَا

Any way , in any case	بہر حال ۔ بہر طور	فِي أَيِّ حَالٍ
Just a minute	بس ایک منٹ	دَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ
A little (rarely)	تھوڑا سا	قَلِيلًا
If necessary	اگر ضروری ہوا	إِذَا كَانَ ضَرُورِيًّا
Not so fast	اتنی جلدی نہیں	لَيْسَ بِهٰذِهِ السُّرْعَةِ
Not since a long time	زیادہ عرصہ نہیں ہوا	لَيْسَ مِنْ زَمَنٍ
Side by side	دور	بَعِيدٌ
More and more	پہلو بہ پہلو	جَنْبًا إِلَى جَنْبٍ
No one else	زیادہ سے زیادہ	أَكْثَرَ فَأَكْثَرَ
This and that	اور کوئی نہیں	مَا مِنْ أَحَدٍ آخَرَ
Very bad	یہ اور وہ	هٰذَا وَ ذَاكَ
(Extremely bad)	بہت ہی برا	سَيِّءٌ لِلْغَايَةِ
At last (finally)	آخر کار	أَخِيرًا
On his way	اپنے راستے میں	فِي طَرِيقِهِ
On his way from	واپسی میں	فِي طَرِيقِ الْعَوْدَةِ
For each other	ایک دوسرے کے لیے	لِبَعْضِهِمُ الْبَعْضِ
Per person	فی کس	لِلشَّخْصِ الْوَاحِدِ
To let	کرائے کے لیے	لِلْإِيجَارِ
For sale	برائے فروخت	لِلْبَيْعِ
No problem	کوئی پریشانی کی بات نہیں	لَا مُشْكِلَةَ
In fashion	مروّجہ اسٹائل	الطِّرَازُ السَّائِدُ
How surprising is this?	کتنا تعجب خیز ہے!	كَمْ هٰذَا مُدْهِشٌ!
Take notice	خبردار رہو	إِنْتَبِهْ
Beware	محتاط رہو	إِحْذَرْ
Don't forget	مت بھولو	لَا تَنْسَى

Do good	اچھا کام کرو	عْمَلْ مَعْرُوْفًا
Sit down, please	تشریف رکھیے	تَفَضَّلْ بِالْجُلُوْسِ
Help me	میری مدد کیجیے	سَاعِدْنِي
Wait for me	میرا انتظار کیجیے	اِنْتَظِرْنِي
Hurry up	جلدی کیجیے	أَسْرِعْ
Follow me	میرے پیچھے آیئے	اِتْبَعْنِي
Guide me	میرے آگے چلئے (راستہ بتایئے)	تَقَدَّمْنِي
Come in	اندر آجاؤ	أُدْخُلْ
Go ! / proceed !	چلے جاؤ	اِرْحَلْ
Give me	مجھے دو	أَعْطِنِي
Talk to me	مجھ سے بات کرو	حَدِّثْنِي
Show me	مجھے دکھاؤ	أَرِنِي
This will be fine	اچھا رہے گا	سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ
What	کیا	مَاذَا
When	کب	مَتَى
Where	کہاں	أَيْنَ
Who	کون	مَنْ
Why	کیوں	لِمَاذَا
Which	کون سا	أَيٌّ
How	کیسے	كَيْفَ
How much (How many)	کتنا	كَمْ
What is this?	یہ کیا ہے؟	مَاهٰذَا؟

الاوقات (Times)

Night	رات	اَللَّيْلُ
Morning	صبح	اَلصَّبَاحُ
Evening	شام	اَلْمَسَاءُ
Midday	آدھا دن	نِصْفُ النَّهَارِ
Midnight	آدھی رات	نِصْفُ اللَّيْلِ
Day before yesterday	پرسوں (گذشتہ)	أَوَّلُ أَمْسِ
Day after tomorrow	پرسوں (آئندہ)	بَعْدَ غَدٍ
Century	صدی	قَرْنٌ
Every day	ہر روز	كُلَّ يَوْمٍ
Every week	ہر ہفتہ	كُلَّ أُسْبُوْعٍ
Every month	ہر مہینہ	كُلَّ شَهْرٍ
Every year	ہر سال	كُلَّ سَنَةٍ
Daily	روزانہ	يَوْمِيٌّ
Weekly	ہفتہ وار	أُسْبُوْعِيٌّ
Monthly	ماہانہ	شَهْرِيٌّ
Yearly	سالانہ	سَنَوِيٌّ
Bimonthly	پندرہ روزہ	نِصْفُ شَهْرِيٍّ
Half- Yearly	ششماہی	نِصْفُ سَنَوِيٍّ

أَيَّامُ الأُسْبُوْعِ ہفتہ کے دن Days of the Week

Monday	پیر	يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
Tuesday	منگل	يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ
Wednesday	بدھ	يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ
Thursday	جمعرات	يَوْمُ الْخَمِيْسِ
Friday	جمعہ	يَوْمُ الْجُمُعَةِ
Saturday	سنیچر، بار	يَوْمُ السَّبْتِ
Sunday	اتوار	يَوْمُ الأَحَدِ
On Monday	پیر کے روز	فِيْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ
On Tuesday	منگل کے روز	فِيْ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ
On Wednesday	بدھ کے روز	فِيْ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ
On Thursday	جمعرات کے روز	فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ
On Friday	جمعہ کے روز	فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
On Saturday	ہفتہ کے روز	فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ
On Sunday	اتوار کے روز	فِيْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ
In the morning	صبح کو	فِيْ الصَّبَاحِ
During the day	دن میں	خِلَالَ الْيَوْمِ
Afternoon	دوپہر بعد	بَعْدَ الظُّهْرِ
In the evening	شام کو	فِيْ الْمَسَاءِ
At night	رات کو	فِيْ اللَّيْلِ
Yesterday	کل (گزشتہ)	بِالْأَمْسِ
Today	آج	اَلْيَوْمَ
Tomorrow	کل (آئندہ)	غَدًا
Two days ago	دو دن ہوئے	مُنْذُ يَوْمَيْنِ

After three days	تین دن کے بعد	بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
Last week	گزشتہ ہفتہ	فِي الْأُسْبُوعِ الْمَاضِي
Next week	آئندہ ہفتہ	فِي الْأُسْبُوعِ الْقَادِمِ
In the current year	رواں سال میں	فِي السَّنَةِ الْحَالِيَّةِ
Last year	گزشتہ سال	فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَّةِ
Next year	آئندہ سال	فِي السَّنَةِ الْقَادِمَةِ
Day	دن	يَوْمٌ
Holiday	چھٹی کا دن	يَوْمُ إِجَازَةٍ
Working day	کام کا دن	يَوْمُ عَمَلٍ
Birthday	یوم پیدائش	عِيْدُ مِيْلَادٍ
Hour	گھنٹہ	سَاعَةٌ

أشهُرُ السَّنَةِ سال کے مہینے Months of the Year

January	جنوری	يَنَاير (كَانُون الثَّانِي)
February	فروری	فَبْرَايِر (شُبَاط)
March	مارچ	مَارِس
April	اپریل	أَبْرِيل (نَيْسَان)
May	مئی	مَايُو (أيَار)
June	جون	يُونْيُو (حَزِيْرَان)
July	جولائی	يُوْلِيُو (تَمُوْز)
August	اگست	أغُسْطُس (آب)
September	ستمبر	سِبْتِمْبر (أيْلُوْل)
October	اکتوبر	أكْتُوبَر (تِشْرِيْن الأوَّل)
November	نومبر	نُوْفَمْبَر (تِشْرِيْن الثَّانِي)
December	دسمبر	دِيْسَمْبَر (كَانُون الأوَّل)

اَلإشَارَاتُ وَالتَّحْذِيرَاتُ علامات اور نوٹس Signs and Notices

Caution! Beware!	ہوشیار، خبردار	اِحتَرِسْ ، إحْذَرْ
Beware of the dog!	کتے سے ہوشیار	اِحتَرِسْ مِنَ الْكَلْبِ
Push	دھکا دیجیے	اِدْفَعْ
Information/ Enquiry	انکوائری	اِسْتِعْلَامَاتٌ
Private	پرائیویٹ	خَاصٌّ
To the right	دائیں جانب	إلَى الْيَمِينِ
To the left	بائیں جانب	إلَى الْيَسَارِ
Road is closed	راستہ بند ہے۔	اَلشَّارِعُ مُغْلَقٌ
Danger	خطرہ	خَطَرٌ
Mortal danger	موت کا خطرہ	خَطَرُ الْمَوْتِ
Exit	باہر (آنے کا راستہ)	خُرُوْجٌ
Entrance	اندر (جانے کا راستہ)	دُخُولٌ
Pedestrians only	پیدل چلنے والوں کے لیے	لِلْمُشَاةِ
Wrong way	غلط راستہ	طَرِيقٌ خَطَأٌ
Closed for repair work	مرمت کی وجہ سے بند ہے۔	مُغْلَقٌ لِلتَّحْسِيْنِ
Admission free	داخلہ مفت ہے۔	اَلدُّخُولُ مَجَّانًا
Please ring the bell	براہ کرم گھنٹی بجائیے	دُقَّ الْجَرَسَ مِنْ فَضْلِكَ
Gentlemen	مرد	رِجَالٌ
Ladies	عورتیں	سَيِّدَاتٌ
For rent / To let	کرائے کے لیے	لِلْإِيْجَارِ
Sold out	فروخت شدہ	مُبَاعٌ
Keep away from the grass	گھاس سے الگ چلیے	إنْتَبِهْ لِلْحَشِيْشِ
Keep silence	خاموش رہیے۔	هُدُوْءٌ

Press	دبایئے	اُضْغُطْ
This water is not good for drinking	یہ پانی پینے کے قابل نہیں ہے	هٰذَا الْمَاءُ غَيْرُ صَالِحٍ لِلشُّرْبِ
This is a prohibitted area	یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔	هٰذِهٖ مِنْطَقَةٌ مَحْظُوْرَةٌ
No smoking	سگریٹ نوشی منع ہے۔	مَمْنُوْعُ التَّدْخِيْنِ
Go to the right	دائیں چلیے	اِتَّجِهْ لِلْيَمِيْنِ
Go to the left	بائیں چلیے	اِتَّجِهْ لِلْيَسَارِ
Road is open	راستہ کھلا ہے	اَلطَّرِيْقُ مَفْتُوْحٌ
Road is closed	راستہ بند ہے۔	اَلطَّرِيْقُ مُغْلَقٌ
No photographs	فوٹو لینا منع ہے۔	مَمْنُوْعُ التَّصْوِيْرِ
Don't touch	چھونا منع ہے۔	مَمْنُوْعُ اللَّمْسِ
No crossing	گزرنا منع ہے۔	مَمْنُوْعُ الْمُرُوْرِ
Military area	فوجی علاقہ	مِنْطَقَةٌ عَسْكَرِيَّةٌ

حُكُومَاتٌ وَإِدَارَاتٌ

حکومتیں اور شعبے Governments and Departments

Empire	سلطنت	إِمْبَرَاطُورِيَّةٌ
Kingdom	مملکت	مَمْلَكَةٌ
Imperialism	بادشاہت	مُلُوكِيَّةٌ
Republic	جمہوریت	جُمْهُورِيَّةٌ
Democracy	جمہوریت	دِيمُقْرَطِيَّةٌ
Emperor	شہنشاہ	إِمْبَرَاطُورٌ
King	بادشاہ	مَلِكٌ
President	صدر	رَئِيسٌ
High Commissioner.	ہائی کمشنر	مَنْدُوبٌ سَامٍ
High Commission	ہائی کمیشن	مَنْدُوبِيَّةٌ سَامِيَةٌ
Colony	کالونی	مُسْتَعْمَرَةٌ
Decree, ordinance	فرمان/حکم	مَرْسُومٌ
Parliament	پارلیمنٹ	بَرْلَمَانٌ
Council of ministers	کابینہ	مَجْلِسُ الْوُزَرَاءِ
Prime minister	وزیر اعظم	رَئِيسُ الْوُزَرَاءِ
Ministry of Interior	وزارتِ داخلہ	وِزَارَةُ الدَّاخِلِيَّةِ
Ministry of Health	وزارت صحت	وِزَارَةُ الصِّحَّةِ
Ministry of Finance	وزارت خزانہ	وِزَارَةُ الْمَالِيَّةِ
Ministry of Education	وزارت تعلیم	وِزَارَةُ التَّرْبِيَةِ
Ministry of Defence	وزارت دفاع	وِزَارَةُ الدِّفَاعِ

Ministry of Economy	وزارتِ اقتصاد	وِزَارَةُ الَاقْتِصَادِ
Ministry of Public Works	وزارت امور عامہ/پبلک ورکس منسٹری	وِزَارَةُ الْأَشْغَالِ الْعَامَّةِ
Ministry of Food Supply	وزارت سپلائی، وزارتِ ترسیلات	وِزَارَةُ التَّمْوِيْنِ
Ministry of Justice	وزارت انصاف	وِزَارَةُ الْعَدْلِ
Ministry of Social Affairs	وزارت برائے سماجی امور	وِزَارَةُ الشُّؤُوْنِ الَاجْتِمَاعِيَّةِ
Police Station	پولیس اسٹیشن	مَرْكَزُ الشُّرْطَةِ
Intelligence	محکمہ سراغرسانی	جِهَازُ الْمُخَابَرَاتِ
Mayor	مئر	رَئِيْسُ الْبَلَدِيَّةِ
Public Security	تحفظ عامہ/پبلک سیکورٹی	اَلْأَمْنُ الْعَامُّ

Numbers گنتی اَلْأَعْدَادُ

Zero	صفر	صِفْرٌ
One	ایک	وَاحِدٌ
Two	دو	إِثْنَان
Three	تین	ثَلَاثَةٌ
Four	چار	أَرْبَعَةٌ
Five	پانچ	خَمْسَةٌ
Six	چھ	سِتَّةٌ
Seven	سات	سَبْعَةٌ
Eight	آٹھ	ثَمَانِيَةٌ
Nine	نو	تِسْعَةٌ
Ten	دس	عَشَرَةٌ
Eleven	گیارہ	أَحَدَ عَشَرَ
Twelve	بارہ	إِثْنَا عَشَرَ
Thirteen	تیرہ	ثَلَاثَةَ عَشَرَ
Fourteen	چودہ	أَرْبَعَةَ عَشَرَ
Fifteen	پندرہ	خَمْسَةَ عَشَرَ
Sixteen	سولہ	سِتَّةَ عَشَرَ
Seventeen	سترہ	سَبْعَةَ عَشَرَ
Eighteen	اٹھارہ	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ
Nineteen	انیس	تِسْعَةَ عَشَرَ
Twenty	بیس	عِشْرُوْن
Twenty one	اکیس	وَاحِدٌ وَ عِشْرُوْنَ
Twenty two	بائیس	إِثْنَان وَ عِشْرُوْنَ

Twenty three	تیئس	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ
Twenty four	چوبیس	أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ
Twenty five	پچیس	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ
Twenty six	چھبیس	سِتَّةٌ وَ عِشْرُوْنَ
Twenty Seven	ستائیس	سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ
Twenty eight	اٹھائیس	ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُوْنَ
Twenty nine	انتیس	تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ
Thirty	تیس	ثَلَاثُوْنَ
Forty	چالیس	أَرْبَعُوْنَ
Fifty	پچاس	خَمْسُوْنَ
Sixty	ساٹھ	سِتُّوْنَ
Seventy	ستر	سَبْعُوْنَ
Eighty	اسی	ثَمَانُوْنَ
Ninety	نوے	تِسْعُوْنَ
Hundred	سو	مِائَةٌ
Hundred and ten	ایک سو دس	مِائَةٌ وَ عَشَرَةٌ
Hundred and twenty	ایک سو بیس	مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ
Hundred and thirty	ایک سو تیس	مِائَةٌ وَ ثَلَاثُوْنَ
Hundred and forty	ایک سو چالیس	مِائَةٌ وَ أَرْبَعُوْنَ
Hundred and fifty	ایک سو پچاس	مِائَةٌ وَ خَمْسُوْنَ
Hundred and sixty	ایک سو ساٹھ	مِائَةٌ وَ سِتُّوْنَ
Hundred and seventy	ایک سو ستر	مِائَةٌ وَ سَبْعُوْنَ
Hundred and eighty	ایک سو اسی	مِائَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ
Hundred and Ninety	ایک سو نوے	مِائَةٌ وَ تِسْعُوْنَ
Two hundred	دو سو	مِائَتَان

Three hundred	تین سو	ثَلاَثُمِائَةٍ
Four hundred	چار سو	أَرْبَعُمائَةٍ
Five hundred	پانچ سو	خَمْسُمِائَةٍ
Six hundred	چھ سو	سِتُّمِائَةٍ
Seven hundred	سات سو	سَبْعُمِائَةٍ
Eight hundred	آٹھ سو	ثَمانُمِائَةٍ
Nine hundred	نو سو	تِسْعُمِائَةٍ
One thousand	ایک ہزار	اَلْفٌ
One thousand and one hundred	ایک ہزار ایک سو	اَلْفٌ وَمِائَةٌ
Five thousand	پانچ ہزار	خَمْسَةُ آلاَفٍ
Ten thousand	دس ہزار	عَشَرَةُ آلاَفٍ
Hundred thousand	ایک لاکھ	مِائَةُ اَلْفٍ
One million	دس لاکھ	مَلْيُوْنٌ
First	پہلا	اَلْأَوَّلُ
Second	دوسرا	اَلثَّانِي
Third	تیسرا	اَلثَّالِثُ
Fourth	چوتھا	اَلرَّابِعُ
Fifth	پانچواں	اَلْخَامِسُ
Sixth	چھٹا	اَلسَّادِسُ
Seventh	ساتواں	اَلسَّابِعُ
Eighth	آٹھواں	اَلثَّامِنُ
Ninth	نواں	اَلتَّاسِعُ
Nineteenth	انیسواں	اَلتَّاسِعُ عَشَرَ
Twentieth	بیسواں	اَلْعِشْرُوْنَ
Thirtieth	تیسواں	اَلثَّلاَثُوْنَ

Fortieth	چالیسواں	اَلْأَرْبَعُوْنَ
Fiftieth	پچاسواں	اَلْخَمْسُوْنَ
Seventieth	سترواں	اَلسَّبْعُوْنَ
Eightieth	اسی واں	اَلثَّمَانُوْنَ
Ninetieth	نوے واں	اَلتِّسْعُوْنَ
Hundredth	سواں	اَلْمِائَةُ
Thousandth	ہزارواں	اَلْأَلْفُ
Once	ایک مرتبہ	مَرَّةً
Twice	دو مرتبہ	مَرَّتَيْنِ
Thrice	تین مرتبہ	ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
Four times	چار مرتبہ	أَرْبَعَ مَرَّاتٍ
Ten times	دس مرتبہ	عَشْرَ مَرَّاتٍ
Hundred times	سو مرتبہ	مِائَةَ مَرَّةٍ
Double	ڈبل/دو گنا	مُضَاعَفٌ
Threefold	تین گنا	ثَلَاثَةُ أَضْعَافٍ
Fourfold	چار گنا	أَرْبَعَةُ أَضْعَافٍ
Fivefold	پانچ گنا	خَمْسَةُ أَضْعَافٍ
Tenfold	دس گنا	عَشَرَةُ أَضْعَافٍ
Hundredfold	سو گنا	مِائَةُ ضِعْفٍ

اَلْأَلْوَانُ رنگ Colours

Fade colour	پھیکا / کچا رنگ	لَوْنٌ بَاهِتٌ
Fast colour	پکا رنگ	لَوْنٌ ثَابِتٌ
Dark colour	گہرا رنگ	لَوْنٌ غَامِقٌ
White	سفید	أَبْيَضُ
Black	کالا	أَسْوَدُ
Blue	نیلا	أَزْرَقُ
Red	لال	أَحْمَرُ
Green	ہرا	أَخْضَرُ
Brown colour	بادامی/سانولا	أَسْمَرُ
Violet	بنفشی	بَنَفْسَجِيٌّ
Rosy	گلابی	وَرْدِيٌّ
Yellow	پیلا	أَصْفَرُ
Gray	بھورا/خاکی	رَمَادِيٌّ
Crimson	گلابی	قِرْمِزِيٌّ
Purple	ارغوانی	أُرْجُوَانِيٌّ
Golden	سنہرا	ذَهَبِيٌّ
Orange	نارنجی	بُرْتُقَالِيٌّ

The World دنیا اَلْعَالَمُ

Earth	زمین	اَلْأَرْضُ
Sun	سورج	اَلشَّمْسُ
Moon	چاند	اَلْقَمَرُ
Stars	ستارے	اَلنُّجُوْمُ
Sunrise	طلوع آفتاب	شُرُوْقُ الشَّمْسِ
Sunset	غروب آفتاب	غُرُوْبُ الشَّمْسِ
Moonlight	چاندنی	ضَوْءُ الْقَمَرِ
Mountain	پہاڑ	جَبَلٌ
Hill	پہاڑی	تَلَّةٌ
Summit	چوٹی	قِمَّةٌ
Peak	پہاڑ کی چوٹی	قِمَّةُ الْجَبَلِ
Valley	وادی	وَادِيٌ
Plain	میدان	سَهْلٌ
Coast	ساحل	سَاحِلٌ
Seashore	ساحل	شَاطِئٌ
Lightning	بجلی	بَرْقٌ
Corniche	ساحل	كُوْرنِيْش
Peninsula	جزیرہ نما	شِبْهُ جَزِيْرَةٍ
Continent	براعظم	اَلْقَارَّةُ
Subcontinent	برصغیر	شِبْهُ الْقَارَّةِ
Sea	سمندر	بَحْرٌ

Ocean	بحراعظم	مُحِيطٌ
Waves	لہریں	أَمْوَاجٌ
Sand	ریت	رَمْلٌ
Rocks	چٹانیں	صُخُورٌ
Island	جزیرہ	جَزِيْرَةٌ
Desert	صحراء	صَحْرَاءٌ
Stone	پتھر	حِجَارَةٌ
Water	پانی	مَاءٌ
Dust	گرد	غُبَارٌ
Air	ہوا	هَوَاءٌ
Hurricane	آندھی،طوفان	زَوْبَعَةٌ
Cyclone	طوفان	عَاصِفَةٌ
Rain	بارش	مَطَرٌ
Clouds	بادل	غُيُومٌ
Thunder	گرج	رَعْدٌ

قصص النّبيين (الجزء الاول)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

المقدمة

ابن أخي (محمد بن عبدالعلي الحسني) العزيز!

أراك حريصاً على القصص والحكايات، وكذلك كل طفل في سنك. تسمع هذه القصص بكل رغبة، وتقرأها بكل رغبة، ولكنّي أتأسّف لأني لا أرى في يدك إلا حكايات السّنانير والكلاب والأسد والذئاب والقِردة والذِباب، وعلينا العُهدة في ذلك، فذلك هو الذي تجده مطبوعاً۔

وقد بدأتَ تتعلم اللغة العربية لأنها لغة القرآن والرسول ولغة الدين، ولك رغبة غريبة في درسها، ولكنّي أخجل انك لا تجد مايوافق سِنّك من القصص العربية، إلا قصص الحيوانات والأساطير والخرافات۔

فرأيت أن أكتب لك ولأمثالك أبناء المسلين قصص الأنبياء والمرسلين (عليهم صلاة الله وسلامه) بأسلوب سهل يوافق سنك و ذوقك، ففعلت۔ و هذا هو الكتاب الأوّل من (قصص النبين للأطفال) أُهديه إليك۔

وقد حاكيت فيه أسلوب الأطفال وطبيعتهم، فلجأت إلى تكرار الكلمات والجمل وسهولة الألفاظ و بسط القصة۔

وأرجو أن يكون هذا الكتاب الصغير أول كتاب يقرأه الأطفال في اللغة العربية و يدرسونه في مدارسهم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

میرے پیارے بھتیجے! میں تمھیں اور تمھارے ہم عمر بچوں کو قصوں کہانیوں کا دلدادہ دیکھتا ہوں۔ تم یہ قصے شوق سے سنتے ہو، اور رغبت سے پڑھتے ہو۔ مگر افسوس کہ تمھارے ہاتھ میں بلیوں، کتوں، شیروں، بھیڑیوں، بندروں اور ریچھوں کی کہانیاں دیکھتا ہوں۔ انہی کا ہمارے ہاں رواج بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم یہی چیزیں مطبوعہ صورت میں دیکھتے ہو۔

اور تم نے عربی زبان سیکھنی شروع کی ہے۔ کیونکہ یہ قرآن، رسول اور دین کی زبان ہے۔ اور اس کے پڑھنے کا تمھیں بے حد شوق ہے لیکن افسوس کا مقام ہے تمھیں اپنی عمر کے لحاظ سے عربی کہانیاں سوائے جانوروں، من گھڑت قصوں، افسانوں اور خرافات کے نہیں ملیں گی۔ میں نے سوچا کہ تمھاری اور تمھارے جیسے مسلمان بچوں کے لیے انبیاء و رسل علیھم الصلوۃ والسلام کے قصے آسان پیرائے میں لکھوں جو تمھاری عمر اور ذوق کے مطابق ہوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ بچوں کے لیے انبیاء کے واقعات کی یہ پہلی کتاب ہے جو میں بطور تحفہ تمھیں دے رہا ہوں۔ میں نے اس کتاب میں بچوں کی نفسیات اور مزاج کا لحاظ رکھا ہے۔ پس میں نے جملوں اور کلموں کے تکرار، اور آسان الفاظ اور واقعہ کے پھیلاؤ کو پیش نظر رکھا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹی سی کتاب عربی پڑھنے والے بچوں کے لیے پہلی کتاب ہو گی، جسے وہ اپنے سکولوں میں پڑھیں گے۔ اللہ نے چاہا تو میں جلدی ہی تمھیں انبیاء کے قصوں

وسأتحفك إن شاء الله بقصص للأنبياء، ممتعة شائقة، واضحة سهلة، خفيفة جميلة، ثم لا يكون فيها شيء من الكذب۔أقرّ الله بك يا محمد عين أبويك و عمّك وعين الإسلام، وأعاد بك بركات آبائك على هذا البيت وعلى المسلمين ......

علی الحسنی

کا اور تحفہ بھی دوں گا، جو عمدہ، دلچسپ، واضح، آسان، ہلکا پھلکا اور خوبصورت ہوگا۔ اور اس میں جھوٹ کا کوئی عمل دخل نہ ہوگا۔

محمد! اللہ آپ کی وجہ سے آپ کے والدین، چچا اور دین اسلام کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔ اور آپ کی وجہ سے اس گھر اور مسلمانوں پر آپ کے آباء واجداد کی برکتیں لوٹا دے (آمین)

(علی الحسنی)

بسم الله الرحمن الرحيم

من كسر الأصنام؟

١۔ بائع الأصنام

قَبْلَ أَيَّامٍ كَثِيْرَةٍ۔ كَثِيْرَةٍ جِدًّا۔
كَانَ فِي قَرْيَةٍ رَجُلٌ مَشْهُوْرٌ جِدًّا۔
وَ كَانَ اسْمُ هٰذَا الرَّجُلِ آزَرَ۔
وَ كَانَ آزَرُ يَبِيْعُ الْأَصْنَامَ۔
وَ كَانَ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ بَيْتٌ كَبِيْرٌ جِدًّا۔ وَ كَانَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ أَصْنَامٌ، أَصْنَامٌ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَ كَانَ النَّاسُ يَسْجُدُوْنَ لِهٰذِهِ الْأَصْنَامِ۔
وَ كَانَ آزَرُ يَسْجُدُ لِهٰذِهِ الْأَصْنَامِ
وَ كَانَ آزَرُ يَعْبُدُ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ

٢۔ ولد آزر

وَ كَانَ آزَرُ لَهُ وَلَدٌ رَشِيْدٌ، رَشِيْدٌ جِدًّا
وَ كَانَ اسْمُ هٰذَا الْوَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ۔
وَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَرَى النَّاسَ يَسْجُدُوْنَ لِلْأَصْنَامِ
وَ يَرَى النَّاسَ يَعْبُدُوْنَ الْأَصْنَامَ وَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْرِفُ أَنَّ الْأَصْنَامَ حِجَارَةٌ ۔ وَ كَانَ يَعْرِفُ أَنَّ الْأَصْنَامَ لَا تَتَكَلَّمُ وَلَا تَسْمَعُ ۔ وَ كَانَ يَعْرِفُ أَنَّ الْأَصْنَامَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ۔ وَ كَانَ يَرَى أَنَّ الذُّبَابَ يَجْلِسُ عَلَى الْأَصْنَامِ فَلَا تَدْفَعُ۔ وَكَانَ يَرَى الْفَأْرَ يَأْكُلُ

In the Name of Allah, The Kind, The Merciful

WHO BROKE THE IDOLS?

1. Idol Merchant

Long, long ago, in a village, there lived a very famous man, Azar by name. His profession was to carve idols and sell them.

In that village there was a big house in which the idols were kept. The people of the village worshipped the idols and bowed their heads in adoration before them. Azar, too, did the same. He, also, was worshipper of idols.

2. Azar's Son

Azar had a son who was a very pious and intelligent boy. His name was Ibrahim. When he saw people bowing down before the idols and worshipping them it seemed to him to be very strange. He knew that the idols were mere stones which could neither speak nor hear nor do any harm or good to anyone. He saw that flies sat on them and they could not even drive them away. The mice ate the food which was offered to them and they could do nothing about it "Why are

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بت کس نے توڑے؟

١۔ بت فروش

بہت پہلے کی بات ہے۔ بہت ہی پہلے کی۔ ایک بستی میں ایک بہت مشہور و معروف آدمی رہتا تھا۔ اس آدمی کا نام آزر تھا۔ آزر بت بیچا کرتا تھا۔ اور اس بستی میں ایک بہت بڑا گھر تھا۔ اور اس گھر میں بہت بت تھے۔ لوگ ان بتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ آزر بھی ان بتوں کو سجدہ کرتا تھا۔ اور ان بتوں کی پوجا بھی۔

٢۔ آزر کا بیٹا

آزر کا ایک بہت ہی شریف اور ہونہار بیٹا تھا۔ اس بیٹے کا نام ابراہیم تھا۔ ابراہیم لوگوں کو دیکھتے تھے کہ وہ بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ان بتوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ اور ابراہیم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ بت صرف پتھر ہیں یہ بت نہ بولتے ہیں نہ سنتے ہیں۔ ابراہیم یہ بھی جانتے تھے کہ یہ بت نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ فائدہ۔ وہ دیکھتے تھے کہ مکھی بتوں پر بیٹھ جاتی تو اسے اڑا نہیں سکتے۔ وہ دیکھتے تھے کہ چوہا بتوں کا کھانا کھا جاتا ہے، وہ اسے روک نہیں سکتے۔ ابراہیم اپنے دل میں سوچتے کہ لوگ

طَعَامَ الْأَصْنَامِ فَلَا تَمْنَعُ ۔ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ فِي نَفْسِهِ لِمَاذَا يَسْجُدُ النَّاسُ لِلْأَصْنَامِ؟

such powerless things, mere stones as they are, worshipped?" Ibrahim wondered. "Why do people bow their heads before them and make petitions to them?"

بتوں کو کیوں سجدہ کرتے ہیں؟ اور ابراہیم اپنے آپ سے سوال کرتے کہ لوگ بتوں سے کیوں مانگتے ہیں؟

٣- نَصِيحَةُ إِبْرَاهِيمَ

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ لِوَالِدِهِ:

يَا أَبِي ، لِمَاذَا تَعْبُدُ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ؟

وَيَا أَبِي لِمَاذَا تَسْجُدُ لِهٰذِهِ الْأَصنَامِ؟

وَيَا أَبِي لِمَاذَا تَسْأَلُ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ؟

إِنَّ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ لَا تَتَكَلَّمُ وَلَا تَسْمَعُ!

وَإِنَّ هذه الْأَصْنَامَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ!

وَلِأَيِّ شَيْءٍ تَضَعُ لَهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ؟

وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ يَا أَبِي لَا تَأْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ!

وَكَانَ آزَرُ يَغْضَبُ وَلَا يَفْهَمُ۔

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَنْصَحُ لِقَوْمِهِ،

وَكَانَ النَّاسُ يَغْضَبُونَ وَلَا يَفْهَمُونَ۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَنَا أَكْسِرُ الْأَصْنَامَ إِذَا ذَهَبَ النَّاسُ، وَحِينَئِذٍ يَفْهَمُ النَّاسُ۔

3. Ibrahim's Advice

Ibrahim often used to enquire from his father, "O my father, why do you worship these idols? Why do you bow your hread and prostrate yourself before them? Why do you supplicate to them? Is it not a fact that they do neither speak nor hear nor can they eat or drink or do any harm or good to anybody? Why do you then offer them food and drink? Why do you take them as your gods?" It made Azar very angry to hear his son talk like that. Ibrahim's words did not touch his mind or heart. He scolded him and sent him away. Ibrahim then tried to reason with the other people of his community, but they too got angry and did not understand his talk or take his advice. Ibrahim flow made up his mind to give a practical lesson to them by breaking up the idols in their absence and thus making them realize how powerless they Were, "Then they will understand, he said to himself.

(۳) ابراہیم کی نصیحت

ابراہیم اپنے والد سے کہا کرتے تھے۔ ابا جان! آپ ان بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟ ابا جان! آپ ان بتوں کو کیوں سجدہ کرتے ہیں؟ ابا جان! آپ ان بتوں سے کیوں مانگتے ہیں؟ بلاشبہ یہ بت نہ بولتے ہیں نہ سنتے ہیں۔ یہ بت نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ فائدہ! آپ ان کے لیے کھانا اور پانی کیوں رکھتے ہیں؟ ابا جان! یہ بت نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ آزر ناراض تو ہو جاتا تھا مگر سمجھتا نہیں تھا۔ ابراہیم اپنی قوم کو بھی نصیحت فرماتے تھے، لوگ ناراض ہو جاتے تھے اور سمجھتے نہیں تھے۔ ابراہیم نے فرمایا: یہ لوگ جب چلے جائیں گے تو میں ان بتوں کو توڑ دوں گا۔ تب ان لوگوں کو سمجھ آئے گی۔

٤- إِبْرَاهِيمُ يُكَسِّرُ الْأَصْنَامَ

وَجَاءَ يَوْمُ عِيدٍ فَفَرِحَ النَّاسُ۔

وَخَرَجَ النَّاسُ لِلْعِيدِ وَ خَرَجَ الْأَطْفَالُ وَخَرَجَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ لِإِبْرَاهِيمَ: أَلَا تَخْرُجُ مَعَنَا؟

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: أَنَا سَقِيمٌ!

وَ ذَهَبَ النَّاسُ وَبَقِيَ إِبْرَاهِيمُ فِي الْبَيْتِ۔ وَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الْأَصْنَامِ، وَقَالَ لِلْأَصْنَامِ: أَلَا تَتَكَلَّمُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟

هٰذَا طَعَامٌ وَ شَرَابٌ أَلَا تَأْكُلُونَ؟ أَلَا تَشْرَبُونَ؟

وَسَكَتَتِ الْأَصْنَامُ لِأَنَّهَا حِجَارَةٌ لَا تَنْطِقُ۔ قَالَ إِبْرَاهِيمُ:

((مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ))

وَسَكَتَتِ الْأَصْنَامُ وَمَا نَطَقَتْ۔ حِينَئِذٍ غَضِبَ إِبْرَاهِيمُ وَأَخَذَ الْفَأْسَ۔

وَضَرَبَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْنَامَ بِالْفَأْسِ وَكَسَّرَ الْأَصْنَامَ۔

وَتَرَكَ إِبْرَاهِيمُ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ وَعَلَّقَ الْفَأْسَ فِي عُنُقِهِ۔

4. The Idols are Broken

It was a festival day and the people were very happy. All the men with their children had *gone out to celebrate the* festival. As Ibrahim's father was about to leave he enquired from his son, "Are you not coming with us?' "I am not feeling well," Ibrahim replied. Thus he managed to stay back while everyone went out to enjoy himself. When he was left alone in the house, Ibrahim came up to idols and spoke to them thus, "How do you do? Here is food and drink; why do you not help yourselves? "The idols kept mum. Stones as they were, what reply could they give? 'What is the matter you that you speak not?" Ibrahim asked again. But again there was no reply.

Ibrahim now got excited. He took up an axe and began to hit the idols with it one by one till he broke all of them except the biggest idol which he spared on purpose. When his task was finished, Ibrahim hung the axe round the neck of that idol.

۴-ابراہیم بتوں کو توڑتے ہیں

اورعید (تہوار) کا دن آ گیا تو لوگ خوش ہوئے۔لوگ اور بچے عید کے لیے نکلے۔ اور ابراہیم کے والد بھی نکلے اور ابراہیم سے کہنے لگے، کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے؟ ابراہیم نے فرمایا: میری طبیعت ٹھیک نہیں! لوگ چلے گئے اور ابراہیم گھر پر ہی رہے۔ ابراہیم بتوں کے پاس آئے اور ان سے مخاطب ہوئے تم بولتے کیوں نہیں؟ تم سنتے کیوں نہیں؟ یہ کھانا اور پانی ہے۔ تم کھاتے پیتے کیوں نہیں؟ بت خاموش رہے۔ کیوں کہ وہ پتھر تھے، جو نہیں بولتے! ابراہیم نے کہا! تمھیں کیا ہو گیا ہے بولتے کیوں نہیں؟ بت خاموش رہے اور نہ بولے۔

تب ابراہیم کو غصہ آ گیا۔ اور اس نے کلہاڑا پکڑ لیا۔ اور کلہاڑے سے بتوں پر ضرب لگائی اور توڑ دیا۔ اور ابراہیم نے سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

٥- مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟

وَرَجَعَ النَّاسُ وَدَخَلُوا فِي بَيْتِ الْأَصْنَامِ۔

وَأَرَادَ النَّاسُ أَنْ يَسْجُدُوا لِلْأَصْنَامِ لِأَنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ۔

وَلٰكِنْ تَعَجَّبَ النَّاسُ وَدَهِشُوا۔

5. Who did it?

On their return from the festivities, people came to the temple to pay their homage to the idols for was it not the festival day. But the sight that met their eyes left them utterly

۵-یہ کس نے کیا؟

لوگ جب واپس لوٹے اور بت خانے میں داخل ہوئے۔ انہوں نے چاہا کہ بتوں کو سجدہ کریں، کیونکہ عید کا دن ہے۔ لیکن (وہاں کا منظر دیکھ کر) حیران و پریشان اور

وَتَأَسَّفَ النَّاسُ وَ غَضِبُوا۔
قَالُوا: ((مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا))
((قَالُوا:سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ إِبْرَاهِيمُ))۔
((قَالُوا:أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَاإِبْرَاهِيمُ))
((قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ))۔
وَكَانَ النَّاسُ يَعْرِفُونَ أَنَّ الْأَصْنَامَ حِجَارَةٌ۔
وَكَانُوا يَعْرِفُونَ أَنَّ الحِجَارَةَ لَا تَسْمَعُ ولَا تَنطِقُ۔
وَكَانُوا يَعْرِفُونَ أَنَّ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ أَيْضاً حَجَرٌ۔
وأَنَّ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ لَايَقْدِرُ أَنْ يَمْشِيَ و يَتَحَرَّكَ۔
وَأَنَّ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَكْسِرَ الْأَصْنَامَ۔
فَقَالُوا لِإِبْرَاهِيمَ: أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ الْأَصْنَامَ لَاتَنْطِقُ
قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَيْفَ تَعْبُدُونَ الْأَصْنَامَ وَإِنَّها لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ؟
وَكَيْفَ تَسْأَلُونَ الْأَصْنَامَ وَإِنَّهالَاتَنْطِقُ وَلَاتَسْمَعُ؟
أَلَاتَفْهَمُونَ شَيْئاً، أَفَلَا تَعْقِلُونَ؟
وَسَكَتَ النَّاسُ وَخَجِلُوا!

confounded. They were shocked, grieved and furious, "Who has done this to our gods?" they exclaimed "We have heard," some of them volunteered the information, "a youth called Ibrahim talking disrespectfully about them." They caught hold of Ibrahim at once and began to question him. "Are you the man who has done this to our gods?" they asked. "No" replied Ibrahim, "It has been done by this, the biggest idol among them. Ask them, and they will tell you if they can talk."

The people were not ignorant of the fact that the idols were nothing but stones which could neither speak nor hear. The biggest idol also was no an expectation. It could not move a limb. How could a helpless thing like it break the idols? "O Ibrahim" they said. "Do you not know that the idols do not speak! " "Why do you worship them, then? "Retorted Ibrahim "Beyond doubt, they can be of no good or harm to anybody. Why do you make your petitions to them? They can neither hear nor speak' why do you not understand it? It is so very simple" The people could give no answer. They felt shy and Speechless.

دہشت زدہ ہو گئے۔لوگوں نے افسوس کا اظہار کیا۔اور غضبناک بھی ہوئے انہوں نے کہا: ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے ایک نوجوان ان کا (برائی سے) ذکر کرتا رہتا ہے۔ جسے ابراہیم کہتے ہیں۔

انہوں نے کہا: ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک تم نے کیا ہے؟ ابراہیم بولے: بلکہ ان کے بڑے نے یہ کیا ہے، انہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں؟ لوگ جانتے تھے کہ بت تو پتھر ہیں۔ اور یہ بھی انہیں علم تھا کہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ بولتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ بڑا بت بھی تو پتھر ہے۔ بڑا بت بھی چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور نہ وہ بتوں کو توڑ ہی سکتا ہے تو وہ ابراہیم سے کہنے لگے آپ کو معلوم ہے کہ یہ بت نہیں بولتے۔ ابراہیم نے فرمایا: پھر تم ان بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ! اور تم ان بتوں سے کیوں مانگتے ہو جو نہ بولتے ہیں نہ سنتے ہی ہیں۔ کیا تمہیں سوجھ بوجھ اور عقل نہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ اور شرمندہ ہوئے۔

٦- نَارٌ بَارِدَةٌ

اِجْتَمَعَ النَّاسُ وَقَالُوا: مَاذَا نَفْعَلُ؟ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَسَرَ الْأَصْنَامَ وَأَهَانَ الآلِهَةَ!

وَسَأَلَ النَّاسُ: مَا عِقَابُ إِبْرَاهِيمَ؟ مَا جَزَاءُ إِبْرَاهِيمَ؟ كَانَ الْجَوَابُ: ((حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ))۔

وَهٰكَذَا كَانَ: أَوْقَدُوا نَاراً وَأَلْقَوْا فِيهَا إِبْرَاهِيمَ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ نَصَرَ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ لِلنَّارِ: ((يَا نَارُ كُونِي بَرْداً وَسَلَاماً عَلَى إِبْرَاهِيمَ))

وَهٰكَذَا كَانَ، كَانَتِ النَّارُ بَرْداً وَسَلَاماً عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَرَأَى النَّاسُ أَنَّ النَّارَ لَا تَضُرُّ إِبْرَاهِيمَ۔ وَرَأَى النَّاسُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ مَسْرُورٌ، وَأَنَّ إِبْرَاهِيمَ سَالِمٌ وَدَهِشَ النَّاسُ وَتَحَيَّرُوا۔

6. Cold Fire

A meeting was hurriedly called by them "What Should be done?" was the question they had to decide "Without doubt it is Ibrahim who has broken the idols. He has insulted the gods like anything. How should he be punished? What should the penalty be?" They asked One another. "Burn him alive. That is the only way to defend the gods," *was the conclusion that* was arrived at meeting,

Quickly they went ahead to execute it. They set up a big fire and threw Ibrahim into it. But lo! there was the miracle ! Allah had protected Ibrahim. He bad commanded the fire, "O fire! Become cold and a means of safety for Ibrahim." And so had it become cold and a source of protection. People saw to their limitless wonder that the fire did no harm to Ibrahim. He was quite safe, sound and happy and his persecutors were aghast and awe-stricken.

٦- ٹھنڈی آگ

لوگ اکٹھے ہوگئے۔ اور کہنے لگے اب ہم کیا کریں! ابراہیم نے بت توڑ دیئے اور معبودوں کو ذلیل ورسوا کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا: ابراہیم کو کیا سزا دی جائے؟ اس سے کیا سلوک کیا جائے؟ جواب یہی تھا کہ ابراہیم کو آگ میں جلاؤ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو، اور ایسے ہی ہوا، انہوں نے آگ جلائی اور اس میں ابراہیم کو پھینک دیا۔ لیکن اللہ نے ابراہیم کی مدد کی۔ اور آگ کو حکم دیا اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا! چنانچہ یوں ہی ہوا۔ آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔ لوگوں نے دیکھ لیا کہ آگ ابراہیم کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیم بہت خوش وخرم اور ٹھیک ٹھاک ہیں۔ تو لوگ حیران وپریشان ہو گئے۔

٧- مَنْ رَبِّي

وَذَاتَ لَيْلَةٍ رَأَى إِبْرَاهِيمُ كَوْكَباً، فَقَالَ: هٰذَا رَبِّي۔

وَلَمَّا غَابَ الْكَوْكَبُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا! هٰذَا لَيْسَ بِرَبِّي! وَرَأَى إِبْرَاهِيمُ الْقَمَرَ فَقَالَ: هٰذَا رَبِّي۔ وَلَمَّا غَابَ الْقَمَرُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا! هٰذَا لَيْسَ

7. "Who is My Lord ?"

Once in his childhood Ibrahim had exclaimed on seeing a star on a certain night, "This is my Lord." But when after sometime the star disappeared he had felt sorely disappointed . "No," he had promptly corrected himself, "It cannot be my Lord."

٧- میرا رب کون ہے؟

ایک رات ابراہیم نے ایک ستارہ دیکھا، تو کہا یہ میرا رب ہے؟ جب ستارا غائب ہو گیا تو ابراہیم نے فرمایا: نہیں! یہ میرا رب نہیں! (پھر) ابراہیم نے چاند دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے؟ جب چاند غروب ہو گیا تو ابراہیم نے کہا: یہ (بھی) میرا رب نہیں!

بِرَبِّی! وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ،
فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: ((هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ)).
وَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ فِي اللَّيْلِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا! هٰذَا لَيْسَ بِرَبِّي.
إِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. إِنَّ اللّٰهَ بَاقٍ لَا يَغِيبُ.
وَأَنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ لَا يَغْلِبُهُ شَيْءٌ.
وَالْكَوْكَبُ ضَعِيفٌ يَغْلِبُهُ الصُّبْحُ.
وَالْقَمَرُ ضَعِيفٌ تَغْلِبُهُ الشَّمْسُ.
وَالشَّمْسُ ضَعِيفَةٌ يَغْلِبُهَا اللَّيْلُ وَيَغْلِبُهَا الْغَيْمُ.
وَلَا يَنْصُرُنِي الْكَوْكَبُ لِأَنَّهُ ضَعِيفٌ.
وَلَا يَنْصُرُنِي الْقَمَرُ لِأَنَّهُ ضَعِيفٌ.
وَلَا تَنْصُرُنِي الشَّمْسُ لِأَنَّهَا ضَعِيفَةٌ.
وَيَنْصُرُنِي اللّٰهُ.
لِأَنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ.
وَبَاقٍ لَا يَغِيبُ.
وَقَوِيٌّ لَا يَغْلِبُهُ شَيْءٌ.

Then, on another occasion the moon had made a similar impression on him. While looking at it he had thought, "Perhaps this is my Lord." But when moon, too, had vanished and its place had been taken by the sun on the sky, he again had found telling himself. "No, this cannot be my Lord." Later it was the turn of the sun to attract the attention of Ibrahim "This must be my Lord; this is the greatest of all things." He had in his childishness concluded this from its blazing light and heat. But when the night fell and the sun too had gone Ibrahim had once again to change his mind "No this cannot be my Lord," he had told himself Allah alone is Eternal, Almighty and Ever-present Unchanging and Everlasting.

"The stars are weak because the dawn of the day puts them out. The sue, too, is weak because it is swallowed up by the night and the clouds cast a veil over it. "The stars, the moon and the sun can never help me because they are helpless themselves. Only Allah Ever-present and Almighty can help."

(پھر) سورج طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا: یہ میرا رب ہے!!!؟ یہ تو بہت بڑا ہے! جب شام کو سورج بھی غائب ہوگیا تو ابراہیم پکار اٹھے نہیں یہ (بھی) میرا رب نہیں۔ بلاشبہ اللہ تو زندہ و جاوید ہے وہ مرے گا نہیں۔ یقیناً باقی رہنے والا ہے وہ کبھی غائب نہیں ہوتا۔

بلاشبہ اللہ طاقت ور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔ ستارہ کمزور ہے، اس پر صبح غالب آ جاتی ہے۔ چاند کمزور ہے۔ سورج اس پر غلبہ پا لیتا ہے سورج کمزور ہے، رات اس پر غالب آ جاتی ہے، بادل اس پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ ستارا میری مدد نہیں کرسکتا کیوں کہ وہ کمزور ہے۔

چاند میری مدد نہیں کرسکتا، اس لیے کہ وہ کمزور ہے۔ سورج (بھی) میری مدد نہیں کرسکتا، اس لیے کہ وہ کمزور ہے۔

اللہ میری مدد کرے گا۔ اس لیے کہ وہ زندہ ہے اس پر موت نہیں آئے گی۔ اور وہ طاقتور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔

٨- رَبِّيَ اللّٰهُ

وَعَرَفَ إِبْرَاهِيمُ أَنَّ اللّٰهَ رَبُّهُ.
لِأَنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ.

8. "Allah is My Lord"

Thus it dawned upon Ibrahim that Allah and no one but Him was His Lord and God. He

٨- اللہ ہی میرا رب ہے

ابراہیم (علیہ السلام) نے جان لیا کہ اللہ ہی اس کا رب ہے۔ اس لیے کہ اللہ زندہ

وَ أَنَّ اللّٰهَ بَاقٍ لَا يَغِيبُ.
وَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَغْلِبُهُ شَيْءٌ
وَ عَـرَفَ إِبْـرَاهِيـمُ أَنَّ اللّٰـهَ رَبُّ الْكَوْكَبِ! وَأَنَّ اللّٰهَ رَبُّ الْقَمَرِ!
وَأَنَّ اللّٰهَ رَبُّ الشَّمْسِ!
وَأَنَّ اللّٰـهَ رَبُّ الْعَالَمِينَ! وَهَدَى اللّٰهُ إِبراهيمَ وَجَعَلَهُ نَبِيًّا وَ خَلِيلًا۔
وَأَمَرَ اللّٰـهُ إِبراهِيمَ، أَنْ يَدْعُوَ قَوْمَهُ وَ يَمْنَعَهُمْ مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ۔

alone was All-Powerful and Omniscient. The stars, the moon and the sun were only His creations. He was the lord of them, too the Lord of the whole universe.

In this way did Allah lead Ibrahim to light. He made him His Apostle and His most faithful slave, and commanded him to invite his people towards Allah and to keep them strictly away from idol worship.

ہے وہ (کبھی) نہیں مرے گا۔ اللہ باقی رہنے والا ہے، وہ غائب نہیں ہوتا۔ اور اللہ طاقت ور ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔ اور ابراہیم نے جان لیا کہ اللہ ستارے کا رب ہے اور اللہ چاند کا رب ہے۔ اور اللہ ہی سورج کا رب ہے۔ اور اللہ نے ابراہیم کو راہ دکھائی، اور انہیں نبی اور خلیل بنا دیا۔ اور اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دعوت دیں، اور انہیں بت پرستی سے روکیں۔

٩- دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ

وَدَعَا إِبراهيمُ قَوْمَهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنَعَهُمْ مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ قَالَ إِبراهيمُ لِقَوْمِهِ: مَا تَعْبُدُونَ؟ ((قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا))۔
قَالَ إِبراهِيمُ: ((هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ))
((أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ))۔
((قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ))
قَالَ إِبراهِيمُ: فَأَنَا لَا أَعْبُدُ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ۔
بَلْ أَنَا عَدُوٌّ لِهٰذِهِ الْأَصْنَامِ۔
أَنَا أَعْبُدُ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔
((الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ))۔
((وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ))۔

9. Ibrahim's Call

Ibrahim acted as he was commanded. He called his people towards Allah and forbade them against Idol worship. "What do you worship" he asked them. "We worship idols" they replied. "Do they listen to you when you call out them?" Ibrahim asked. "Or do they do you any good or harm?" "no, but we found our fathers worshipping them and so we also are doing the same," came the reply. "Even then," said Ibrahim, "I do not worship the idols. No, I am their sworn enemy. I worship none but the Lord of the Worlds who created me, who gives me food and drink and who heals me when I fall ill and who will causes me to die and then will raise me up

٩- ابراہیم (علیہ السلام) کی دعوت

ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا، اور انہیں بت پرستی سے منع کیا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں! ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا وہ تمھاری (پکار) سنتے ہیں، جب تم انہیں پکارتے ہو؟ یا وہ تمھیں فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے پایا ہے، ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: سنو! میں تو ان بتوں کی پوجا نہیں کروں گا، بلکہ میں ان بتوں کا دشمن ہوں۔ میں تو سب جہانوں کے رب کی عبادت کروں گا۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے، وہی میری راہنمائی کرتا

((وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ)).
((وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ)).
وَإِنَّ الْأَصْنَامَ لَا تَخْلُقُ وَلَا تَهْدِي.
وَإِنَّهَا لَا تُطْعِمُ أَحَداً وَلَا تَسْقِي وَإِذَا مَرِضَ أَحَدٌ فَهِيَ لَا تَشْفِي. وَ إِنَّهَا لَاتُمِيتُ أَحَدًا وَلَا تُحْيِي.

again."
"These idols, on the other hand, do neither create nor give any guidance, they cannot grant food or drink nor heal the sick nor cause anybody to die; nor can they raise him up again on the appointed day."

ہے۔ وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندہ کرے گا۔ یقیناً یہ بت نہ (کچھ) پیدا کر سکتے ہیں، اور نہ کسی کی راہنمائی ہی کر سکتے ہیں۔ اور یہ بت نہ کسی کو کھلا سکتے ہیں نہ پلا سکتے ہیں۔ اور جب کوئی بیمار ہو جائے تو نہ یہ شفا دے سکتے ہیں۔ اور یہ بت نہ کسی کو مار سکتے ہیں، نہ زندہ کر سکتے ہیں۔

١٠- أمام الملكِ

كَانَ فِي الْمَدِينَةِ مَلِكٌ كَبِيرٌ جِدًّا، وَ ظَالِمٌ جِدًّا.

وَكَانَ النَّاسُ يَسْجُدُونَ لِلْمَلِكِ.

وَسَمِعَ الْمَلِكُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ وَلَا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ فَغَضِبَ الْمَلِكُ وَ طَلَبَ إِبْرَاهِيمَ.

وَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ،

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَخَافُ أَحَداً إِلَّا اللّٰهَ

قَالَ الْمَلِكُ :

مَنْ رَبُّكَ يَا إِبْرَاهِيمُ؟

قَالَ إِبْرَاهِيمُ : رَبِّيَ اللّٰهُ!

قَالَ الْمَلِكُ: مَنِ اللّٰهُ يَا إِبْرَاهِيمُ؟

قَالَ إِبْرَاهِيمُ : ((الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ)).

قَالَ الْمَلِكُ : ((أَنَا أُحْيِي وَ أُمِيتُ)).

10. Before the King

The ruler of the land where Ibrahim lived was as cruel as he was powerful. People used to kneel before him. When he came to know that Ibrahim prostrated himself only before Allah and none else he got very angry and summoned him to his court. Ibrahim, accordingly, presented himself before the King but there was no fear in his heart, for he feared no one besides Allah. "Who is your Lord, Ibrahim?" the King enquired from Ibrahim. "My Lord is Allah," Ibrahim replied. "And who is Allah, Ibrahim ?" the King asked, "He is the One who gives life and death," replied Ibrahim. "it is I", the King said. "who gives life and death." After this the King called for a man and had him put to death, He, then, called for another man and sentenced him to death, but then granted

١٠- بادشاہ کے روبرو

شہر میں ایک بہت بڑا بادشاہ رہتا تھا، جو نہایت ظالم تھا۔ لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔ بادشاہ نے جب سنا کہ ابراہیم اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

بادشاہ سخت ناراض ہوا، اس نے ابراہیم (علیہ السلام) کو طلب کیا ابراہیم (علیہ السلام) تشریف لائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، بادشاہ بولا: ابراہیم! تیرا رب کون ہے؟ ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: میرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے کہا: ابراہیم اللہ کون ہے؟ ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: ’’(وہی) جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔‘‘ بادشاہ نے کہا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں! (پھر) بادشاہ نے ایک شخص کو

وَدَعَا المَلِكُ رَجُلاً وقَتَلَهُ۔

وَدَعَا رَجلاً آخَرَ وَتَرَكَهُ وقَالَ:

أنـا أُحـي و أُمِيـتُ، قَتَلْـتُ رَجُلاً وتَرَكْـتُ رَجُلاً وَكَـانَ الـمَلِكُ بَلِيداً جِدًّا، وكَذٰلِكَ كلُّ مُشْرِكٍ۔

وأرادَ إبْراهيمُ أنْ يَفْهَمَ المَلِكُ، ويَفْهَمَ قَوْمُه۔

فَقَالَ إبْراهيمُ لِلْمَلِكِ:

((فَـإنَّ الـلّٰـهَ يَـأْتِيْ بِـالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ))۔

فَتَحَيَّرَ الـمَلِكُ وَ سَكَتَ۔ وخَجِلَ المَلِكُ، وَمَا وَجَدَ جَواباً۔

him pardon and set him free. "I cause men to live and die," the King declared after he had thus shown his power over the lives of his subjects. "I made a man die before you and the other who was condemned to die was saved by me and allowed to live." How foolish the King was? But his case was not unique. It is the same with all the Polytheists. Ibrahim wanted to reform them. He wanted the King as well as his people to feel correctly and to understand the truth. He, therefore, said to the King. "It is Allah who causes the sun to rise from the east. Can you make it rise from the west?" The King did not know what to say to this. He could think of no reply.

بلایا اور قتل کر دیا، اور ایک دوسرے شخص کو بلایا اور اسے چھوڑ دیا، اور کہنے لگا (دیکھو) میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا، اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ وہ بادشاہ بہت کند ذہن تھا، اور ہر مشرک ایسا ہی ہوتا ہے۔

ابراہیم (علیہ السلام) نے چاہا کہ بادشاہ بات کو سمجھ جائے، اور اس کی قوم بھی سمجھ جائے۔

سنو ابراہیم (علیہ السلام) نے بادشاہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اللہ تو سورج کو مشرق سے لاتا ہے، تو اسے مغرب سے لے آ! بادشاہ حیران وسرگرداں ہو کر خاموش ہوگیا، اور شرمندہ ہو کر لاجواب ہوگیا۔

١١- دعوةُ الوالِدِ

وأرادَ إبراهيمُ أنْ يَدْعُوَ والِدَهُ أيْضاً، فقالَ لَهُ:

((يَـآ أبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ))۔

ولِمَ تَعْبُدُ ما لَا يَنْفَعُ ولَا يَضُرُّ۔

((يآ أبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ))

يا أبَتِ أعْبُدِ الرَّحْمٰنَ!

وَغَضِبَ وَالِدُ إبراهيمَ، وَقالَ:

أنا أضْرِبُكَ، فَاتْرُكْني وَلَا تَقُلْ شَيْئاً۔

وَكَانَ إبراهيمُ حَلِيماً، فَقَالَ لِوالِدِهِ:

11. Invitation to Father

Ibrahim desired particularly to invite his father towards the right path. He said to him, "O my father, why do you worship that which can neither hear nor see nor can do you any good or harm? My father! serve not the Satan, but the most Gracious Being, Allah"

Ibrahim's father became very angry when he heard his son speak like this. "I must punish you," he said to him. "or you leave me to my business and talk to me no more." An obedient and dutiful son as Ibrahim was, he submitted

١١- والد کو دعوت

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کو بھی دعوت دینے کا ارادہ کیا۔ اور ان سے کہا: ابا جان! آپ ان کی پوجا کیوں کرتے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور ایسوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان! ابا جان! شیطان کی پوجا نہ کریں۔ ابا جان! رحمٰن کی بندگی کریں۔ ابراہیم (علیہ السلام) کا والد ناراض ہو گیا، اور کہنے لگا: میں تیری پٹائی کروں گا۔ مجھے (میرے حال پر) چھوڑ دے (مزید) کچھ کہنے کی اجازت نہیں! ابراہیم (علیہ السلام)

((سَلَامٌ عَلَيْكَ))
وَقَالَ لَهُ: أَنَا أَذْهَبُ مِنْ هُنَا وَأَدْعُو رَبِّي۔
وَتَأَسَّفَ إِبْرَاهِيمُ جِدًّا، وَأَرَادَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى بَلَدٍ آخَرَ، وَيَعْبُدَ رَبَّهُ، وَيَدْعُوَ النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ۔

quietly to his father's order and said no more than this, "Peace be on you. I am now leaving this place and will devote myself to the worship of my Lord." He was very, very sad. He resolved to move to some other town where he could serve his Lord and call the people to Allah.

بہت ہی حوصلے والے تھے، اپنے والد سے کہنے لگے: "آپ پر سلامتی ہو" اور کہا کہ میں یہاں سے جا رہا ہوں اور میں اپنے رب کو ہی پکارتا رہوں گا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے بہت ہی افسوس کا اظہار کیا، اور کسی دوسرے شہر چلے جانے کا ارادہ کر لیا کہ وہاں اپنے رب کی عبادت کریں گے اور لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیں گے۔

١٢- إلى مكه

وَغَضِبَ قَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَغَضِبَ الْمَلِكُ وَغَضِبَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ۔ وَأَرَادَ إِبْرَاهِيمُ أَنْ يُسَافِرَ إِلَى بَلَدٍ آخَرَ وَيَعْبُدَ فِيهِ اللّٰهَ وَ يَدْعُوَ النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ۔
وَخَرَجَ إِبْرَاهِيمُ مِنْ بَلَدِهِ وَوَدَّعَ وَالِدَهُ۔
وَقَصَدَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَمَعَهُ زَوْجَتُهُ هَاجَرُ۔
وَكَانَتْ مَكَّةُ لَيْسَ فِيهَا عُشْبٌ وَلَا شَجَرٌ۔
وَكَانَتْ مَكَّةُ لَيْسَ فِيهَا بِئْرٌ وَلَا نَهْرٌ۔
وَكَانَتْ مَكَّةُ لَيْسَ فِيهَا حَيَوَانٌ وَلَا بَشَرٌ۔
وَوَصَلَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَكَّةَ وَنَزَلَ فِيهَا۔
وَتَرَكَ إِبْرَاهِيمُ زَوْجَهُ هَاجَرَ وَوَلَدَهُ إِسْمٰعِيلَ
وَلَمَّا أَرَادَ إِبْرَاهِيمُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَتْ

12. In Makka

In his own city Ibrahim's life had been most unhappy. He had felt lonely and dejected. All the people including the King and even his own father were displeased with him. There was nothing he could do there. So he took leave of the place and of his father and set off towards Makka along with his wife, Hajar. Makka was a place where there was no trace of life or vegetation. There were no wells, no springs and no living beings, man or animal. On reaching there Ibrahim settled his wife, Hajar, and new-born child, Ismail, on a barren patch of land. Then he prepared to leave. "Where are you going, my master?" cried Hajar on seeing him ready to start. "Are you to leave us here where there is no food or water?" Ibrahim looked helplessly at her but

١٢- مکہ کی جانب

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کی قوم، بادشاہ اور والد سب ناراض ہو گئے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی چاہا کہ کسی دوسرے شہر کوچ کر جائیں، جس میں اللہ کی عبادت کر سکیں اور لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دے سکیں۔
ابراہیم (علیہ السلام) اپنے شہر سے نکل گئے اور والد کو خیر باد کہہ دیا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کا ارادہ کر لیا، ان کے ساتھ ان کی اہلیہ ہاجرہ تھیں، مکہ میں نہ تو گھاس تھا نہ درخت، اس میں نہ کوئی کنواں تھا نہ نہر۔ مکہ میں نہ حیوان تھے نہ انسان! ابراہیم (علیہ السلام) مکہ پہنچے اور وہاں پڑاؤ کیا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو وہاں ہی چھوڑ دیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے وہاں سے جانے کا قصد کیا تو ان کی بیوی

زَوْجَهُ هَاجَرَ إِلَى أَيْنَ يَا سَيِّدِي؟
أَتَتْرُكُنِي هُنَا؟
أَتَتْرُكُنِي وَلَيْسَ هُنَا مَاءٌ وَلَا طَعَامٌ!
هَلْ أَمَرَكَ اللَّهُ بِهٰذَا؟
قَالَ إِبْرَاهِيمُ : نَعَمْ!
قَالَتْ هَاجَرُ: إِذاً لَا يُضِيعُنَا!

made no reply. After a moment's thought, Hajar enquired, "Has Allah commanded you to do so?: "Yes", replied Ibrahim. "Then" Hajar said, "Allah will not expose us to starvation and death." After this Ibrahim went away leaving his wife and child alone behind him.

حضرت ہاجرہ نے پوچھا میرے آقا! کہاں کا ارادہ ہے؟ کیا آپ مجھے یہیں چھوڑ رہے ہیں؟ یہاں تو نہ پانی ہے نہ کھانا۔ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے جواب دیا: "ہاں"! تو ہاجرہ کہنے لگیں: "پھر وہ اللہ ہمیں برباد نہیں کرے گا۔"

١٣- بئر زمزم

وَعَطِشَ إِسْمٰعِيلُ مَرَّةً،
وَأَرَادَتْ أُمُّهُ أَنْ تَسْقِيَهُ مَاءً وَلٰكِنْ أَيْنَ الْمَاءُ؟
وَمَكَّةُ لَيْسَ فِيهَا بِئْرٌ،
وَمَكَّةُ لَيْسَ فِيهَا نَهْرًا
وَكَانَتْ هَاجَرُ تَطْلُبُ الْمَاءَ وَتَجْرِي مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمَرْوَةِ وَمِنَ الْمَرْوَةِ إِلَى الصَّفَا۔
وَنَصَرَ اللّٰهُ هَاجَرَ وَنَصَرَ إِسْمٰعِيلَ فَخَلَقَ لَهُمَا مَاءً۔
وَخَرَجَ الْمَاءُ مِنَ الْأَرْضِ وَشَرِبَ إِسْمٰعِيلُ وَشَرِبَتْ هَاجَرُ وَبَقِيَ الْمَاءُ فَكَانَ بِئْرَ زَمْزَمَ،
فَبَارَكَ اللّٰهُ فِي زَمْزَمَ وَهٰذِهِ هِيَ الْبِئْرُ الَّتِي يَشْرَبُ مِنْهَا النَّاسُ فِي الْحَجِّ وَيَأْتُونَ بِمَاءِ زَمْزَمَ إِلَى بَلَدِهِمْ۔
هَلْ شَرِبْتَ مَاءَ زَمْزَمَ؟

13. The Well-'Zamzam'

Not long afterwards little Ismail was thirsty. His mother wondered how could she quench the thirst of her child when there was not a single drop of water to be found in the whole of Makka. There was no well or stream over there.

But no mother could sit calmly and see her child die of thirst. She ran in panic here and there. She ran again and again from Safa to Merwa and from Merwa to Safa to see from the top of the hillocks if there was some water anywhere.

Allah came to the rescue of Hajar and her child. He produced water for them. It sprang up from the earth, the very place where Ismail was lying. Both Ismail and Hajar drank the water and had their thirst quenched.

The water stayed even after Hajar and her child had drunk their fill and it came to be known as 'Zamzam'. Allah bestowed His blessings on it

١٣- زمزم کا کنواں

ایک مرتبہ اسماعیل (علیہ السلام) کو پیاس لگی، ان کی والدہ نے انہیں پانی پلانا چاہا۔ مگر پانی کہاں؟ مکہ میں کوئی کنواں تھا نہ دریا، ہاجرہ پانی کی تلاش میں کبھی "صفا" (پہاڑی) سے "مروہ" (پہاڑی) تک اور "مروہ سے "صفا" تک دوڑتی تھیں، اللہ نے ہاجرہ اوران کے فرزند اسمٰعیل کی مدد کی، اوران دونوں کے لیے پانی پیدا کیا، زمین سے پانی نکل آیا، اسمٰعیل اور ہاجرہ نے پانی پیا۔

جو باقی بچا تو زمزم کا کنواں بن گیا۔ اللہ نے زمزم میں برکت عطا کی یہ وہ کنواں ہے جس سے لوگ حج کے دوران میں پانی پیتے ہیں، اور زمزم اپنے شہروں میں لے جاتے ہیں۔ کیا آپ نے زمزم پیا ہے؟

and made it holy. This very 'Zamzam' is the well from which the pilgrims drink during the Haj. They also take its water with them when they return to their homes. You too must have drunk this water.

١٤- رُؤْيا إبراهيم

وَعَادَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ مُدَّةٍ۔

وَلَقِيَ إِسْمٰعِيلَ وَلَقِيَ هَاجَر، وَفَرِحَ إِبْرَاهِيمُ بِوَلَدِهِ إِسْمٰعِيلَ۔

وَكَانَ إِسْمٰعِيلُ وَلَدًا صَغِيراً، يَجْرِي وَيَلْعَبُ وَيَخْرُجُ مَعَ وَالِدِهِ۔

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُحِبُّ إِسْمٰعِيلَ جِدًّا۔

وَذَاتَ لَيْلَةٍ رَأَى إِبْرَاهِيمُ فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ يَذْبَحُ إِسْمٰعِيلَ۔

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ نَبِيًّا صَادِقاً،

وَكَانَ مَنَامُهُ مَنَاماً صَادِقاً۔

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلَ اللّٰهِ، فَأَرَادَ أَنْ يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ فِي الْمَنَامِ۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لِإِسْمٰعِيلَ:

((إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ))

((قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ))

وَأَخَذَ إِبْرَاهِيمُ إِسْمٰعِيلَ مَعَهُ وَأَخَذَ سِكِّيناً

14. Ibrahim's Vision

Some years later Ibrahim returned to Makka to live with his wife and child. Ismail was very pleased to see his father.

He had grown up to be a small boy who loved to run and play or go for a walk with his father. Ibrahim, too, was very fond of his son. One night Ibrahim dreamt that he was slaying Ismail as a sacrifice to his Lord. Ibrahim was a true Prophet, and so his dream could not be false. He was Khaleelullah,' Allah's faithful friend. Like a devoted friend he made up his mind to put into action what Allah had bidden in the dream. He wanted Ismail, too, to offer himself willingly for the supreme sacrifice. So he said to him, "O my son, I have seen in a vision that I offered up you to Allah in sacrifice. What do you say to it now?" 'O my father," Ismail replied without hesitation. "Do as you are commanded; you will find me if Allah so wills, among those who practice patience and constancy.

Ibrahim picked up a knife and told Ismail to come with him. When they arrived at Mina

١٤- ابراہیم (علیہ السلام) کا خواب

ابراہیم (علیہ السلام) عرصہ کے بعد مکہ واپس آئے۔ اسمٰعیل اور ہاجرہ سے ملے، ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹے اسماعیل کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس وقت اسماعیل (علیہ السلام) چھوٹے سے بچے تھے، جو بھاگتے، کھیلتے اور اپنی والدہ کے ساتھ باہر جایا کرتے تھے۔ ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایک رات حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے فرزند اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں! ابراہیم (علیہ السلام) سچے پیغمبر تھے، ان کا خواب سچا تھا، ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے خلیل تھے۔ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ جس چیز کا خواب میں انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کر گزریں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے فرزند اسماعیل سے کہا، بیٹا! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ سوچ لے؟ تمھاری کیا رائے ہے؟ اسماعیل نے جواب دیا، ابا جان! وہ کر گزریں، جو آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے

وَلَمَّا بَلَغَ إبْراهِيمُ مِنًى، أَرادَ أَن يَذْبَحَ إسْمٰعِيلَ۔

وَاضْطَجَعَ إسْمٰعِيلُ عَلَى الْأَرْضِ،

وَأَرَادَ إبْرَاهِيمُ أَنْ يَذْبَحَ فَوَضَعَ السِّكِّينَ عَلَى حُلْقُومِ إسْمٰعِيلَ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى هَلْ يَفْعَلُ خَلِيلُهُ مَا يَأْمُرُهُ۔

وَهَلْ يُحِبُّ اللّٰهَ أَكْثَرَ أَوْ يُحِبُّ ابْنَهُ أَكْثَرَ۔

وَنَجَحَ إبْراهِيمُ فِي الامْتِحَانِ۔

فَأَرْسَلَ اللّٰهُ جِبْرِيلَ بِكَبْشٍ مِنَ الْجَنَّةِ

وَقَالَ اذْبَحْ هٰذَا وَلَا تَذْبَحْ اسْمٰعِيلَ۔

وَأَحَبَّ اللّٰهُ عَمَلَ إبْرَاهِيمَ، فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ بِالذَّبْحِ فِي عِيدِ الْأَضْحٰى۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى إبْراهِيمَ الْخَلِيلِ وَسَلَّمَ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى ابْنِهِ إسْمٰعِيلَ وَسَلَّمَ۔

Ibrahim decided to make the offering of his son at that place. Ismail lay on the ground and Ibrahim placed the knife on his throat. Everything was ready for the deed to be completed. But Allah had willed otherwise. It was not His intention to let Ibrahim carry out the command literally. He had simply wanted to prove through it to the world how ready and willing Ibrahim, His faithful friend, always was to act as he was desired by Allah whom he loved more than his own son. Ibrahim stood up to the trial and came out of it with flying colours. Allah, at the very moment he was going to cut his son's throat, sent Gabriel with a ram from the heaven with the word, "Slay it in sacrifice and not Ismail."

Allah liked the act of Ibrahim so much that He ordained for Muslims to make sacrificial offerings every year on that day which is now known as 'Id-ul-Adha.' May Allah hestow more and more of His blessings on Ibrahim, His 'friend,' and on his son, Ismail, and grant them peace.

اسماعیل کو اپنے ساتھ لیا، اور ایک چھری بھی لے لی۔ جب ابراہیم (علیہ السلام) منیٰ پہنچے، اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل خود ہی زمین پر لیٹ گئے ابراہیم (علیہ السلام) نے اسماعیل کو ذبح کرنا چاہا تو چھری اسماعیل کے گلے پر رکھ دی۔ لیکن اللہ کو یہ پسند تھا کہ ابراہیم کو پرکھ لے۔ کیا اس کا خلیل وہ کچھ کر گزرتا ہے جس کا وہ اسے حکم دیتا ہے۔ کیا وہ اللہ سے زیادہ پیار کرتا ہے یا اپنے بیٹے سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ ابراہیم اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ نے جبریل کو جنت سے ایک مینڈھا دے کر بھیجا اور فرمایا کہ اسے ذبح کر دو اور اسمعیل کو ذبح نہ کرو۔ اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کے اس کارنامے کو پسند کیا اور تمام مسلمانوں کو عید الاضحیٰ میں قربانی کرنے کا حکم دیا۔ ابراہیم پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ ان کے بیٹے اسماعیل پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

١٥- الْكَعْبَةُ

وَذَهَبَ إبْراهِيمُ وَعَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ،

وَأَرادَ أَنْ يَبْنِيَ بَيْتًا لِلّٰهِ۔

وَكَانَتِ الْبُيُوتُ كَثِيرَةً وَمَا كَانَ بَيْتٌ لِلّٰهِ يَعْبُدُونَ فِيهِ اللّٰهَ۔

15. The Ka'aba

After it, Ibrahim had once again to go on a journey. When he returned he made up his mind to build a house where people could pray and offer their devotions to Allah. So many

۱۵- کعبہ

ابراہیم (علیہ السلام) تشریف لے گئے اور اس کے بعد واپس لوٹے، انہوں نے اللہ کے لیے ایک گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ گھر تو بہت تھے مگر اللہ کے لیے کوئی گھر نہ تھا جس

وَأَرَادَ إِسْمٰعِيلُ أَنْ يَبْنِي بَيْتًا لِلّٰهِ مَعَ وَالِدِهٖ۔
وَنَقَلَ إِبْرَاهِيمُ وَ إِسْمٰعِيلُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْجِبَالِ۔
وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي الْكَعْبَةَ بِيَدِهٖ وَكَانَ إِسْمٰعِيلُ يَبْنِي الْكَعْبَةَ بِيَدِهٖ۔
وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ يَدْعُو۔
وَكَانَ إِسْمٰعِيلُ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ يَدْعُو۔
((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ))۔
وَتَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمٰعِيلَ وَ بَارَكَ فِي الْكَعْبَةِ نَحْنُ نَتَوَجَّهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ۔
وَيُسَافِرُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ۔
وَيَطُوفُونَ بِالْكَعْبَةِ وَيُصَلُّونَ عِنْدَهَا۔
بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْكَعْبَةِ وَتَقَبَّلَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمٰعِيلَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَسَلَّمَ۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى إِسْمٰعِيلَ وَسَلَّمَ۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ۔

houses were there in the world but not a single house had been built for the sake of Allah, to serve exclusively as a place of Divine worship. It was because of this that Ibrahim undertook the task. Ismail also came forward to work with his father in the construction of the house. Both father and son brought stones from the mountains and set about the construction of Ka'aba with their own hands. They recited the names and praises of Allah as they worked. "O our Lord," they prayed. "Accept this service from us for You are the All-Hearing, the All- Knowing." Allah heard their prayer and accepted their service. He bestowed His blessings on the house of Ka'aba. It is towards this house that we turn our faces during all our prayers. At the time of the Haj countless Muslims visit it, go round it, and make their devotions to Allah. May Allah bless it more and more and confer His ever-increasing acceptance on the work of Ibrahim. May He bless Ibrahim and bestow His peace on him. And may He bless Mohammad, the last and the sole heir to all the Prophets, till the end of the world and grant him His peace.

میں وہ عبادت کرتے۔ اسماعیل (علیہ السلام) نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ مل کر اللہ کا گھر تعمیر کریں۔ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل نے پہاڑوں سے پتھر منتقل کیے۔ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ تو اسمٰعیل بھی اپنے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے تھے تو اسمٰعیل بھی اللہ کا ذکر اور دعا کرتے تھے ہمارے پروردگار! ہمارا یہ عمل قبول کر، بلاشبہ تو ہی خوب سننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے۔ اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کی دعا قبول کی۔ اور کعبہ میں برکت عطا کی۔ ہم لوگ ہر نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اور مسلمان حج کے دنوں میں کعبہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں، اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ نے کعبہ کو برکت عطا کی اور ابراہیم اور اسماعیل کی جانب سے قبول کر لیا۔ ابراہیم پر اللہ کا صلوٰۃ وسلام ہو۔ اسماعیل پر اللہ کا صلوٰۃ و سلام ہو۔ اور محمد پر اللہ کا صلوٰۃ وسلام ہو۔

١٧- بَيْتُ الْمَقْدِسِ

وَكَانَ لِإِبْرَاهِيمَ زَوْجٌ أُخْرَى، إِسْمُهَا سَارَةُ۔

17. Baitul-Maqdis (House of Piety)

Ibrahim had another wife, called Sara. She too bore him a

١٧- بیت المقدس

سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کی ایک اور بیوی تھیں، جن کا نام سارہ تھا اور ابراہیم

وَكَانَ لِإِبْرَاهِيمَ وَلَدٌ آخَرُ مِنْ سَارَةَ اسْمُهُ إِسْحٰقُ۔

وَسَكَنَ إِبْرَاهِيمُ فِي الشَّامِ، وَسَكَنَ إِسْحٰقُ۔

وَبَنىٰ إِسْحٰقُ بَيْتًا لِلّٰهِ فِي الشَّامِ، كَمَا بَنىٰ أَبُوهُ وَأَخُوهُ بَيْتًا لِلّٰهِ فِي مَكَّةَ۔

وَهٰذَا الْمَسْجِدُ الَّذِي بَنَاهُ إِسْحٰقُ فِي الشَّامِ هُوَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ۔

وَهُوَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصىٰ الَّذِي بَارَكَ اللّٰهُ حَوْلَهُ، وَ بَارَكَ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِ إِسْحٰقَ كَمَا بَارَكَ فِي أَوْلَادِ إِسْمٰعِيلَ، وَكَانَ فِيهِمْ أَنْبِيَاءُ وَمُلُوكٌ۔

وَكَانَ لِإِسْحٰقَ وَلَدٌ اسْمُهُ يَعْقُوبُ وَكَانَ نَبِيًّا۔

وَكَانَ يَعْقُوبُ لَهُ اثْنَا عَشَرَ وَلَدًا، مِنْهُمْ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ۔ وَيُوسُفُ لَهُ قِصَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي الْقُرْآنِ وَإِلَيْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ!

son whose name was Ishaque. Ibrahim had once lived for sometime in Syria where Ishaque had also accompanied him. A house was built there by Ishaque in the name of Allah where worship could be offered to Him just as his father and brother had done in Makka.

The house built by Ishaque in Syria is the well-known Baitul-Maqdis, the House of Piety. It is also known as 'The Farthest Mosque.'

Allah put great abundance in Ishaque's children as He did in the children of Ismail. Prophets and Kings rose up from among them. One of Isbaque's Sons was Yaqub, who was a Prophet. Yaqub had twelve sons. One of them was Yusuf. An interesting story is related in the Quran about Yusuf. Now we are going to relate it to you.

کے ''سارہ'' سے ایک دوسرے فرزند تھے جن کا نام اسحٰق تھا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے ملک شام میں رہائش اختیار کی اور اسحٰق نے بھی۔

اور اسحٰق نے ''شام'' میں اللہ کا ایک گھر بنایا جیسے ان کے والد اور بھائی نے مکہ میں اللہ کا گھر بنایا۔ اور یہ مسجد جو حضرت اسحٰق نے (ملک) شام بنائی وہ بیت المقدس ہے۔ یہ وہی مسجد اقصیٰ ہے جس کے آس پاس کو اللہ نے برکت عطا کی۔ اور اللہ نے اسحٰق کی اولاد کو بھی برکت دی جیسے اسماعیل کی اولاد کو برکت عطا کی۔ ان میں پیغمبر اور بادشاہ ہوئے اور اسحٰق کے ایک فرزند جن کا نام یعقوب تھا وہ (بھی) نبی تھے۔ اور حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جن میں یوسف بن یعقوب بھی تھے۔ اور یوسف کا قرآن میں ایک حیرت انگیز قصہ بیان ہوا ہے۔ اب وہ قصہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

أَحْسَنُ الْقَصَصِ

١- رُؤْيا عَجِيبَةٌ

كَانَ يُوسُفُ وَلَداً صَغِيراً،
وَكَانَ لَهُ أَحَدَ عَشَرَ أَخاً۔
وَكَانَ يُوسُفُ غُلَاماً جَمِيلاً،
وَكَانَ يُوسُفُ غُلَاماً ذَكِيًّا،
وَكَانَ أَبُوهُ يَعْقُوبُ يُحِبُّهُ أَكْثَرَ مِنْ جَمِيعِ إِخْوَتِهِ۔
ذَاتَ لَيْلَةٍ رَأَى يُوسُفُ رُؤْيَا عَجِيبَةً۔
رَأَى أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَرَأَى الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَسْجُدُ لَهُ۔
تَعَجَّبَ يُوسُفُ الصَّغِيرُ كَثِيراً!
وَمَا فَهِمَ هٰذِهِ الرُّؤْيَا كَيْفَ تَسْجُدُ الْكَوَاكِبُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لِرَجُلٍ؟
ذَهَبَ يُوسُفُ الصَّغِيرُ إِلَى أَبِيهِ يَعْقُوبَ وَحَكَى لَهُ هٰذِهِ الرُّؤْيَا الْعَجِيبَةَ۔
((قَالَ يَآ أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ))
وَكَانَ أَبُوهُ يَعْقُوبُ نَبِيًّا۔ فَرِحَ يَعْقُوبُ بِهٰذِهِ الرُّؤْيَا كَثِيراً۔ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ يَا يُوسُفُ، فَسَيَكُونُ لَكَ شَأنٌ۔
هٰذِهِ الرُّؤْيَا بِشَارَةٌ بِعِلْمٍ وَ نُبُوَّةٍ۔ وَقَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى جَدِّكَ إِسْحٰقَ
وَقَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى جَدِّكَ إِبْرَاهِيمَ۔

THE BEST STORY

1. A Strange Vision

Ynsuf was a little boy with eleven brothers. He was handsome and intelligent. His father, Yaqub, loved him more than his other sons.

One night Yusuf dreamt a strange dream. He saw eleven stars and the sun and the moon prostrating themselves before him. Little Yusuf was very much puzzled when he woke up. He could not make out what the dream meant. How and why should the stars, the sun and the moon have bowed down to a man? He wanted to know.

He went and related to his father the strange dream he had seen. "O my father," he said, "I have dreamt that eleven stars and the sun and the moon were prostrating themselves before me." His father, Yaqub, was a Prophet. He was very glad to hear about the dream. "O Yusuf," he said to him "May Allah bless you; soon you will rise to a high position. This dream conveys the tidings of great knowledge from Allah and of Prophet hood. No wonder! He did favour to your forefathers, Ishaque and Ibrahim. Certainly, He will bestow His grace on you and your children -

سب سے اچھا قصہ

١- ایک عجیب خواب!

یوسف ایک چھوٹے سے لڑکے تھے، ان کے گیارہ بھائی تھے اور یوسف بہت ہی خوبصورت لڑکے تھے، اور یوسف بہت ذہین بھی تھے۔ اور ان کے والد حضرت یعقوب دوسرے سب بھائیوں سے بڑھ کر ان سے پیار کرتے تھے۔ ایک رات یوسف نے انوکھا خواب دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ ننھے یوسف بہت حیران ہوئے۔ وہ اس خواب کو نہ سمجھ سکے کہ کیونکر ستارے، سورج اور چاند ایک آدمی کو سجدہ کرتے ہیں۔ ننھے یوسف اپنے والد یعقوب (علیہ السلام) کے پاس گئے اور انہیں اپنا عجیب خواب سنایا۔ کہنے لگے: ابا جان! میں نے گیارہ ستارے، سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ سبھی مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ ان کے والد حضرت یعقوب (علیہ السلام) نبی تھے۔ یعقوب اس خواب سے بہت خوش ہوئے، اور فرمایا: یوسف! اللہ تمھیں برکت کرے۔ تمھاری بڑی شان ہوگی۔

یہ خواب علم اور نبوت کی خوش خبری ہے۔ اللہ نے تمھارے دادا اسحٰق (علیہ السلام) اور پڑدادا ابراہیم (علیہ السلام) پر انعام کیا: یقیناً وہ اللہ تجھ پر اور یعقوب کے خاندان پر

وَإِنَّـهُ يُنْعِمُ عَلَيْكَ وَيُنْعِمُ عَلَى آلِ يَعْقُوبَ۔ وَكَانَ يَعْقُوبُ شَيْخاً كَبِيراً، وَكَانَ يَعْرِفُ طَبَائِعَ النَّاسِ، وَكَانَ يَعْرِفُ كَيْفَ يَغْلِبُ الشَّيْطَانُ، وَكَيْفَ يَلْعَبُ الشَّيْطَانُ بِالْإِنْسَانِ فَقَالَ يَا وَلَدِي، لَا تُخْبِرْ بِهٰذِهِ الرُّؤْيَا أَحَداً مِنْ إِخْوَتِكَ فَإِنَّهُمْ يَحْسُدُونَكَ وَيَكُونُونَ لَكَ عَدُوًّا

Yaqub was an old and experienced man who understood the human nature well. He knew how Satan caught hold of men's minds and played foul with them. He therefore, advised his son, Yusuf, "O son, let none of your brothers know of this dream, They will be jealous of you and will turn into enemies."

انعام کرے گا۔ یعقوب (علیہ السلام) بڑے بزرگ تھے، وہ لوگوں کے مزاج سے واقف تھے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ شیطان کیسے غلبہ پاتا ہے اور کس طرح انسان کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: بیٹا! یہ خواب اپنے بھائیوں میں سے کسی کو نہ بتانا۔ یقیناً وہ آپ سے حسد کریں گے، اور تیرے دشمن بن جائیں گے۔

٢- حَسَدُ الْإِخْوَةِ

وَكَانَ يُوسُفُ لَهُ أَخٌ آخَرُ مِنْ أُمِّهِ اسْمُهُ بِنْيَامِين۔
وَكَانَ يَعْقُوبُ يُحِبُّهُمَا حُبًّا شَدِيداً، وَكَانَ لَا يُحِبُّ مِثْلَهُمَا أَحَداً۔
وَكَانَ الْإِخْوَةُ يَحْسُدُونَ يُوسُفَ وَ بِنْيَامِينَ وَيَغْضَبُونَ كَانُوا يَقُولُونَ: لِمَاذَا يُحِبُّ أَبُونَا يُوسُفَ وَ بِنْيَامِينَ أَكْثَرَ؟
وَلِمَاذَا يُحِبُّ أَبُونَا يُوسُفَ وَ بِنْيَامِينَ وَهُمَا صَغِيرَانِ ضَعِيفَانِ؟
لِمَاذَا لَا يُحِبُّنَا مِثْلَ يُوسُفَ وَ بِنْيَامِينَ نَحْنُ شُبَّانٌ أَقْوِيَاءُ، هٰذَا أَمْرٌ عَجِيبٌ۔
وَكَانَ يُوسُفُ وَلَداً صَغِيراً، فَحَكَى الرُّؤْيَا لِإِخْوَتِهِ وَغَضِبَ الْإِخْوَةُ جِدًّا لَمَّا سَمِعُوا الرُّؤْيَا وَاشْتَدَّ حَسَدُهُمْ۔
وَ اجْتَمَعَ الْإِخْوَةُ يَوْماً وَقَالُوا اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضاً بَعِيدَةً۔

2. Brothers' Jealousy

Yusuf had only one real brother named Bin Yamin. The others were his step-brothers. Yaqub was extremely fond of these two of his sons and none of the others came near them in his affections. The step-brothers of Yusuf and Bin Yamin looked upon them with envy and bore a grudge against them. "Why does father," they would say, "love them more than us specially when they are so immature too." and weak? We are young and strong and deserve to be loved and valued more than Yusuf and Bin Yamin."

Yusuf in his childish simplicity over-looked his father's advice and related the dream to his step-brothers. This made them more envious of him and now their jealousy and hatred knew no bounds.

They held a meeting among themselves to hatch up a plot

٢- بھائیوں کا حسد

اور حضرت یوسف کے اپنی ماں سے ایک بھائی تھے جن کا نام ''بنیامین'' تھا، سیدنا یعقوب (علیہ السلام) ان دونوں سے بہت پیار کرتے تھے، اور ان دونوں جیسا کسی سے پیار نہ کرتے۔ دیگر بھائی یوسف اور بنیامین سے حسد کرتے، اور ناراض رہتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہمارے ابو! ''یوسف'' اور ''بنیامین'' سے زیادہ پیار کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ وہ دونوں کمزور بچے ہیں اور ہم سے یوسف بنیامین جیسا پیار کیوں نہیں کرتے، جبکہ ہم طاقتور جوان ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ یوسف ایک چھوٹے سے بچے تھے، انہوں نے بھائیوں کو خواب بتا دیا جب بھائیوں نے جب خواب سنا تو سخت ناراض ہوئے۔ ان کا حسد اور بڑھ گیا۔

ایک دن بھائی اکٹھے ہوئے، اور کہنے لگے

حِينَئِذٍ يكُونُ أَبُو كُمْ لَكُمْ خَالِصاً،
وَيكُونُ حُبُّهُ لَكُمْ خَالِصاً۔
قَالَ أَحَدُهُمْ: لَا بَلْ أَلْقُوهُ فِي بِئْرٍ فِي طَرِيقٍ يأخُذُهُ بَعْضُ الْمُسَافِرِينَ۔
وَ وَافَقَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الإخْوَةِ۔

against Yusuf. "Kill him or take him to a far-off land and leave him there. All our father's love will then be bestowed on us alone," suggested one of them. "No," another said. 'Throw him into a blind wayside well. Some way-farer will rescue him and take him away to his home." All the brothers agreed to this plan.

کہ یوسف کو مار ڈالو یا کسی دور دراز جگہ میں پھینک آؤ، تب تمھارے ابو صرف تمھارے ہو جائیں گے۔ اور ان کا پیار صرف تمھارے ساتھ ہو گا۔ ان میں سے ایک بولا۔ نہیں! بلکہ اسے سر راہ کسی کنوئیں میں پھینک دو، کوئی مسافر اسے لے جائے گا۔ (اس تجویز پر) سب بھائی متفق ہو گئے۔

٣- وَفْدٌ إِلَى يَعْقُوبَ

3. Brothers' Deputation to Yaqub

٣- یعقوب (علیہ السلام) کے پاس ایک وفد

وَلَمَّا اتَّفَقُوا عَلَى هذا الرَّأْيِ جَاؤُوا إِلَى يَعْقُوبَ وَكَانَ يَعْقوبُ يخَافُ عَلَى يُوسُفَ كَثِيراً،
وَكَانَ يَعْرِفُ أَنَّ الإخْوَةَ يَحْسُدُونَهُ وَلَا يُحِبُّونَهُ۔
وَكَانَ يَعْقُوبُ لَا يُرْسِلُ يُوسفَ مَعَ الإخوَةِ۔
وَكَانَ يُوسُفُ يَلْعَبُ مَعَ أَخِيهِ وَلَا يَذْهَبُ بَعِيداً۔
وَكَانَ الإِخْوَةُ يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ،
وَلَكِنَّهُمْ عَزَمُوا عَلَى الشَّرِّ۔
قَالُو يَا أَبَانَا لِمَاذَا لَا تُرْسِلُ مَعَنَا يُوسُفَ؟ مَاذَا تَخَافُ؟
هُوَ أَخُونَا الْعَزِيزُ! وَأَخُونَا الصَّغِيرُ،
وَ نَحْنُ أَبْنَاءُ أَبٍ۔
وَالإِخْوَةُ دَائِماً يَلْعَبُونَ جَمِيعاً،
فَلِمَاذَا لَا نَذْهَبُ نَحْنُ وَ نَلْعَبُ

Having drawn up the plan they came to Yaqub. He knew that Yusuf's brothers were jealous of him and would not hesitate in doing him harm. So he never let him go with them. Yusuf used to play with his real brother, Bin Yamin, in the house and was never allowed to go out.
The step-brothers were aware of it but it did not prevent them from going ahead with their conspiracy.
They said to Yaqub, "O father, why do you not let Yusuf go with us?
What are you afraid of? He is our dear little brother. We are the sons of the same father.
Brothers always play together. Why do we not also go out and play?
Please let us take him out tomorrow to play with us. We shall take every care of him."
Wise and experienced as Yaqub

جب سب نے اس تجویز پر اتفاق کر لیا، تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) کے پاس آئے۔ حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو یوسف کے بارے بہت تشویش رہتی تھی وہ جانتے تھے کہ بھائی یوسف کے ساتھ حسد کرتے ہیں، پیار نہیں (اس لیے) یعقوب (علیہ السلام) یوسف کو بھائیوں کے ساتھ (کہیں) بھیجا نہیں کرتے تھے۔ اور یوسفؑ بھی اپنے بھائی (بنیامین) کے ساتھ ہی کھیلا کرتے تھے، دور نہیں جاتے تھے۔ اور بھائی بھی یہ سب کچھ جانتے تھے، لیکن انہوں نے شرارت کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہنے لگے: ابا جی! آپ یوسف کو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ کس بات سے ڈرتے ہیں؟ وہ تو ہمارے پیارے سے چھوٹے بھائی ہیں! ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ اور بھائی تو ہمیشہ اکٹھے کھیلتے ہیں۔ بھلا ہم کیوں نہ جائیں؟ اور

جَمِيعاً؟

((أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ))۔

وَكَانَ يَعْقُوبُ شَيْخاً كَبِيراً،

وَكَانَ يَعْقُوبُ عَاقِلاً حَلِيماً۔

وَكَانَ يَعْقُوبُ لاَ يُحِبُّ أَنْ يَبْعُدَ مِنْهُ يُوسُفَ۔ وَكَانَ يَخَافُ عَلَى يُوسُفَ كَثِيراً۔ فَقَالَ لِأَبْنَائِهِ: ((أَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ))۔

قَالُوا: أَبَداً! كَيفَ يَأْكُلُهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ حَاضِرُونَ؟ وَكَيفَ يَأْكُلُهُ، وَنَحْنُ شُبَّانٌ أَقْوِيَاءُ؟ وَأَذِنَ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ۔

was, he did not at all like the idea of sending Yusuf away from him.

He said to them, "I fear that some wolf might come while you are engaged in play and eat him up."

"Never," the sons replied. "How can the wolf attack him in our presence. Are we not young and healthy ?"

At last, Yaqub reluctantly allowed Yusuf to go with them.

اکٹھے کھیلیں؟ کل آپ اسے ہمارے ساتھ بھیجیں تا کہ یہ کھائے پیئے، اور کھیلے ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب بڑے بزرگ، دانشمند، اور دھیمے مزاج والے تھے، وہ یوسف کا اپنے سے دور رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ یوسف کے بارے میں خوفزدہ رہتے تھے۔ اس لیے اپنے بیٹوں سے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا، اور تم اس سے بے خبر رہو گے؟ وہ بولے: کبھی نہیں! اسے ہماری موجودگی میں بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے؟ جب کہ ہم طاقتور جوان ہیں۔ یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف کو (جانے کی) اجازت دے دی۔

٤- إلى الغَابَةِ

وَفَرِحَ الْإِخْوَةُ كَثِيراً لَمَّا أَذِنَ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ۔

وَذَهَبُوا إِلَى غَابَةٍ وَأَلْقَوْا يُوسُفَ فِي بِئْرٍ فِي الْغَابَةِ وَلَمْ يَرْحَمُوا يُوسُفَ الصَّغِيرَ،

وَلَمْ يَرْحَمُوا يَعْقُوبَ الشَّيْخَ الْكَبِيرَ۔

وَكَانَ يُوسُفُ وَلَداً صَغِيراً،

وَكَانَ قَلْبُهُ صَغِيراً۔

وَكَانَتِ الْبِئْرُ عَمِيقَةً،

وَكَانَتِ الْبِئْرُ مُظْلِمَةً،

وَكَانَ يوسفُ وَحِيداً۔

وَلَكِنَّ اللّٰهَ بَشَّرَ يُوسُفَ وَقَالَ لَهُ: لاَ

4. In the Forest

The step-brothers were very glad to receive Yaqub's permission. They went to a forest where they threw Yusuf into a well. They had no pity for the little boy or their aged father.

But Allah sent glad tiding to Yusuf. "Do not be grieved or afraid," came the inspiration from Him. "Indeed, Allah is with you. Soon you will be glorified. Your brothers will appear before you and confess what they have done."

The step-brothers, having carried out their plan of

٤- جنگل کی طرف

بھائی بہت خوش ہوئے، جب یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف کو اجازت دے دی۔ وہ سب جنگل کی طرف چلے گئے۔ اور یوسف علیہ السلام کو جنگل کے ایک کنوئیں میں پھینک دیا۔ انہوں نے ننھے یوسف پر ترس کھایا نہ بوڑھے حضرت یعقوب پر۔ یوسف چھوٹے بچے تھے، تو ان کا دل بھی چھوٹا تھا، (وہ) کنواں گہرا اور تاریک تھا۔ (اس میں) تنہا یوسف تھے۔ اللہ نے یوسف کو بشارت دی کہ غم نہ کرو، اور نہ اندیشہ! بلاشبہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمہاری بڑی شان ہوگی! بہت جلد یہ بھائی تمہارے

تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ، وَسَيَكُونُ لَكَ شَأْنٌ، سَيَحْضُرُ إِلَيْكَ الْإِخْوَةُ وَتُخْبِرُ هُمْ بِمَا فَعَلُوهُ۔

وَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَلْقَوْا يوسفَ فِي الْبِئْرِ اجْتَمَعُوا وَقَالُوا: مَاذَا نَقُولُ لِأَبِينَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَبُونَا يَقُولُ أَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ فَنَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ يَا أَبَانَا قَدْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ۔

وَافَقَ الْإِخْوَةُ عَلَى ذٰلِكَ، وَقَالُوا نَعَمْ نَقُولُ لَهُ: يَا أَبَانَا قَدْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ۔ قَالَ بَعْضُ الْإِخْوَانِ: وَلٰكِنْ مَا آيَةُ ذٰلِكَ؟

قَالُوا: آيَةُ ذٰلِكَ الدَّمُ۔ وَأَخَذَ الْإِخْوَةُ كَبْشاً وَ ذَبَحُوهُ۔ وَأَخَذُوا قَمِيصَ يُوسفَ وَ صَبَغُوهُ وَفَرِحَ الْإِخْوَةُ جِدًّا، وَقَالُوا الْآنَ يُصَدِّقُ أَبُونَا۔

throwing Yusuf into the well, sat down to think what they would tell their father about his disappearance. "Father had said," one of them remarked, "that he feared some wolf might come and eat up Yusuf. Let us tell him how right he was. Exactly the same thing had happened. Yusuf had been eaten up by a wolf."

The idea appealed to them very much. "Yes," they said with one voice. "It will work. We will tell him so."

"But," one of them pointed out, "What proof will we give in support of our story"

"The proof," the other replied, "will be the blood?"

They killed ram and dipped Yusuf's shirt in its blood.

"Now," they said, "Father will have to believe us."

پاس آئیں گے اور تم ان کے کرتوت سے انہیں آگاہ کرو گے؟ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے اور انہوں نے یوسف کو کنوئیں میں پھینک دیا، تو آپس میں کہنے لگے: اب ہم اپنے ابو سے کیا کہیں گے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے "ابو" کہا کرتے تھے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا! اب انہیں یہی کہیں گے کہ ابا جی! آپ نے سچ فرمایا تھا، واقعی بھیڑیا کھا گیا! بھائیوں نے اس پر اتفاق کر لیا۔ کہنے لگے: "جی ہاں" ہم اپنے والد سے یہی کہیں گے ابا جان! واقعی اسے بھیڑیا کھا گیا۔ ان میں سے ایک بھائی بولا: اس کی نشانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی نشانی خون ہے! بھائیوں نے ایک مینڈھا لے کر ذبح کیا۔ اور یوسف کی قمیص لے کر اس خون میں رنگ لی۔ (اب) بھائی بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اب ہمارے والد تسلیم کر لیں گے۔

٥- أَمَامَ يَعْقُوبَ

((وَجَآءُوا أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ))۔

((قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ))۔

((وَجَآءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ))

وَقَالُوا هٰذَا دَمُ يُوسُفَ!

5. Before Yaqub

The step-brothers of Yusuf returned home late in the evening to narrate the story to their father. They said to him with tears in their eyes, "O father, we were having a race among ourselves and had left Yusuf behind with our things when a wolf came and ate him up. They showed him the shirt of Yusuf with the blood of the

٥- یعقوب (علیہ السلام) کے سامنے

وہ بھائی رات کے وقت اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے ابا جان! ہم آپس میں دوڑنے کا مقابلہ کرنے لگ گئے اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے اور کہنے لگے یہ یوسف کا خون ہے! ان کے

وَكَانَ أَبُوهُمْ يَعْقُوبُ نَبِياً.
وَكَانَ شَيْخاً كَبِيراً۔
وَكَانَ أَعْقَلَ مِنْ أَوْلَادِهِ۔
وَكَانَ يَعْقُوبُ يَعْرِفُ أَنَّ الذِّئْبَ إِذَا أَكَلَ إِنْسَاناً جَرَحَهُ وَشَقَّ قَمِيصَهُ۔
وَكَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ سَالِمًا۔
وَكَانَ مَصْبُوغاً فِي الدَّمِ فَعَرَفَ يَعْقُوبُ أَنَّهُ دَمٌ كَذِبٌ،
وَأَنَّ قِصَّةَ الذِّئْبِ قِصَّةٌ مَوْضُوعَةٌ۔
فَقَالَ لِأَوْلَادِهِ:
بَلْ هٰذِهِ قِصَّةٌ وَضَعْتُمُوها ((فَصَبْرٌ جَمِيلٌ)) وَحَزِنَ يَعْقُوبُ عَلَى يوسفَ حُزْناً شَدِيداً وَلٰكِنَّهُ صَبَرَ صَبْراً جَمِيلاً۔

ram on it and said pathetically, "This is your Yusuf's blood." Yaqub was a Prophet and also a man of the world. He was much wiser than his sons. He knew that the wolf would not have left the shirt undamaged. A wolf would first attack a man before eating him up. Yusuf's shirt, on the other hand, bore no signs of a tear and was completely soaked in blood. It was not difficult for him, in such circumstances, to conclude that the blood on it was not Yusuf's blood. The whole story, he was sure in his mind, was concocted, "No," he said to his sons. "It cannot be as you have told. You have invented the tale. But the wisest course would be to be patient." Yusuf's loss was a terrible blow to him but he bore it with courage and patience.

والد یعقوب (علیہ السلام) تو پیغمبر تھے اور بڑے بزرگ بھی۔ وہ اپنی اولاد سے زیادہ عقل مند تھے، یعقوب (علیہ السلام) جانتے تھے کہ جب بھیڑیا کسی انسان کو کھاتا ہے تو وہ اسے زخمی کرتا اور اس کی قمیص کو پھاڑ دیتا ہے۔
اور یوسف کی قمیص صحیح سالم تھی اور خون آلود تھی۔ یعقوب (علیہ السلام) پہچان گئے کہ یہ جھوٹا خون ہے۔
اور بھیڑیے کا قصہ ایک بناوٹی کہانی ہے۔
آپ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: تم نے تو یہ کہانی خود سے گھڑی ہے۔
مگر اب صبر ہی بہتر ہے۔
یعقوب (علیہ السلام) یوسف پر بہت ہی غمزدہ ہوئے لیکن انہوں نے نہایت اچھے انداز میں صبر سے کام لیا۔

٦- يُوسُفُ فِي الْبِئْرِ

وَرَجَعَ الْإِخْوَةُ إِلَى الْبَيْتِ،
وَتَرَكُوا يوسُفَ فِي الْبِئْرِ وَأَكَلَ الْإِخْوَةُ الطَّعَامَ، وَنَامُوا عَلَى الْفِرَاشِ۔ ويوسفُ فِي الْبِئْرِ، وَلَا فِرَاشَ وَلَا طَعَامَ۔ وَنَسِيَ الْإِخْوَانُ يُوسفَ، وَنَامُوا۔ وَمَا نَامَ يُوسفُ وَمَا نَسِيَ أَحَداً۔ وَبَقِيَ يَعْقُوبُ يَذْكُرُ يوسفَ وَبَقِيَ يوسفُ يَذْكُرُ يَعْقُوبَ۔
وَكَانَ يوسفُ فِي الْبِئْرِ۔ وَكَانَتِ

6. In the Well

The step-brothers, back safely home, had their dinner and slept comfortably on their soft beds without giving a thought to Yusuf, while Yusuf, pitifully alone in the well-dark, deep and dry-with neither food, nor drink, nor rest, was crying his heart out for his father and brothers Yaqub was in no happier state of mind.

Beaten down by grief and

٦- یوسف کنوئیں میں

بھائی گھر لوٹ آئے اور یوسف کو کنوئیں میں ہی چھوڑ دیا۔ بھائیوں نے کھانا کھایا، اور بستر پر سو گئے۔ یوسف کنوئیں میں! نہ بستر نہ کھانا، بھائی یوسف کو بھول گئے اور سو گئے اور یوسف نہ سوئے، اور کسی کو بھولے، یعقوب (علیہ السلام) یوسف کو اور یوسف یعقوب کو یاد کرتے رہے۔ یعقوب (علیہ السلام) یوسف کو اور یوسف یعقوب کو یاد کرتے رہے۔ یوسف کنوئیں میں تھے،

الْبِئْرُ عَمِيقَةً۔ وَكَانَتِ الْبِئْرُ فِی الْغَابَةِ، وَكَانَتِ الْغَابَةُ مُوحِشَةً وَكَانَ ذٰلِكَ فِی اللَّيْلِ، وَكَانَ اللَّيْلُ مُظْلِمًا۔

worry he too could neither eat nor sleep.

کنواں گہرا تھا۔ اور کنواں جنگل میں تھا۔ اور جنگل ڈراؤنا تھا، اور رات ہو چکی تھی۔ اور رات بہت اندھیری تھی۔

٧- مِنَ الْبِئْرِ إِلَى الْقَصْرِ

7. From the Well to the Palace

٧- کنوئیں سے محل تک

وَكَانَتْ جَمَاعَةٌ تُسَافِرُ فِی هٰذِهِ الْغَابَةِ۔ وَعَطِشُوا فِی الطَّرِيقِ، وَبَحَثُوا عَنْ بِئْرٍ۔ وَرَأَوْا بِئْرًا، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهَا رَجُلًا لِيَأْتِيَ لَهُمْ بِالْمَاءِ۔

جَاءَ الرَّجُلُ إِلَى الْبِئْرِ، وَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ۔ وَنَزَعَ الدَّلْوَ، فَإِذَا الدَّلْوُ ثَقِيلَةٌ! وَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِی الدَّلْوِ غُلَامٌ! دَهِشَ الرَّجُلُ وَ نَادَىٰ ﴿يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ﴾

وَفَرِحَ النَّاسُ جِدًّا وَأَخْفَوْهُ۔ وَوَصَلُوا إِلَىٰ مِصْرَ، وَقَامُوا فِی السُّوقِ وَ نَادَوْا:

مَنْ يَشْتَرِی هٰذَا الْغُلَامَ؟

مَنْ يَشْتَرِی هٰذَا الْغُلَامَ؟

اِشْتَرَى الْعَزِيزُ يُوسُفَ بِدَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَ بَاعَهُ التُّجَّارُ وَمَا عَرَفُوا يُوسُفَ۔

وَذَهَبَ بِهِ الْعَزِيزُ إِلَىٰ قَصْرِهِ، وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَكْرِمِی يُوسُفَ، إِنَّهُ وَلَدٌ رَشِيدٌ۔

But not before long, by Allah's grace, a party of travelers happened to pass through the forest. The travelers had become thirsty and were in search of a well when the well in which Yusuf had been thrown came into their view. They sent one of their companions to fetch water from it. The traveler let down his bucket into the well but when he was pulling it out he felt that it had become very heavy. When the bucket came out of the well the traveler was shocked to see that in it there was sitting a boy, He shouted the news to his companions who came running and were delighted to see how handsome Yusuf was. They decided to conceal the fact and to take him along with them. When the travelers reached Egypt they thought of selling Yusuf away as a slave. They stood in the market place with him, calling out, "Is there anybody to purchase this boy? Is there?" Al-Aziz, a minister of the Egyptian Court ultimately bought him for a few dirham.

Al-Aziz took him to his palace and told his wife to treat him well.

اس جنگل میں ایک جماعت سفر کر رہی تھی۔ انہیں راستے میں پیاس لگی تو کنوئیں کی تلاش میں لگ گئے۔ اور ایک کنواں دیکھ لیا۔

انہوں نے ادھر ایک آدمی بھیجا تاکہ ان کے لیے پانی لائے۔

وہ آدمی کنوئیں کے پاس آیا اور اپنا ڈول لٹکایا۔

جب ڈول کھینچا تو وہ بھاری تھا، جب نکالا تو ڈول میں ایک لڑکا تھا، آدمی حیرت زدہ ہو گیا۔ مبارک ہو یہ تو ایک لڑکا ہے۔

وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور اُسے چھپا لیا، اور مصر پہنچے تو بازار میں کھڑے ہو کر آواز لگائی: اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ اس لڑکے کو کون خریدے گا؟

عزیز مصر نے یوسف کو چند کوڑیوں کے مول خرید لیا، تاجروں نے تو اسے بیچ ڈالا اور اسے پہچان نہ سکے۔

عزیز مصر یوسف کو اپنے محل میں لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا:

یوسف کو عزت و اکرام سے رکھنا، یہ بڑا ہونہار لڑکا ہے۔

٨- الْوَفَاءُ وَالْأَمَانَةُ

وَرَاوَدَتْ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ يُوسُفَ عَلَى
الْخِيَانَةِ۔ وَلٰكِنَّ يُوسُفَ أَبَى،
وَقَالَ۔ كَلَّا أَنَا لَا أَخُونُ سَيِّدِي،
إِنَّهُ أَحْسَنَ إِلَيَّ وَأَكْرَمَنِي۔
إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ۔
وَغَضِبَتْ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ وَشَكَتْ إِلَى
زَوْجِهَا۔
وَعَرَفَ الْعَزِيزُ أَنَّ الْمَرْأَةَ كَاذِبَةٌ۔
وَعَرَفَ أَنَّ يُوسُفَ أَمِينٌ۔
فَقَالَ لِزَوْجِهِ ((إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ
الْخٰطِئِيْنَ))۔
وَعُرِفَ يُوسُفُ فِي مِصْرَ بِجَمَالِهِ،
وَإِذَا رَآهُ أَحَدٌ قَالَ:
((مَا هٰذَا بَشَرًا۔ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ
كَرِيمٌ))۔
وَاشْتَدَّ غَضَبُ الْمَرْأَةِ وَقَالَتْ
لِيُوسُفَ:
إِذَنْ تَذْهَبُ إِلَى السِّجْنِ!
قَالَ يُوسُفُ: ((السِّجْنُ أَحَبُّ
إِلَيَّ))۔
وَبَعْدَ أَيَّامٍ رَأَى الْعَزِيزُ أَنْ يُرْسِلَ
يُوسُفَ إِلَى السِّجْنِ۔

8. Loyal and Trustworthy

Yusuf had a soul which was as beautiful as were his looks. Enamored by his superb physical charm Al-Aziz's wife tried to seduce him. But he refused saying, "No, not by any manner or means. I will not be treacherous to my benefactor. He has done me great favour and honoured me. I do fear Allah." The woman got so angry at his refusal that in order to have her revenge she falsely reported to her husband that Yusuf had tried to molest her. But Al-Aziz knew that she was lying. He had full trust in Yusuf's character and loyalty. "Truly," he said to his wife. "It is you who has been at fault."
Yusuf had come to be known all over Egypt for his handsomeness. Whoever saw him said, "No mortal can he be! He is nothing but a noble angel." The prospect of winning the love of such a handsome man had swelled the vanity of Al-Aziz's wife. But when her overtures were rejected by Yusuf she grew so very angry that she bluntly told Yusuf, "In that case you will have to go to prison." 'The prison," Yusuf boldly replied, "is more to my liking than what you invite me to." A few days later Yusuf found himself in prison.

٨- وفاداری اور امانت داری

عزیز مصر کی بیوی نے یوسف کو خیانت کے لیے ورغلایا، لیکن یوسف نے انکار کر دیا، اور کہا:
"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا!" میں اپنے آقا کے ساتھ خیانت نہیں کروں گا۔
اس نے میرے ساتھ حسن سلوک کیا ہے اور میری عزت کی ہے۔
میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ عزیز مصر کی بیوی طیش میں آ گئی اور اپنے خاوند سے شکایت کر دی۔
عزیز مصر جان گیا کہ عورت جھوٹی ہے۔ اور جان گیا کہ یوسف امانتدار ہے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا:
"بلاشبہ تو ہی غلط کار ہے۔" اور مصر میں یوسف کے حسن و جمال کا چرچا ہو گیا، جب انہیں کوئی دیکھتا تو پکار اٹھتا "کہ یہ کوئی انسان نہیں بلکہ معزز فرشتہ ہے" عورت کی ناراضی بڑھ گئی، یوسف سے کہنے لگی:
"اب تو تم جیل (ہی) میں جاؤ گے!"
یوسف بولے: یہ جیل مجھے پسند ہے، چند دنوں کے بعد عزیز نے سوچا کہ یوسف کو جیل بھیج دے مگر عزیز مصر یہ جانتا تھا کہ

وَكَانَ الْعَزِيزُ يَعْرِفُ أَنَّ يُوسُفَ بَرِيءٌ۔
وَدَخَلَ يُوسُفُ السِّجْنَ۔

Though Al-Aziz was convinced of his innocence he felt that it would be better and wiser if he was removed for some time to the prison.

یوسف بے قصور ہے اور پھر یوسف جیل چلے گئے۔

٩- مَوعِظَةُ السِّجْنِ

9. Preaching in the Prison

٩- جیل کا وعظ

وَدَخَلَ يُوسُفُ السِّجْنَ،
وعَرَفَ أَهْلُ السِّجْنِ جَمِيعاً أَنَّ يُوسُفَ شَابٌّ كَرِيمٌ۔
وأَنَّ يُوسُفَ عِنْدَهُ عِلْمٌ عَظِيمٌ۔
وَأَنَّ يُوسُفَ فِي صَدْرِهِ قَلْبٌ رَحِيمٌ۔
وَأَحَبَّ أَهْلُ السِّجْنِ يُوسفَ وَأَكْرَمُوهُ۔
وَفَرِحَ النَّاسُ بِيُوسفَ وَعَظَّمُوهُ۔
وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ رَجُلَانِ وَقَصَّا عَلَيْهِ رُؤْيَاهما
((وَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّيْ أَرَانِيْ أَعْصِرُ خَمْرًا))((وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّيْ أَرَانِيْ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِيْ خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ))۔
وَسَأَلَا يُوسُفَ عَنِ التَّأْوِيلِ۔
وَكَانَ يُوسفُ عَالِمًا بِتَأْوِيلِ الرُّؤْيَا۔
وَكَانَ يُوسفُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
وَكَانَ النَّاسُ فِي زَمَانِهِ يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللّٰهِ۔
وَوَضَعُوا أَرْبَابًا كَثِيرَةً مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِم۔

So, Yusuf was in prison. It soon became evident to the other prisoners and the officials of the place that he was a noble youth. They were all impressed by his excellent qualities of mind and character and began to like him very much. They showed him great respect and were very pleased with him.
Two other men had been brought to the prison at the same time as Yusuf. Both of them had seen dreams which they related to Yusuf. "I saw", related one of them, "that I was distilling wine." "And I", said the other, "saw that I was carrying bread on my head which the birds were eating." They wanted Yusuf to interpret their dreams for theme
But a Prophet's mission includes much more than the interpretation of dreams Yusuf had a great deal to do. He had to instruct. In his days people used to worship other objects besides Allah. They had invented many deities of their own like the god of the earth, the god of the oceans, the god

اور یوسف جیل میں داخل ہوئے، تو جیل والوں نے پہچان لیا کہ یوسف ایک شریف نوجوان ہے۔ یقیناً یوسف کے پاس بہت زیادہ علم ہے۔ اور یوسف کے سینے میں مہربان دل ہے۔
قیدیوں نے یوسف سے پیار کیا اور ان کا اکرام کیا۔
لوگ یوسف سے بہت خوش ہوئے اور ان کی تعظیم کی۔ ان کے ساتھ جیل میں دو (اور) آدمی بھی داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے خواب سنائے۔
ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شراب کشید کرتا ہوں۔ دوسرا بولا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں، اور پرندے اس سے کھا رہے ہیں۔ ان دونوں (قیدیوں) نے یوسف سے خواب کی تعبیر پوچھی، حضرت یوسف خواب کی تعبیر جانتے تھے، کیونکہ یوسف اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔
ان کے زمانے میں لوگ غیر اللہ کی بندگی کرتے تھے، ان لوگوں نے از خود بہت

وَقَالُوا هٰذَا رَبُّ الْبَرِّ، وَهٰذَا رَبُّ الْبَحْرِ، وَهٰذَا رَبُّ الرِّزْقِ، وَهٰذَا رَبُّ الْمَطَرِ۔ وَكَانَ يُوسُفُ يَرَى كُلَّ ذٰلِكَ وَيَضْحَكُ۔ وَكَانَ يُوسُفُ يَعْلَمُ كُلَّ ذٰلِكَ وَيَبْكِي۔ وَكَانَ يُوسُفُ يُرِيدُ أَنْ يَدْعُوَهُمْ إِلَى اللّٰهِ۔ وَقَدْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي السِّجْنِ۔ أَلَا يَسْتَحِقُّ أَهْلُ السِّجْنِ الْموعِظَةَ؟ أَلَا يَسْتَحِقُّ أَهْلُ السِّجْنِ الرَّحْمَةَ؟ أَلَيْس أَهْلُ السِّجْنِ عِبَادَ اللّٰهِ؟ أَلَيْس أَهْلُ السِّجْنِ بَنِي آدَمَ؟ كَانَ يُوسُفُ فِي السِّجْنِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ حُرًّا جَرِيئًا۔ كَانَ يُوسُفُ فَقِيراً وَلٰكِنَّهُ كَانَ جَوَادًا سَخِيًّا۔ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَجْهَرُونَ بِالْحَقِّ فِي كُلِّ مَكَانٍ۔ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَجُودُونَ بِالْخَيْرِ فِي كُلِّ زَمَانٍ۔

of food and the god of rain. Yusuf saw the absurdity of it. Sometimes he laughed at their ignorance and sometimes he wept. He had wanted so many times to teach them about Allah and to invite them towards Him. But Allah had destined for Yusuf's mission to start from the prison. There was nothing strange in it, for do the prisoners also not belong to the human family? Are they not Allah's slaves? Do they not stand in need of salvation and mercy and have they not the right to be shown the right path? Though in prison, Yusuf's mind, heart and tongue were free. Though poor, he was generous- hearted and handsome. The Prophets are always so. They proclaim the truth at each and every place, even in a prison. They sanction the good and spread the Divine gifts of knowledge and learning at all times.

سے رب بنا رکھے تھے، اور کہتے تھے یہ خشکی کا رب ہے۔ یہ سمندر کا رب ہے یہ روزی کا رب ہے، اور یہ بارش کا رب ہے۔
اور یوسف سب کچھ دیکھتے اور ہنستے تھے، یوسف سب کچھ جانتے اور روتے تھے۔ یوسف چاہتے تھے انہیں اللہ کی طرف دعوت دیں۔
اللہ کو یہ منظور تھا کہ دعوت کا کام جیل میں ہو کیا قیدی وعظ ونصیحت کے مستحق نہیں؟ کیا قیدی شفقت کے حقدار نہیں؟
کیا قیدی اللہ کے بندے نہیں؟ کیا قیدی آدمؑ کی اولاد نہیں؟
یوسف جیل میں ہوکر بھی آزاد اور جرائت مند تھے یوسف بے سروسامان مگر سخی اور دریا دل تھے۔
بلاشبہ انبیاء ہر جگہ حق کا بول بالا کرتے ہیں۔ یقیناً انبیاء ہر زمانے میں خیر وبھلائی کی سخاوت کرتے ہیں۔

١٠- حكمة يوسف

10. Ynsuf's Sagacity and Resourcefulness

١٠- یوسف کی دانش مندی

قَالَ يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ: إِنَّ الْحَاجَةَ سَاقَتِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيَّ۔
وَإِنَّ صَاحِبَ الْحَاجَةِ يَلِينُ وَيَخْضَعُ۔
وَإِنَّ صَاحِبَ الْحَاجَةِ يُطِيعُ وَيَسْمَعُ۔
فَلَوْ قُلْتُ لَهُمَا شَيْئًا لَسَمِعَا وَسَمِعَ أَهْلُ السِّجْنِ وَلٰكِنَّ يُوسُفَ لَمْ

On being asked by these men to interpret their dreams, he said to himself. "Their need has led them to me, and when a man is in need he is meek and agreeable. If I say something to them now they will listen to it carefully and perhaps pass it on to the other prisoners also."
But be did not hurry. He said to

یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل میں کہا: یقیناً ضرورت ان دو شخصوں کو میرے پاس کھینچ لائی۔ اور ضرورت مند نرم اور جھکا ہوا ہوتا ہے۔ ضرورت مند بات مانتا اور سنتا ہے۔ اگر میں ان دونوں کو کچھ کہوں تو ضرور سنیں گے، اور (بلکہ) جیل والے بھی سنیں گے۔ لیکن یوسف (علیہ السلام) نے جلدی

يَسْتَعجِل۔

بَلْ قَالَ لَهُمَا: أَنَا أُخْبِرُكُمَا بِتَأْوِيلِ الرُّؤْيَا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا طَعَامُكُمَا۔

فَجَلَسَا وَاطْمَأَنَّا۔

ثُمَّ قَالَ لَهُمَا يُوسُفُ: أَنَا عَالِمٌ بِتَأْوِيلِ الرُّؤْيَا، ((ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي))

فَفَرِحَا وَاطْمَأَنَّا۔ وَهُنَا وَجَدَ يُوسُفُ الْفُرْصَةَ فَبَدَأَ مَوْعِظَتَهُ۔

them, 'I must interpret the dreams before your meal comes."

They sat down quietly to listen.

"It is true that I know the science of the interpretation of dreams," he began.

"It is a part of the knowledge vouchsafed to me by my Lord."

Their interest grew and they were glad to hear him say so.

نہ کی۔ بلکہ ان دونوں سے کہا: ''میں تمھیں خواب کی تعبیر تمھارا کھانا آنے سے پہلے بتادوں گا۔ وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے۔ پھر یوسف (علیہ السلام) نے ان سے کہا: میں خوابوں کی تعبیر جانتا ہوں ان خوابوں کی تعبیر میرے رب نے مجھے سکھائی ہے۔ وہ دونوں خوشی سے مطمئن ہو گئے۔ یہاں یوسف (علیہ السلام) نے موقعہ کو غنیمت جانا اور اپنی نصیحت شروع کردی۔

١١- مَوْعِظَةُ التَّوْحِيْدِ

11. Call to a Single Allah

١١-توحید کا وعظ

قَالَ يُوسُفُ: ((ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي))۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ لَا يُؤْتِي عِلْمَهُ كُلَّ أَحَدٍ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُؤْتِي عِلْمَهُ الْمُشْرِكَ۔

هَلْ تَعْرِفَانِ لِمَاذَا عَلَّمَنِي رَبِّي لِأَنِّي تَرَكْتُ طَرِيقَ أَهْلِ الشِّرْكِ۔

((وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ))۔ ((مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ))۔

قَالَ يُوسُفُ: وَهٰذَا التَّوْحِيدُ لَيْسَ لَنَا فَقَطْ۔

بَلْ هُوَ لِلنَّاسِ جَمِيعًا۔

((ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ))۔

Yusuf used the occasion to deliver his sermon on the Oneness of God. He went on, "There are things which the Lord has taught me and not to you or anyone else. Allah does not bestow the bounty of knowledge on everybody, on the transgressors and the polytheists. He has favoured me with it because I did not adopt the way of those who assign partners to Allah. On the other hand, I follow the path of my ancestors-Ibrahim, Ishaque and Yaqub who never attributed any partners to Allah. "The path of Divine Unity," he said, "is not for us alone but for the whole of mankind. It is a grace and a bounty of Allah upon us and upon the entire human family, but men, generally, are ungrateful." "Just see!" after a little pause he resumed. "You

یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا ''یہ ان میں سے ہے جن کی میرے رب نے مجھے تعلیم دی'' لیکن اللہ اپنا علم ہر کسی کو نہیں دیتا۔ یقیناً اللہ مشرک کو اپنا علم نہیں دیتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ میرے رب نے مجھے کیوں علم دیا؟ اس لیے کہ میں نے شرک والوں کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم (علیہ السلام)، اسحٰق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کے دین کی پیروی اختیار کی ہے، ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائیں۔

یوسف (علیہ السلام) نے کہا: ''یہ توحید صرف ہمارے لیے ہی نہیں، بلکہ یہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔

وَهُنَا وَقَفَ يُوسُفُ وَسَأَلَهُمَا۔ تَقُولُونَ رَبُّ الْبَرِّ وَرَبُّ الْبَحْرِ وَرَبُّ الرِّزْقِ وَرَبُّ الْمَطَرِ۔ ((ءَ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ))۔ أَيْنَ رَبُّ الْبَرِّ وَرَبُّ الْبَحْرِ وَرَبُّ الرِّزْقِ وَرَبُّ الْمَطَرِ؟ ((أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ))۔ أُنْظُرُوا إِلَى الْأَرْضِ وَإِلَى السَّمَاءِ وَانْظُرُوا إِلَى الْإِنْسَانِ۔ ((هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ))۔ وَكَيْفَ رَبُّ الْبَرِّ وَرَبُّ الْبَحْرِ وَرَبُّ الرِّزْقِ وَرَبُّ الْمَطَرِ؟ ((أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ)) الْحُكْمُ لِلّٰهِ، الْمُلْكُ لِلّٰهِ، الْأَرْضُ لِلّٰهِ، الْأَمْرُ لِلّٰهِ، ((لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ)) ((ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ))۔ ((وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ))۔

speak of so many gods, the god of the earth, the god of the oceans, the god of food and the god of rain, and you call out to them in the hour of your need. But we say, 'Allah is the Lord and God of the whole universe.' Now think over it and see whether many lords who are constantly quarrelling with each-other are better or the One Allah, Supreme and All-Powerful? "How absurd it is to speak of the god of the earth, the god of the oceans, the god of this and the god of that. Show me what they have created on the earth, or how they have a share in the heavens. Look at the earth and the heavens and the human beings themselves; such is the creation of Allah. Now tell me what is there that the others besides Him have created? "These gods of yours, pertaining to this and to that, are only the creations of your imagination. They are nothing but mere names invented by you and your forefathers. The rule, the sovereignty, the universe, and the Day of Judgment belong only to Allah. Worship no one, O people, besides Him. This is the right religion, but most of men understand it not."

یہ ہم پر اور تمام لوگوں پر اللہ کا فضل ہے لیکن زیادہ تر لوگ شکر گزار نہیں۔

یہاں یوسف (علیہ السلام) ذرا رکے! اور پھر ان دونوں سے پوچھا تم کہتے ہو یہ خشکی کا رب، وہ سمندر کا رب، یہ روزی کا رب اور وہ بارش کا رب۔

اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تمام جہانوں کا رب ہے۔

کیا جدا جدا رب بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ! جو اکیلا ہی زبردست ہے؟

خشکی کا رب، سمندر کا رب، اور روزی کا رب اور بارش کا رب کہاں ہیں؟ مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا؟ یا آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ زمین و آسمان اور انسان کی طرف دیکھو۔ یہ (سب) اللہ کی مخلوق ہے۔ مجھے دکھاؤ جو اللہ کے سوا ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ کس طرح اور کیونکر رب ہیں خشکی، تری، رزق اور بارش کے؟ یہ صرف نام ہیں ان کے جو تم اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں حکومت، ملک زمین، اور حکم صرف اللہ ہی کا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

١٢۔ تَأْوِيلُ الرُّؤْيَا

12. Interpretation of Dreams

١٢۔ خواب کی تعبیر

وَلَمَّا فَرَغَ يُوسُفُ مِنْ مَوْعِظَتِهِ أَخْبَرَهُمَا بِتَأْوِيلِ الرُّؤْيَا۔

When Yusuf had finished his sermon, he told the two men what their dreams meant. "As

جب یوسف (علیہ السلام) اپنے وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو ان دونوں

قال: ((أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا))
((وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ))
وقال للذي: ((اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ))
فكان الأول ساقي الملك وصلب الآخر
ونسي الساقي أن يذكر يوسف عند الملك
ولبث يوسف في السجن بضع سنين.

١٣ - رؤيا الملك

ورأى ملك مصر رؤيا عجيبة
سبع بقرات سمان يأكلهن سبع عجاف
وسبع سنبلات خضر وأخر يابسات
فسأل الملك عن هذه الرؤيا العجيبة أولي الرأي
قالوا: هذه أضغاث أحلام لا حقيقة لها
وادّكر الساقي يوسف

for one of you," he said. "He will pour out the wine for his master to drink and, as for the other, he will hang from the scaffold, and the birds will feed from his head." Then, turning to the first man he said, "Tell your master about me when the dream comes true."

It happened to them exactly as Yusuf had foretold. One of them became the cup-bearer of the King while the other was executed. But the cup-bearer forgot to tell about Yusuf to the King with the result that Yusuf had to languish in the prison for some years more.

13. The King's Dream

Now it so happened that the King of Egypt also had a strange dream. He saw that seven emaciated oxen were eating the flesh of seven fat ones and that there were seven green ears of corn along with seven others that were withered. The King was curious to know what the dream meant, so he asked his courtiers to interpret it for him. But they were of no help. "It is nothing," they said. "In dream one sees so many things of no consequence." It was then that the cup-bearer suddenly thought of Yusuf. "My Lord," he exclaimed, "I will tell you what the dream signifies." He went to the prison and asked Yusuf to tell him the meaning of the King's dream.

(قیدیوں) کو خواب کی تعبیر بتائی۔ فرمایا تم میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلائے گا۔ اور دوسرا! تو اسے پھانسی دی جائے گی۔ اور پرندے اس کے سر کو کھائیں گے۔ اور کہا: اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا۔ (بالآخر) دونوں جیل سے نکل گئے۔ پہلا تو بادشاہ کا ساقی بنا اور دوسرے کو پھانسی دے دی گئی۔ اور ساقی تو بھول ہی گیا کہ وہ یوسف (علیہ السلام) کا ذکر بادشاہ سے کرے۔ (نتیجۃً) یوسف (علیہ السلام) کئی سال تک قید خانہ میں رہے۔

۱۳۔ بادشاہ کا خواب

مصر کے بادشاہ نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا۔ اس نے خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھیں جن کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور بادشاہ نے سات ہرے خوشے اور سات خشک خوشے دیکھے۔ بادشاہ کو اس عجیب و غریب خواب سے حیرت ہوئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے خواب کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے کہا یہ کچھ بھی نہیں۔ سونے والا نیند میں بہت سی چیزیں دیکھتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ پھر ساقی نے کہا: میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔ ساقی نکل گیا اور یوسف (علیہ السلام) سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔ یوسف (علیہ

إلّا أنْ تُغْلَبُوا على أمرِ كُمْ۔

وَعَاهَدُوا اللّٰهَ وَقَالَ يَعْقُوبُ :

((اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ))۔

وَقَالَ يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ:

((يَا بَنِيَّ لَاتَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ))۔

٢٠-بِنيَامِيْنُ عِنْدَ يُوسُفَ

وَدَخَلَ الإِخوَةُ مِنْ أبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ كَمَا أمَرَهُمْ أبُوهُمْ وَوَصَلُوا إِلَى يُوسُفَ۔

وَلَمَّا رَأَى يُوسُفُ بِنيَامِينَ فَرِحَ جِدًّا وَأَنْزَلَهُ فِي بَيْتِه۔

وَقَالَ يُوسُفُ لِبِنيَامِينَ: ((إِنِّيْ أَنَا أَخُوْكَ)) وَاطْمَأَنَّ بِنيَامِينُ۔

وَلَقِيَ يُوسُفُ بِنيَامِينَ بَعْدَ زَمَنٍ طَوِيلٍ فَذَكَرَ أُمَّهُ وَأَبَاهُ وَ ذَكَرَ بَيْتَهُ وَذَكَرَ صِغَرَهُ۔

وَأَرَادَ يُوسُفُ أَنْ يَبْقَىٰ عِندَهُ بِنيَامِينُ يَرَاهُ كُلَّ يَوْمٍ وَيُكَلِّمُهُ وَيَسْأَلُهُ عَنْ بَيْتِهِ۔

وَلٰكِنْ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَى ذٰلِكَ ، وَ بِنيَامِينُ رَاجِعٌ غَداً إِلَى كَنْعَانَ؟ وَكَيْفَ السَّبِيلُ إِلَى ذٰلِكَ وَالْإِخوَةُ عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَى أَنْ يَرْجِعُوْن بِهِ

it lies in your power."

When they had taken the oath Yaqub said. "Over all that we say may Allah be the Witness and the Guardian."

Then he instructed his sons, "O my sons, enter not the city by the same gate but by different gates."

20. Bin Yamin With Yusuf

They did as they were instructed by their father and reached Yusuf who was very happy to see Bin Yamin. He took, him in and made him stay in his own house. He told him, "I am your brother." Bin Yamin was overjoyed on hearing it.

Yusuf was meeting Bin Yamin after such a long time. He bad to talk with him about their father, mother and family, about their child-hood days and the games they used to play together. But how could he be satisfied with such a brief meeting? He wished Bin Yamin to remain with him and not to go back to Syria with his step-brothers.

But how could it be done? The step-brothers had sworn upon Allah to bring him to Kanan. How could Yusuf be justified in detaining Bin Yamin without a valid reason. If he did so,

جائے اورتم مجبور ہو جاؤ۔" انہوں نے اللہ سے عہد کیا، تو یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا: "اللہ ہماری باتوں پر وکیل (نگران) ہے۔" یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا، (بلکہ) مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

۲۰ بنیامین یوسف کے پاس

بھائی الگ الگ دروازوں سے داخل ہوئے جیسا کہ ان کے والد گرامی نے حکم دیا تھا، اور وہ یوسف کے ہاں پہنچ گئے۔

جب یوسف (علیہ السلام) نے بنیامین کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے گھر میں ٹھہرالیا، اور یوسف (علیہ السلام) نے بنیامین سے کہا: "میں تمہارا بھائی ہوں۔" یہ سن کر بنیامین کو تسلی ہوئی، چونکہ یوسف بنیامین سے عرصہ دراز کے بعد ملے تھے اس لیے انہوں نے اپنے والدین، گھر اور بچپن کو یاد کیا یوسف (علیہ السلام) نے چاہا کہ بنیامین ان کے پاس رہے، اسے ہر روز دیکھے اور اس سے باتیں کرے، اور اس سے اپنے گھر کے بارے میں پوچھ سکیں لیکن اس کی کیا صورت ہو؟ بنیامین تو کل واپس جانے والا ہے۔ اس کی کیا تدبیر ہو؟ بھائیوں نے تو اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ بنیامین کو اپنے ساتھ واپس لائیں گے۔

مَعَهُمْ؟
وَكَيْفَ يُمْكِنُ لِيُوسُفَ أَنْ يَحْبِسَ بِنْيَامِينَ عِنْدَهُ بِغَيْرِ سَبَبٍ؟
وَيَقُولُ النَّاسُ : قَدْ حَبَسَ الْعَزِيزُ عِنْدَهُ كَنْعَانِيًّا بِغَيْرِ سَبَبٍ،
إِنَّ هٰذَا لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔
وَلٰكِنَّ يُوسُفَ كَانَ ذَكِيًّا عَاقِلاً۔
كَانَ عِنْدَ يُوسُفَ إِنَاءٌ ثَمِينٌ،
وَكَانَ يَشْرَبُ فِيهِ۔
وَضَعَ هٰذَا الْإِنَاءَ فِي مَتَاعِ بِنْيَامِينَ
وَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ۔
وَالْتَفَتَ الْإِخْوَةُ، وَقَالُوا مَاذَا تَفْقِدُونَ؟
قالوا: نَفقِدُ صُواعِ (اناء) الملك
و لِمَن جاء به حِملُ بعيرٍ۔
((قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِينَ))!
((قَالُوا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ إِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِينَ))
((قَالُوا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِي رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ))!
و خرج الاناء من متاع بنيامين فخجل الاخوة و لكن قالوا من غير خجل: ان يسرق (بنيامين) فقد

people would talk, "You see Al-Aziz has arrested a Kanani for nothing. How unjust of him, really!"

Yusuf thought of a plan. A precious bowl from which he used to drink water was secretly put in Bin Yamin's luggage. After it had been done an announcer called out, "O you of the caravan! behold! you are thieves, and there is no doubt *about it." "What is missing ?"* the brothers asked in surprise. "The King's bowl," said Yusuf's men. "There is a camel-load of reward for anyone who finds it." We swear by Allah," the brothers said, "We did not come here to make mischief in the land, and we are no thieves." "What penalty will you pay if you are proved to be thieves? " they enquired. "The penalty shall be," the brothers said, "that he, in whose possession it is found, will be held as a bondsman to atone for the crime. Thus it is that we punish the wrongdoers in our land."

The search was made and the cup was recovered from Bin Yamin's luggage to the utter shame and surprise of all of them. "If he steals there is no wonder for he had a brother who also stole before him," remarked the step-brothers of Bin Yamin in anger. Yusuf heard this shameless lie but he held his tongue. He did not lose his temper, so kind and tolerant

یوسف (علیہ السلام) کے لیے کیسے ممکن ہو کہ وہ بنیامین کو بغیر کسی وجہ کے اپنے پاس رکھ سکیں؟ لوگ کہیں گے کہ عزیز مصر نے بغیر کسی وجہ کے ایک کنعانی باشندے کو روک رکھا ہے۔ یقیناً یہ تو بڑا ظلم ہے۔ مگر یوسف (علیہ السلام) بڑے ذہین اور عقلمند تھے۔ ان (یوسف ؑ) کے پاس ایک قیمتی برتن تھا، جس میں وہ پانی وغیرہ پیتے تھے، انہوں نے یہ برتن بنیامین کے سامان میں رکھ دیا، اور منادی نے اعلان کیا کہ ''یقیناً تم چور ہو۔'' بھائیوں نے پلٹ کر پوچھا: تمھاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا: ہم بادشاہ کا برتن گم پا رہے ہیں۔ جو شخص وہ برتن لائے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ غلہ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ ہم یہاں فساد کرنے نہیں آئے۔ اور نہ ہم چور ہی ہیں، انہوں نے کہا اگر تم جھوٹے ہوئے تو تمھاری کیا سزا ہے؟ انہوں نے جواب دیا! جس کے سامان میں وہ (برتن) پایا جائے، سزا کے طور پر وہی شخص رکھ لیا جائے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں برتن بنیامین کے سامان سے نکلا، تو بھائی شرمندہ ہوئے، لیکن انہوں نے کسی شرمساری کا اظہار کیے بغیر کہا: ''اگر اس نے چوری کی ہے۔ تو اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسف) نے بھی چوری کی تھی، یوسف (علیہ السلام) نے یہ

سرق اخ له(یوسف) من قبل۔

و سمع یوسف هذا البُهتانَ فسکت و لم یغضَبْ و کان یوسف کریما حلیما۔

((قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ))

((قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ))۔

وهٰكذا بَقِي بِنيَامِينُ عِندَ يُوسُفَ وَفرِحَ الأَخوَانَ جَمِيعاً۔

إنَّ يُوسُفَ كَانَ وَحِيداً مُنذُ زَمَنٍ طَوِيلٍ لَا يَرىٰ أحداً مِنْ أهلِهِ۔

وَقَدْ سَاقَ اللّٰهُ إلَيهِ بِنيَامِينَ أفَلَا يَحْبِسُهُ عِندَهُ يَرَاهُ وَيُكَلِّمُه۔

وَهَلْ مِنَ الظُّلْمِ أنْ يُقِيمَ أخٌ عِندَ أخِيهِ۔ أبَداً! أبَداً!

٢١- إلَى يَعْقُوبَ

وَتَحَيَّرَ الْإخوَةُ كَيفَ يَرجِعُونَ إلَى أبِيهِم؟!

وَفَكَّرَ الْإخوَةُ مَاذَا يَقُولُونَ لِأبِيهِم؟!

أنَّهُم فَجَعُوهُ أمسِ فِي يُوسُفَ، فَيَفجَعُونَهُ اليَومَ فِي بِنيَامِينَ!

he was. The step-brothers had promised Yaqub to bring Bin Yamin back whatever the circumstances. They, therefore, begged Yusuf to let him go with them. "O Exalted Al-Aziz!" they said, "He has a father, old and infirm, who will grieve very much over his absence. Detain one of us in his place and let him go. We know that you are gracious and good-doing." "God forbid," replied Yusuf, "that we hold in bondage the innocent in place of the guilty. If we did so, it would surely be unjust."

Thus Bin Yamin was left behind with Yusuf to the great joy of both of them. It was a good long time since Yusuf had departed from his home or seen anyone of his family. So, now when Allah had brought Bin Yamin to him why should he not have taken advantage of it and brought about a situation in which it could be possible for his brother to stay with him at least a little longer?

21. Step-Brothers Return to Yaqub

The step-brothers of Yusuf and Bin Yamin wended their way back to Syria in a state of great torment. A thousand questions were rising in their hearts. How would they face Yaqub? What, would they tell him? They had already put him to tremendous pain and grief by depriving him of Yusuf. Were they going to

تہمت سنی مگر خاموش رہے، اور غصہ نہ کیا، (کیونکہ) یوسف (علیہ السلام) شریف اور بردبار تھے۔ بھائی کہنے لگے، اے عزیز! اس (بنیامین) کا ایک بوڑھا باپ ہے۔ آپ اس کے بدلے میں ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، آپ ہمیں حسن سلوک کا پیکر دکھائی دیتے ہیں، (یوسف نے) کہا: اللہ کی پناہ! ہم تو صرف اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس سے ہمیں اپنا سامان ملا ہے۔ ورنہ ہم ظالم ٹھہریں گے۔ اس طرح بنیامین یوسف (علیہ السلام) کے پاس رہ گئے۔ دونوں بھائی اکٹھے ہونے پر بہت خوش ہوئے۔ یوسف (علیہ السلام) زمانہ دراز سے تنہا تھے اپنے خاندان میں سے کسی کو نہ دیکھا تھا۔ اللہ بنیامین کو ان کے پاس لے آئے، بھلا وہ اسے اپنے پاس کیوں نہ روکتے، اسے دیکھتے اور باتیں کرتے۔ کیا یہ ظلم ہے کہ بھائی اپنے بھائی کے پاس ٹھہرے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

٢١- یعقوب (علیہ السلام) کے پاس!

بھائی حیران و پریشان ہوئے وہ کس طرح اپنے والد کے پاس لوٹ کر جائیں گے؟ انہوں نے کل یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں بھی والد کو رنج پہنچایا تھا۔ کیا آج بنیامین کے بارے میں بھی باپ کو دکھ دیں گے؟ ان میں سے بڑے بھائی نے تو

أَمَّا كَبِيرُهُمْ فَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى يعقوبَ وَقَالَ لِإِخوَتِهِ

((ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِينَ))

وَلَمَّا سَمِعَ يَعْقُوبُ الْقِصَّةَ عَلِمَ أَنَّ لِلّٰهِ يداً فى ذٰلِكَ۔

وَأَنَّ اللّٰهَ مُمْتَحِنُه۔

أَمْسِ فُجِعَ فى يُوسُفَ وَالْيَوْمَ يُفْجَعُ فى بِنْيامِينَ إنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ عَلَيْهِ مُصِيبَتَيْنِ،

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَفْجَعُهُ فى ابْنَيْنِ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَفْجَعُهُ فى ابْنَيْنِ كَيُوسُفَ وَ بِنيامِينَ۔

إِنَّ لِلّٰهِ فى ذٰلِكَ يَداً خَفِيَّةً۔

إِنَّ لِلّٰهِ فى ذٰلِكَ حِكْمَةً مَخفِيَّةً۔

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَزَلْ يَمْتَحِنُ عِبادَه ثم يَسُرُّهُمْ ويُنعِمُ عَلَيْهِم۔

ثُمَّ إنَّ الإبنَ الْكَبِيْرَ بَقِيَ فى مِصْرَ أَيْضاً وَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى كَنْعَانَ۔

أَفَيُفْجَعُ فى الثَّالِثِ أَيْضاً وَقَدْ فُجِعَ مِنْ قَبْلُ فى اثْنَيْنِ۔

do it again? Troubled by these thoughts the eldest of them refused to go to Yaqub. "You go back to father," he said to his brothers, "and say to him, 'O father, your son had stolen. We can tell you only what we know; we could not guard against what was hidden from us." And so it was done. As Yaqub heard the tragic tale .he could see clearly the hand of Allah in the whole affair. It had all happened by His Will. He had been put to test once again. It was not long ago that he had to mourn the loss of Yusuf; now he was to sit and shed tears at the loss of Bin Yamin. Will Allah pile up misfortune upon misfortune for him? No. He will not crush him down with the loss of two sons, and what two sons? Yusuf and Bin Yamin. In the calamities that befall us, there is often a hidden purpose of Allah which is ultimately to our own good, though we may not be able to appreciate it in on account of our ignorance. They are brought into effect by His Grace and Will. It is, moreover, a settled practice of His that He puts to test His beloved slaves and when they come out of it successfully, He showers His Favours and Blessings upon them. In the case of Yaqub his eldest son had also refused to come to Kan'an from Egypt. But will he lose his patience and start crying because of the fate that had befallen to three of his sons. No, it must not be so.

یعقوب کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ اس نے بھائیوں سے کہا: اپنے والد کے پاس لوٹ جاؤ۔ اور کہو: ابا جان! آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے۔ ہم نے تو وہی گواہی دی جس کا ہمیں علم تھا ہم غیب کے نگران نہیں ہیں۔

جب یعقوب (علیہ السلام) نے کہانی سنی تو وہ جان گئے کہ یقیناً اس میں اللہ کا ہاتھ ہے۔ اللہ اس کا امتحان لینے والے ہیں۔ کل یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں رنج پہنچا تھا، تو آج بنیامین کے معاملے میں تکلیف پہنچ رہی ہے۔ یقیناً اللہ ان پر دو مصیبتیں اکٹھی نہیں کریں گے۔ اللہ دو بیٹوں کے بارے میں انہیں تکلیف نہیں دیں گے۔ اللہ یوسف (علیہ السلام) اور بنیامین جیسے بیٹوں کی بابت انہیں تکلیف میں مبتلا نہیں کریں گے، یقیناً اس میں اللہ کا پوشیدہ ہاتھ ہے (در پردہ اس میں اللہ کا ہاتھ ہے) بلاشبہ اس میں اللہ کی مخفی حکمت ہے۔ وہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا رہتا ہے پھر انہیں خوش کرتا اور ان پر انعام کرتا ہے۔ پھر بڑا بیٹا مصر میں رہا اور اس نے واپس کنعان جانے سے انکار کر دیا تو کیا انہیں تیسرے بیٹے کے بارے میں بھی تکلیف دی جائے گی؟ جب کہ اس سے قبل دو بیٹوں کے بارے میں تکلیف میں مبتلا کیا

إنَّ هذَا لَا يَكُونُ۔

وَهُنَا اطْمَأَنَّ يَعْقُوبُ وَقَالَ:

((عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ))

٢٢- يَظْهَرُ السِّرُّ

وَلٰكِنَّ يَعْقُوبَ كَانَ بَشَرًا فِي صَدْرِهِ قَلْبُ بَشَرٍ لَا قِطْعَةُ حَجَرٍ۔

فَذَكَرَ يُوسُفَ وَتَجَدَّدَ حُزْنُهُ وَقَالَ: ((يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ))۔

وَلَامَهُ أَبْنَاؤُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ لَا تَزَالُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَهْلِكَ۔

قَالَ يَعْقُوبُ: ((إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ))۔ وَكَانَ يَعْقُوبُ يَعْلَمُ أَنَّ الْيَأْسَ كُفْرٌ،

وَكَانَ يَعْقُوبُ لَهُ رَجَاءٌ كَبِيرٌ فِي اللّٰهِ۔

وَأَرْسَلَ يَعْقُوبُ أَبْنَاءَهُ إِلَى مِصْرَ لِيَبْحَثُوا عَنْ يُوسُفَ وَبِنْيَامِينَ وَيَجْتَهِدُوا فِي ذٰلِكَ۔

وَمَنَعَهُمْ يَعْقُوبُ مِنْ أَنْ يَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَ ذَهَبَ الْإِخْوَةُ إِلَى مِصْرَ مَرَّةً ثَالِثَةً۔

وَدَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ وَ شَكَوْا إِلَيْهِ فَقْرَهُمْ وَ مُصِيبَتَهُمْ وَسَأَلُوهُ الْفَضْلَ۔

وَهُنَا هَاجَ الْحُزْنُ وَالْحُبُّ فِي يُوسُفَ

Yaqub's faith in Allah was his greatest source of hope and comfort. "May be," he said to himself, "Allah will bring them all back to me one day. Indeed, He is full of knowledge and wisdom."

22. The Curtain Rises

Yet Yaqub was a human being and had a human heart, not a slab of stone, in his breast. The second wound had revived the earlier one and he began to pine miserably again for Yusuf. "Oh ! how great is my grief for Yusuf," he would utter with a sigh. His sons used to reproach him strongly when they heard him say so "Will you not cease to remember Yusuf until you are dead?" they would say. "1 only complain," Yaqub said, 'of my pain and grief to Allah and I know from Him that which you know not." Yaqub believed that it was wrong and sinful to despair. He never lost hope for he knew that to lose hope was to lose one's faith in God. He told his sons to go again to Egypt and search for Yusuf and Bin Yamin as best as they could. They were also warned by him against losing hope in Allah's Grace and Mercy and giving way to despair. His sons, thus, set out for Egypt for the third time. In Egypt they reported themselves to Yusuf and after describing their poverty and distress begged him for his help and favour.

Sympathy and affection swelled up in Yusuf's heart as he heard

گیا۔ یقیناً یہ نہیں ہوگا۔ یہاں یعقوبؑ مطمئن ہو گئے اور فرمایا: 'امید ہے اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے، بلاشبہ وہ بہت ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔"

۲۲- راز ظاہر ہوتا ہے

لیکن یعقوب (علیہ السلام) انسان تھے۔ ان کے سینے میں انسان کا دل تھا، کوئی پتھر کا ٹکڑا نہ تھا۔ انہوں نے یوسف کو یاد کیا تو ان کا غم تازہ ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا: "ہائے یوسف افسوس" ان کے بیٹوں نے انہیں ملامت کیا، کہنے لگے آپ یونہی یوسف کو یاد کرتے رہیں گے مرتے دم تک۔ یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا: میں اپنے غم واندوہ کی شکایت تو بس اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ یعقوب (علیہ السلام) کو معلوم تھا کہ مایوسی کفر ہے۔ انہیں اللہ کی ذات سے بہت بڑی امید تھی یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو مصر بھیجا کہ یوسف اور بنیامین کو پوری محنت سے تلاش کریں۔ اور یعقوب (علیہ السلام) نے انہیں منع فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ چنانچہ، بھائی تیسری بار مصر گئے اور یوسف کے پاس اندر گئے، اور اپنی فقر وفاقہ اور مصیبت کا شکوہ کیا اور ان سے فضل و کرم کا سوال کیا۔ اس وقت یوسف (علیہ السلام) کے غم اور محبت کے جذبات بھڑک اٹھے اور وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے۔ کہ میرے باپ کے بیٹے

وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ۔

أَبْنَاءُ أَبِي وَأَبْنَاءُ الْأَنْبِيَاءِ يَشْكُونَ فَقْرَهُمْ وَ مَصِيبَتَهُمْ إِلَى مَلِكٍ مِنَ الْمُلُوكِ۔

إِلَى مَتَى أُخْفِي الْأَمْرَ عَنْهُمْ وَإِلَى مَتَى أَرَى حَالَهُمْ وَإِلَى مَتَى لَا أَرَى أَبِي؟

لَمْ يَمْلِكْ يُوسُفُ نَفْسَهُ وَقَالَ لَهُمْ: ((هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ))

وَكَانَ الْإِخْوَةُ يَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذَا السِّرَّ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا يُوسُفُ وَنَحْنُ۔

فَعَلِمُوا أَنَّهُ يُوسُفُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ!

هَلْ يُوسُفُ حَيٌّ؟

أَمَا مَاتَ فِي الْبِئْرِ؟ يَا سَلَامُ!

هَلْ يُوسُفُ هُوَ عَزِيزُ مِصْرَ؟ هُوَ الَّذِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ؟

هُوَ الَّذِي كَانَ يَأْمُرُ لَنَا بِالطَّعَامِ؟ وَمَا بَقِيَ عِنْدَهُمْ شَكٌّ أَنَّ الَّذِي يُكَلِّمُهُمْ هُوَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ!

((قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ))۔ قَالَ: ((أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا أَخِي، قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ))

((قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ))

وَمَا لَامَهُمْ يُوسُفُ عَلَى فَعْلَتِهِمْ، بَلْ

their tale of woe. He thought, "My father's sons, the children of the Prophets, are complaining of their poverty and distress to me whom they *believe to be a King. How long* can I conceal the truth from them and watch their misery? How long am I to stay away from my father ?" He could control himself no more. "Do you remember," he spoke out, "How you had dealt with Yusuf, not knowing what you were doing ?" The secret about Yusuf's disappearance was known only to them or to Yusuf himself. "How could Al-Aziz come to know about it," they wondered. Was Yusuf alive? Fear gripped their hearts. Did he not die in the well ? The more they thought the more did their anxiety increase. They asked themselves, "Is it Yusuf who is Al-Aziz of Egypt, who governs its store-houses and granaries and has issued orders to provide us with food grains?" "Are you, really, Yusuf?" they exclaimed "Yes, I am Yusuf, and this is my brother," said he pointing out towards Bin Yamin. "Allah has, indeed, been gracious to us. Never will Allah suffer the reward of those to be lost who do right." 'Upon our word," they said, "Allah has, indeed, preferred you above us, and we certainly have been guilty of sin." But Yusuf did not put them to further discomfort by scolding them for what they had done. He said to them simply, "Allah will

اور انبیاء کے بیٹے اپنی محتاجی اور مصیبت کا شکوہ ایک بادشاہ کے آگے کر رہے ہیں؟ میں کب تک ان سے معاملہ مخفی رکھوں گا؟ اور کب تک میں ان کی یہ حالت دیکھتا رہوں گا؟ اور کب تک اپنے والد کو نہ دیکھ سکوں گا؟ یوسف اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے، اور بول اٹھے کہ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ جب کہ تم جاہل تھے۔ بھائی جانتے تھے کہ یہ راز یوسف اور ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ جان گئے کہ یہ یوسف ہیں۔ سبحان اللہ! کیا یوسف زندہ ہیں؟ وہ کنوئیں میں نہیں مرے؟ ارے! کیا یوسف عزیز مصر ہے؟ وہی زمین کے خزانوں کا ذمہ دار ہے؟ وہی ہے جس نے ہمارے لیے غلہ کا آرڈر دیا ہے؟ ان کے پاس شک کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ جس سے وہ مخاطب ہیں وہی یوسف بن یعقوب ہے۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا! کیا واقعی آپ یوسف (علیہ السلام) ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں اور آپ (بنیامین) میرا بھائی ہے۔ یقیناً ہم پر اللہ نے احسان کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو اللہ نے ہم پر برتری عطا کی ہے۔ یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔ یوسف (علیہ السلام) نے ان کے کردار پر کوئی ملامت نہ

(يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ)

forgive you. He is the most Merciful among those who show mercy."

٢٣- يوسف يرسل إلى يعقوب

23. Yaqub Knows the Truth

۲۳- یوسف (علیہ السلام)

[illegible]

Yusuf was now eager to meet his father, Yaqub. It had been a long time that he had not seen him. Now that the secret had been revealed there was no point in making himself and his father suffer any more by keeping up the separation.

It was here and at this stage that Allah had willed to give back to Yaqub's eyes coolness and comfort. He had lost his eyesight due to incessant crying. Yusuf told his brothers, "Take this shirt of mine with you and cast it over the face of my father; his vision will be restored. Then you come back to me with the entire family"

(اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ)

٢٤- يعقوب عند يوسف

24. The Coming of Yaqub

۲۴- یعقوب (علیہ السلام) یوسف کے پاس

[illegible]

As soon as the party set forth with Yusuf's shirt for Kan'an then Yaqub in Kan'an began to perceive the smell of Yusuf. He said to the people around him, "I do, indeed, perceive the smell of Yusuf." "Upon our word," they remarked, "You have lost the balance of your mind."

(إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ)

(قَالُوا تَاللّٰهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ)

Shortly afterwards Yaqub was proved to be true. His Sons

www.KitaboSunnat.com

فَارْتَدَّ بَصِيرًا ، قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ))۔ ((قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ))۔

(قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)۔

وَلَمَّا وَصَلَ يَعْقُوبُ إِلَى مِصْرَ اسْتَقْبَلَهُ يُوسُفُ ،

وَلَا تَسْأَلْ عَنْ فَرَحِهِمَا وَسُرُورِهِمَا۔

وَكَانَ يَوْماً مَشْهُوداً فِي مِصْرَ وَكَانَ يَوْمًا مُبَارَكاً۔

وَرَفَعَ يُوسُفُ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَوَقَعُوا كُلُّهُمْ سُجَّداً لِيُوسُفَ۔

وَقَالَ يُوسُفُ ((هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا))۔ ((إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ))۔

وَحَمِدَ يُوسُفُ اللّٰهَ حَمْداً طَيِّباً كَثِيراً۔ وَشَكَرَ يُوسُفُ عَلَى ذٰلِكَ شُكْراً عَظِيماً۔ وَبَقِيَ يَعْقُوبُ وَآلُ يَعْقُوبَ فِي مِصْرَ زَمَناً طَوِيلاً وَمَاتَ يَعْقُوبُ وَزَوْجُهُ فِي مِصْرَ۔

۲۵- حُسْنُ الْعَاقِبَةِ

وَلَمْ يَشْغَلْ يُوسُفَ هٰذَا الْمُلْكُ الْعَظِيمُ عَنِ اللّٰهِ وَلَمْ يُغَيِّرْهُ۔

retuned from Egypt with the glad tidings about Yusuf. Yusuf's shirt was thrown over his face and his vision was restored "Did I not say," he asked his sons and those around him, "that I knew from Allah what you knew not?" "O father," his sons begged him, "Pray on our behalf for the forgiveness of our sins. We are truly at fault." Yaqub replied, Soon I will beg my Lord to forgive you; He isOft-forgiving, Most Merciful."

After a few days Yaqub left for Egypt. What joy did father and son have on seeing each other after so many long and grief stricken years can be imagined better than described. It was the most happy and auspicious day throughout Egypt. Along with Yusuf, all of his subjects also welcomed Yaqub. Yusuf took his parents to the Court and made them sit on the imperial throne. Then all of them, the *parents and the brothers, fell* prostrate before Yusuf. "This is the fulfillment of my dream," said Yusuf. "In that dream I had seen that eleven stars and the sun and the moon were prostrating themselves before me. Allah has made it come true today." He thanked Him profusely and recited His Praises with all his heart.

25. The Happy End

The Kingdom of Egypt had not diverted Yusuf's mind from

آئی، تو یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا میں آپ لوگوں سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" وہ (بیٹے) کہنے لگے ابا جان! ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی معافی مانگیں، بلاشبہ ہم خطا کار تھے۔ (یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا: عنقریب میں تمھارے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا۔ یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جب یعقوب (علیہ السلام) مصر پہنچے تو یوسف (علیہ السلام) نے ان کا استقبال کیا، ان دونوں کی خوشی کے بارے میں نہ پوچھو کہ کس قدر خوش ہوئے۔ وہ دونوں مصر میں یادگار دن تھا، اور مبارک دن تھا، "انھوں نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا، وہ سب ان (یوسف علیہ السلام) کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔" یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا۔ میں نے دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں یوسف (علیہ السلام) نے اللہ کی بہت حمد و ثنا بیان کی اور اس پر بہت شکر ادا کیا۔ یعقوب (علیہ السلام) اور ان کا خاندان عرصہ دراز تک مصر میں رہے اور یعقوب (علیہ السلام) اور ان کی اہلیہ مصر میں ہی فوت ہوئیں۔

۲۵۔ بہتر انجام

اس عظیم الشان سلطنت نے یوسف (علیہ السلام) کو اللہ سے غافل نہیں کیا۔ اور نہ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكَانَ يُوسُفُ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَعْبُدُهُ وَيَخَافُهُ۔

وَكَانَ يُوسُفُ يَحْكُمُ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَيُنَفِّذُ أَوَامِرَ اللّٰهِ۔

وَكَانَ يُوسُفُ لَا يَرَى الْمُلْكَ كَثِيراً وَلَا يَعُدُّهُ شَيْئاً كَبِيراً

وَكَانَ يُوسُفُ لَا يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ مَوْتَ مَلِكٍ وَيُحْشَرَ مَعَ الْمُلُوكِ۔

بَلْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ موتَ عَبْدٍ وَيُحْشَرَ مَعَ الصَّالِحِينَ۔

وَكَانَ دُعَاءُ يُوسُفَ: ((رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ))۔

وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ مُسْلِماً وَأَلْحَقَهُ بِآبَائِهِ إِبْرَاهِيمَ وإِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِم وَعَلَى نَبِيِّنَا وَسَلَّمَ۔

Allah. It had made no change in him. He never thought much of it for he knew that it was nothing as compared to what lay in the Hereafter. His job was only to govern it according to the wishes of Allah and to make the people follow His Commands.

He did not want to be raised up in the Hereafter merely as one of the Kings. His ambition was that when he made his exit from the world it would be more as a true Muslim than as a mere King. One of his favorite prayers to Allah was, "O my Lord, Thou hast indeed bestowed on me some power, and taught me something of the interpretation of dreams and events....... O Thou, Creator of the Heavens and Earth, Thou art my Protector in this world and in the Hereafter. So take my soul at death as one submitting to Thy will as a Muslim, and unite me with the righteous."

This prayer of his was granted by Allah to the full. When his time came it was as a true Muslim that Yusuf departed *from this world to be united for* ever and ever with his predecessors, Ibrahim, Ishaque and Yaqub.

میں کوئی تبدیلی ہی آئی۔ یوسف(علیہ السلام) اللہ کو یاد کیا کرتے تھے، اس کی عبادت کرتے اور اس سے ڈرتے تھے، یوسف(علیہ السلام) اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کرتے ، اور اللہ کے احکامات کو نافذ کرتے تھے، یوسف(علیہ السلام) حکومت کو زیادہ اہمیت نہ دیتے اور نہ حکومت کو کوئی بڑی چیز ہی شمار کرتے تھے، اور یوسف(علیہ السلام) بادشاہوں کی طرح موت پسند نہیں کرتے تھے، کہ ان کا حشر بادشاہوں کے ساتھ ہو۔ بلکہ وہ ایک بندے اور غلام کی موت مرنا پسند کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ان کا حشر ہو۔ یوسف(علیہ السلام) کی دعا یہ ہوا کرتی تھی: ''پروردگار تو نے مجھے بادشاہی عطا کی، اور خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔ مجھے مسلمان کی موت عطا کیجیے، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر دیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمان کی موت عطا کی ، اور اپنے باپ دادا ابراہیم ، اسحٰق، اور یعقوب کے ساتھ ملا دیا۔

ان پر اور ہمارے نبی پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصص النّبيين (الجزء الثانى)

بسم الله الرحمن الرحيم

المقدمة

الحمد لله۔ وسلامٌ على عباده الذين اصطفى۔

أما بعد فقد ظهر الجزء الأول من ((قصص النبيين للأطفال)) وهو يشتمل عَلَى قصَّة سيّدنا إبراهيم وقصَّة سيدنا يوسف عليهما صلوات الله وسلامه۔ فكان الاعتناء به كبيراً تخطّى أمل المؤلف، فقد تلقاه رجال التعليم وأولياءُ الأطفال بحفاوة وترحيب ونوّهَتْ به المجلات الإسلامية في عبارة قوية، ونشط الاطفال و تلاميذ المدارس الصغار لقراء ته، ورغبوا فيها رغبة لم يكن المؤلف يترقبها، وقد قرأنا في أسارير جباههم الوضّاحة، وفي ملامح وجوههم النيرة، وهم يقرأون هذا الكتاب، سطورَالسُّرور والنشاط، وسُرِرنا كثيراً وحمدنا الله لما سمعنا الصغاريحكون قصة سيدنا إبراهيم و سيدنا يوسف، وقد ذلّت بها السنتهم، وهضمها عقولهم الصغيرة۔ كلُّ ذلك شجّعَنا عَلَى التقدُّم في هذا الطريق، وحثّنا على إتمام هذه السلسلة۔ وها نحن أُولَاءِ نُتحف الصغار وأولياء هم الكبار بجزءٍ آخر من سلسلة ((قصص النبيين للأطفال)) مشتملا على قصة نوحٍ وقصّة هود وقصة صالح عليهم السلام۔ وفي ثنايا القصص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

بچوں کے لیے انبیاء کرام کے قصوں کا پہلا حصہ جو ہمارے آقا سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور سیدنا یوسف (علیہ السلام) کے قصوں پر مشتمل ہے منظر عام پر آ چکا ہے۔ جسے مؤلف کی توقع سے بڑھ کر پذیرائی ملی، محکمۂ تعلیم اور بچوں کے سرپرستوں نے خوش آمدید کہا۔ اسلامی وسائل و جرائدے بڑے زور دار تبصرے کئے، لڑکوں اور مدارس کے بچوں میں ان کے پڑھنے سے خوشی کی لہر دوڑ گئی، جس کا مؤلف کو گمان تک نہ تھا۔ ان کی چمکتی پیشانیوں اور روشن چہروں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس کتاب کو خوشی سے پڑھتے ہیں۔ ہم بھی خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ جب ہم نے بچوں کو سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور یوسف (علیہ السلام) کے قصے بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی زبانیں ان سے مانوس ہوگئیں، اور ان کی ننھی عقلیں ان قصوں کو محفوظ کر گئیں۔ ان سب باتوں نے ہمیں اس راستہ میں قدم بڑھانے کا حوصلہ دیا۔ اور ہمیں یہ سلسلہ پورا کرنے پر ابھارا۔ اور لیجئے! ہم بچوں اور ان کے سرپرستوں کے لیے انبیاء کرام کے قصوں کا دوسرا جزو پیش کرتے ہیں۔ جو نوح (علیہ السلام)، ھود (علیہ السلام) اور صالح (علیہ السلام) کے قصوں پر مشتمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومطاويها فوائد تفسيرية و تاريخية ، وأجوبة عن أسئلة خفية قد يتناجى بها الضمير۔ وعلى المعلمين أن يطالبوا التلاميذ بحكاية هذه القصص ويكلّفوهم تلاوتها واستحضارها وإعادتها، فقد جرّبنا في ذلك فائدة كبيرة۔ والله المسئول أن ينفع بالكِتاب طلبة العربية والناشئة الإسلامية، ويحبّب إليهم أشخاص الأنبياء وسيَرَهم، والاقتداء بهم ، وبالله التوفيق۔

علی الحسنی

ہے۔ ان قصوں کے شروع اور درمیان میں تاریخی اور تفسیری فوائد ہیں۔ اور مخفی سوالوں کے جوابات بھی ہیں جو کبھی کبھی دل میں اٹھتے ہیں۔ اساتذہ و معلّمین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تلامذہ سے یہ قصے بیان کروائیں۔ اور ان قصوں کو پڑھنے اور یاد رکھنے اور دہرانے کا عادی وخوگر بنائیں۔ ہم نے ان میں بہت سے فوائد کا تجربہ کیا ہے۔ صرف اللہ ہی سے التجا ہے کہ وہ اس کتاب سے عربی سیکھنے والے طلبہ اور مسلمان نونہالوں کو فائدہ پہنچائے۔ اور انبیاء کی شخصیتیں اور سیرتیں اور ان کی اتباع ان کے لیے پسندیدہ موضوع بنا دے۔ اور صرف اللہ ہی اس کی توفیق دینے والے ہیں۔ (علی الحسنی)

☆......☆......☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

سفينة نوح

(۱) بعد آدم

بَارَكَ اللّٰهُ فِى ذُرِّيَّةِ آدَمَ فَكَانَ فِيهَا رِجَالٌ كَثِيرٌ وَنِسَاءٌ۔

وَانْتَشَرَتْ ذُرِّيَّةُ آدَمَ وَكَثُرَتْ۔

فَلَوْ رَجَعَ آدَمُ وَرَأَى أَوْلَادَهُ لَمَا عَرَفَ۔

وَلَوْ قِيلَ لَهُ۔ هٰذِهِ ذُرِّيَّتُكَ يَا آدَمُ لَتَعَجَّبَ كَثِيرًا۔ وَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ أَوْلَادِى؟

هٰذِهِ كُلُّهَا ذُرِّيَّتِى؟!

وَكَانَتْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ قُرًى كَثِيرَةٌ، وَبَنَوْا بُيُوتًا كَثِيرَةً۔

وَكَانُوا يَحْرُثُونَ الْأَرْضَ وَيَزْرَعُونَ وَيَعِيشُونَ۔

وَكَانَ النَّاسُ عَلَى دِينِ أَبِيهِمْ آدَمَ، يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا!۔

وَكَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً أَبُوهُمْ آدَمُ وَرَبُّهُمُ اللّٰهُ۔

In the Name of Allah, The Kind, The Merciful

NOAH'S ARK

1. Adam's Progeny

After Adam, Allah put great abundance in his children. Thousands of men and women sprang up from him. They spread every where. Had Adam come back to the world and seen his children he would never have recognized them as such. If he would have been told that all the human beings existing on the earth were his children, it would have astonished him very much. "O my Goodness," he would have said. "All of these are my descendants! So large is my progeny!" These children of Adam built numerous towns. They had countless buildings to live in. They cultivated lands and produced crops and passed a happy life. These people followed the foot-prints of their progenitor. They worshiped Allah and associated no one with Him. All of them were a united body. Adam was their common father and Allah their Common Creator and Sustainer.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) نوح (علیہ السلام) کی کشتی

اللہ نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو برکت عطا کی۔ تو اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ہو گئیں۔ آدم علیہ السلام کی اولاد خوب پھلی اور پھیلی۔ اور اگر آدمؑ واپس آکر دیکھتے تو اپنی اولاد کو نہ پہچان سکتے۔ اور اگر ان سے کہا جاتا اے آدم! یہ آپ کی اولاد ہے تو وہ بہت تعجب کرتے اور کہتے: سبحان اللہ! یہ سب میری اولاد ہے؟ یہ سب میری نسل ہے؟

آدم کی اولاد سے بہت بستیاں بھر گئیں۔ انہوں نے بہت سے مکان بنائے۔ وہ کاشتکاری کرتے اور زندگی گزارتے تھے وہ لوگ اپنے باپ آدمؑ کے دین پر تھے، اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے۔ وہ لوگ سب ایک امت (دین پر) تھے، ان کے والد آدم تھے۔ اور ان کا پروردگار صرف اللہ ہی تھا۔

(۲) حسد الشيطان

وَلٰكِنْ كَيْفَ يَرْضَى إِبْلِيسُ وَذُرِّيَّتُهُ بِهٰذَا؟

أَلَا يَزَالُ النَّاسُ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ؟

أَلَا يَزَالُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَا

2. Satan's Envy

But the Devil and his flock were not to submit to this happy state of affairs. "Will men worship Allah?" they anxiously thought. "Will they be united? Will they never quarrel among themselves? This should not be so," they decided. "Will Adam's Progeny

(۲) شیطان کا حسد

لیکن ابلیس اور اس کی ذریت اس سے کیسے خوش ہوتی کہ لوگ ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں؟ کیا لوگ ہمیشہ ایک امت (دین پر) رہیں گے اور اختلاف نہیں کریں گے؟ یہ کبھی نہیں ہوگا! کیا آدم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَـخْتَـلِفُونَ؟ إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَـكُونُ ! إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ! هَـلْ يَدْخلُ ذُرِّيَّةُ آدَمَ الْجَنَّةَ ، وَيَدْخلُ إِبْلِيسُ وَ ذُرِّيَّتُهُ النَّارَ؟ إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَـكُـوْنُ ، إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ! إِنَّـه لَـمْ يَسْـجُدْ لِآدَمَ فَطَرَدَهُ اللّٰـهُ وَلَعَنَهُ۔ أَلَا يَنْتَـقِمُ مِنْ بَنِى آدَمَ فَيَدْخُلُوا مَعَهُ النَّارَ؟ لَا بُـدَّ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ! لَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ!

go to Paradise and we to the Hell? Never shall it be so," they said. Satan had not prostrated himself before Adam as commanded by Allah, and so he was deprived of Allah's Favour and had to live unblessed and damned for ever. Should he not then take revenge from Adam's children and make them, too, go to the Hell with him. "Of course, it must not be so; this state of things must change," he resolved.

اولاد جنت میں جائے گی اور ابلیس اور اس کی اولاد دوزخ میں؟ یہ کبھی نہیں ہوگا، یہ نہیں ہوگا۔ اس ابلیس نے آدم کو سجدہ نہ کیا تو اللہ نے اسے دھتکار دیا اور پھٹکار بھیجی۔ کیا وہ آدم کی اولاد سے بدلہ نہ لے گا؟ تا کہ وہ بھی اس کے ساتھ دوزخ میں جائیں؟ وہ ضرور بدلہ لے گا! وہ ضرور بدلہ لے گا!

(٣) فكرة الشيطان

وَرَأَى الشَّيْـطَانُ أَنْ يَدْعُوَ النَّاسَ إِلَى عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ فَيَدْخُلُوا النَّارَ وَلَا يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَبَدًا۔

وَكَانَ الشَّيْطَانُ يَعْرِفُ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ الشِّرْكَ۔

وَيَغْفِرُ كُلَّ شَيْءٍ إِذَا أَرَادَ

فَأَرَادَ الشَّيْطَانُ أَنْ يَدْعُوَهُمْ إِلَى الشِّرْكِ۔

فَلَا يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَبَدًا۔

وَلٰكِنْ كَيْفَ الطَّرِيْقُ إِلَى ذٰلِكَ ، وَالنَّاسُ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ ؟

إِنَّهُ لَوْ ذَهَبَ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ لَهُمْ: أُعْبُدُوا الْأَصْنَامَ وَلَا تَعْبُدُوا اللّٰهَ لَشَتَمَهُ النَّاسُ وَضَرَبُوْهُ۔

قَالُوا: مَعَاذَ اللّٰهِ ، أَنُشْرِكُ بِرَبِّنَا؟ أَنَعْبُدُ الْأَصْنَامَ؟ إِنَّكَ لَشَيْطَانٌ رَجِيْمٌ ! إِنَّكَ لَشَيْطَانٌ خَبِيْثٌ!

3. Satan's Thinking

Satan decided to misguide men. He resolved mislead them towards idolatry so that they may be cast in Hell and deprived of the Paradise for ever. He knew that Allah forgave, if He so willed, all the sins except those of polytheism and idolatry. To lead men towards these unholy practices was, therefore, the aptest way of pushing them into Hell, forever. But, how was it to be brought about? In what way could he lead them to Hell? Men were already worshiping Allah and no one besides him. If the Devil had gone to them and said, "O men, worship the idols and not Allah", they would have railed at him and beaten him up "Allah forbid!" they would have exclaimed. "Shall we assign partners to Allah and worship idols? Be off! Thou art none but the damned Devil, the malicious Satan.

(۳) شیطان کی سوچ

شیطان نے سوچا کہ لوگوں کو بت پرستی کی طرف بلائے۔ تا کہ وہ بھی جہنم میں داخل ہوں اور کبھی جنت میں نہ جاسکیں۔

اور شیطان جانتا تھا کہ اللہ شرک کو معاف نہیں کرتے، اور اس کے علاوہ جو چاہیں معاف کر دیتے ہیں۔

شیطان نے چاہا کہ انہیں شرک کی دعوت دے تا کہ کبھی جنت میں نہ جاسکیں۔ لیکن اس کا طریقہ کیا ہوگا جب کہ لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں؟

اگر وہ لوگوں کے پاس جا کر کہتا کہ بتوں کی عبادت کرو اور اللہ کی بندگی نہ کرو، تو لوگ ضرور اسے برا کہتے اور مارتے بھی۔

لوگ کہتے۔ اللہ کی پناہ! کیا ہم اپنے رب کا شریک ٹھہرائیں؟ کیا ہم بتوں کو پوجیں؟ تُو تو مردود شیطان ہے! یقیناً تو خبیث شیطان ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) حيلة الشيطان

وَلٰكِنَّ الشَّيْطَانَ وَجَدَ بَابًا يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَى رُؤُوسِ النَّاسِ۔

كَانَ رِجَالٌ يَخَافُونَ اللّٰهَ، وَيَعْبُدُونَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا، وَيَذْكُرُونَهُ ذِكْرًا كَثِيرًا۔

وَكَانُوا يُحِبُّونَ اللّٰهَ وَكَانَ اللّٰهُ يُحِبُّهُمْ وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ

وَكَانَ النَّاسُ يُحِبُّونَهُمْ وَيُعَظِّمُونَهُمْ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ يَعْرِفُ ذٰلِكَ جَيِّدًا۔

وَقَدْ مَاتَ هٰؤُلَاءِ وَانْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ! ذَهَبَ الشَّيْطَانُ إِلَى النَّاسِ وَذَكَرَ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالَ۔

وَقَالَ: كَيْفَ كَانَ فِيكُمْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ؟

قَالُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! رِجَالُ اللّٰهِ وَأَوْلِيَاؤُهُ! أُولٰئِكَ إِذَا دَعَوْا أَجَابَهُمْ وَإِذَا سَأَلُوا أَعْطَاهُمْ۔

4. Satan's Trick

Satan thought and thought till he found a way to pollute the human mind. There had been some God-fearing men who worshiped Allah devoutly and uttered His Praises day and night. They had great love for God and, in turn, were loved by Him very much. Their fellowmen also had great love and respect for them. Satan was aware of it.

These godly men were now consigned to Allah's heavenly grace. Satan went to the people and spoke to them about these blessed souls. "What type of men were such and such of you?" he asked. "May Allah bless them" they replied. "Great souls and God's favorites, their prayers were answered and they were granted what they asked for."

(۴) شیطان کی چال

لیکن شیطان نے ایک دروازہ پا لیا، جس سے داخل ہو کر وہ لوگوں کے پاس پہنچے لوگ تو اللہ سے ڈرتے تھے، رات دن اس کی عبادت اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے تھے۔ وہ اللہ سے پیار کرتے تھے اور اللہ ان سے پیار کرتا تھا اور ان کی دعائیں سنتا تھا اور لوگ ان سے محبت رکھتے اور تعظیم کرتے تھے، اور شیطان اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ بالآخر، یہ سب لوگ فوت ہو گئے اور اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہو گئے، شیطان لوگوں کے پاس گیا۔ اور ان اللہ والوں کا ذکر کیا! کہنے لگا تم میں فلاں فلاں اور فلاں آدمی کیسے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! وہ لوگ تو اللہ والے، اللہ کے ولی تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے جب دعا مانگتے تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا تھا۔ جب اس سے سوال کرتے تو پورا کرتا تھا۔

(۵) صور الصالحين

قَالَ الشَّيْطَانُ: فَكَيْفَ حُزْنُكُمْ عَلَيْهِمْ؟

قَالُوا: شَدِيدٌ۔

قَالَ: وَكَيْفَ اشْتِيَاقُكُمْ إِلَيْهِمْ؟

قَالُوا: عَظِيمٌ! قَالَ: وَلِمَاذَا لَا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ؟

قَالُوا: وَكَيْفَ السَّبِيلُ إِلَى ذٰلِكَ وَقَدْ

5. Portraits of Holy Men

"Do you feel sad that they are no more?" the Satan inquired "Do you miss them?" "Of course," the people replied. "Do you have a longing to see them?" he asked again. "A very strong one," the answer came. "Then, why do you not give yourselves the pleasure of seeing them every day?" he said. "But how? They have

(۵) بزرگوں کی تصویریں

شیطان بولا! ان پر تمہارا غم کیسا ہے؟ وہ کہنے لگے: بہت سخت۔ شیطان نے کہا: ان کے بارے میں تمہارا شوق کیسا ہے؟ وہ کہنے لگے، بہت بڑا؟!

کہنے لگا! تم انہیں ہر روز کیوں نہیں دیکھتے؟ انہوں نے پوچھا اس کی سبیل کیا ہو سکتی ہے وہ تو فوت ہو چکے۔ شیطان بولا! ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَـاتُوا؟ قَـالَ: اِعْـمَـلُوا لَهُمْ صُوَرًا وَانْـظُرُوا إِلَيْهَا كُلَّ صَبَاحٍ- وَأُعْجِبَ الـنَّـاسُ بِرَأْيِ إِبْلِيـسَ وَصَـوَّرُوا الصَّـالِحِيْنَ وَكَانُوا يَنْظُرُوْنَ إِلَى هٰذِهِ الصُّوَرِ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِذَا رَأَوْهَـا ذَكَرُوا أُولٰئِكَ الصَّالِحِيْنَ-

passed away," the people replied. "Why?" said the Satan. "Make' their images and then you can see them every morning." The idea caught the fancy of the people. They made the images of the departed divines and remembered them reverently and recalled their lives as they saw the images.

تصویریں بنالو، اور ہر روز صبح ان کا دیدار کر لیا کرو۔ ان لوگوں کو ابلیس کی رائے بہت پسند آئی، انہوں نے بزرگوں کی تصویریں بنائیں، اور ان تصویروں کو ہر روز دیکھتے، اور جب انہیں دیکھتے تو ان بزرگوں کو یاد کرتے۔

(٦) من الصور الى التماثيل

6. From Portraits to Statues

(٦) تصویروں سے مورتیوں تک

وَانْتَقَلُوا مِنَ الصُّوَرِ إِلَى التَّمَاثِيْلِ- وَعَـمِـلُـوا لِـلـصَّـالِحِيْنَ تَمَاثِيْلَ كَثِيْرَةً، وَوَضَعُوهَا فِى بُيُوْتِهِمْ وَفِى مَسَاجِدِهِمْ-

وَكَانُوا يَعْبُدُوْنَ اللهَ لَا يُشْرِكُوْنَ بِهِ شَيْئًا-

وَكَانُوا يَعْرِفُوْنَ أَنَّ هٰذِهِ تَمَاثِيْلُ لِلصَّالِحِيْنَ-

وَأَنَّ هٰذِهِ حِجَارَةٌ لَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَضُرُّهُمْ وَلَا تَرْزُقُهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا يَتَبَرَّكُوْنَ بِهَا وَيُعَظِّمُوْنَهَا، لِأَنَّهَا تَمَاثِيْلُ لِلصَّالِحِيْنَ-

وَكَثُرَتْ هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ فِيْهِمْ، وَكَثُرَ تَعْظِيْمُهَا-

وَإِذَا مَاتَ فِيْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ عَمِلُوا لَهُ تِمْثَالًا وَسَمَّوْهُ بِاسْمِهِ-

In course of time the people passed on from portraits to statues. They made numberless statues of the divines and installed them in their homes and mosques.

But they still worshiped Allah and attached no partners to Him. They took the statues for nothing more than what they actually were. They knew that they were mere stones which could do no good or harm to anybody.

They considered them to be auspicious monuments, sources of good fortune, and held them in high esteem, statues of righteous ones as they were. These statues went on increasing in number and gaining in reputation. As soon as some holy person among them passed away they carved his statue and called it after his name

وہ لوگ تصویروں سے، مورتوں تک جا پہنچے، انہوں نے بزرگوں کی بہت سی مورتیاں بنا ڈالیں۔ اور انہیں اپنے گھروں اور مسجدوں (عبادت خانوں) میں بھی رکھ دیا۔

(اس وقت تک) وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور اس کا شریک کسی کو نہ بنایا تھا، وہ یہ جانتے تھے کہ یہ مورتیاں بزرگوں کی ہیں۔

اور یقیناً یہ پتھر جو انہیں نہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ اور نہ انہیں روزی ہی پہنچا سکتے ہیں۔

لیکن وہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے، اور تعظیم کرتے تھے، کیونکہ وہ نیک لوگوں کی مورتیاں تھیں۔ اور یہ مورتیاں ان میں بہت زیادہ ہو گئیں، اور ان کی تعظیم بھی بڑھ گئی۔ اور جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی مورتی بنا لیتے۔ اور اس مورت کا وہی نام رکھ لیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧) من التماثيل إلى الأصنام

وَمَضَىٰ هٰؤُلَاءِ،
وَرَأَىٰ الْأَوْلَادُ آبَاءَهُمْ يَتَبَرَّكُونَ بِهَا وَرَأَوْا آبَاءَهُمْ يُعَظِّمُونَهَا تَعْظِيمًا شَدِيدًا۔ وَكَانُوا يَرَوْنَهُمْ يُقَبِّلُونَ هٰذِهِ التَّمَاثِيلَ، وَيَلْمَسُونَهَا وَيَدْعُونَ عِنْدَهَا۔ وَكَانُوا يَرَوْنَهُمْ يَخْفِضُونَ رُءُوسَهُمْ وَيَرْكَعُونَ عِنْدَهَا فَزَادَ الْأَبْنَاءُ عَلَى الْآبَاءِ، وَصَارُوا يَسْجُدُونَ لَهَا۔ وَصَارُوا يَسْأَلُونَهَا، وَيَذْبَحُونَ لَهَا۔
وَهٰكَذَا صَارَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَامُ آلِهَةً، وَصَارَ النَّاسُ يَعْبُدُونَهَا كَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ وَكَثُرَتْ هٰذِهِ الْآلِهَةُ فِيهِمْ، هٰذَا وَدٌّ، وَذٰلِكَ سُوَاعٌ، وَهٰذَا يَغُوثُ، وَذٰلِكَ يَعُوقُ، وَهٰذَا نَسْرٌ۔

7. From Statues to Idols

This generation came to its end in due course. Its descendants had seen their fathers holding the statues in great respect and seeking blessings from them. They had seen them kissing the images, touching them with respect and making their petitions to Allah in front of them. They had also seen them, occasionally, bending their heads or prostrating themselves on the ground before them.

The Sons outdid the fathers; they began to prostrate themselves before them in adoration; they prayed to them for their needs and made sacrifices in their name. In a nutshell, they began to worship them out and out. Thus, these idols gradually became gods and began to be worshiped by the people in place of a single Allah. There were a great number of them 'Ud and Su'a Yaghuth and Yauq,and Nasr and so on and so forth.

(٧) مورتیوں سے بتوں تک

یہ لوگ تو (دنیا سے) چلے گئے، اور اولاد نے اپنے باپ دادوں کو دیکھا کہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ اور انہوں نے باپ دادوں کو دیکھا کہ وہ ان کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے۔ اور وہ دیکھتے کہ وہ ان مورتیوں کو چومتے، ان پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے قریب دعائیں مانگتے۔ اور وہ انہیں دیکھتے ان کے سامنے سر کو جھکاتے، اور رکوع کرتے۔ پھر اولادوں نے باپ دادوں کے کام پر اضافہ کیا، اور انہیں سجدہ کرنے لگ گئے اور انہی سے مانگنے لگے، اور ان کے لیے ذبح کرنے لگے۔

اس طرح یہ بت ان کے معبود بن گئے، اور لوگ ان کی ایسی عبادت کرنے لگ گئے جیسے وہ اس سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اور ان میں معبودوں کی کثرت ہو گئی۔ یہ وڈ ہے، وہ سواع ہے، یہ یغوث ہے، وہ یعوق ہے اور نسر ہے۔

(٨) غضب الله

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبًا شَدِيدًا وَلَعَنَهُمْ۔
وَلِمَاذَا لَا يَغْضَبُ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَلْعَنُهُمْ؟
أَلِهٰذَا خَلَقَهُمْ، أَلِهٰذَا يَرْزُقُهُمْ؟
يَمْشُونَ عَلَىٰ أَرْضِ اللّٰهِ

8. Allah's Anger

Allah was highly displeased with them for, their transgression and decreed for them a severe curse. Did He bring them to life and nourish them so that they may turn away from Him? They walked on Allah's earth and disobeyed Him, ate His bread and ascribed

(٨) اللہ کا غضب

اور اللہ ان لوگوں پر سخت ناراض ہوئے۔ اور ان پر لعنت کی۔ اور اللہ کو ان پر کیوں غصہ نہ آتا؟ اور کیوں ان پر لعنت نہ کرتا؟ کیا انھیں اللہ نے اس لیے پیدا کیا تھا؟ کیا اس لیے انھیں رزق دیتا تھا؟

وہ اللہ کی زمین پر چلتے تھے----- اور اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ! وَيَأْكُلُوْنَ رِزْقَ اللّٰهِ وَيُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ! انَّ هٰذَا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ إِنَّ هٰذَا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ! غَضِبَ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ، وَحَبَسَ الْمَطَرَ وَضَيَّقَ عَلَيْهِمْ. وَقَلَّ الْحَرْثُ وَقَلَّ النَّسْلُ. وَلٰكِنَّ النَّاسَ مَا عَقَلُوْا، وَلٰكِنَّ النَّاسَ مَا تَابُوْا.

partners to Him! Was it not flagrant ingratitude?

Men, thereupon, became the object of Allah's wrath. He withheld rain from them and put them to hardship. Their crops began to fail and the birth rate among them fell down. But they still did not set themselves right. They had not the good sense to repent.

کے ساتھ کفر بھی کرتے تھے! اور وہ اللہ کا رزق کھاتے تھے، اور اس کا شریک بھی ٹھہراتے تھے! یقیناً یہ بہت بڑا ظلم تھا۔ بلاشبہ یہ ظلم عظیم تھا۔ اللہ ان لوگوں پر ناراض ہوا، اور بارش روک لی، اوران پر تنگی کی تو کھیتی اور نسل کم ہوگئی۔

مگر لوگوں کو نہ عقل آئی اور نہ انہوں نے توبہ ہی کی۔

(٩) الرسول

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنْهُمْ يُكَلِّمُهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ.

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُكَلِّمُ وَاحِداً وَاحِداً، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخَاطِبُ كُلَّ أَحَدٍ يَقُوْلُ لَهُ افْعَلْ كَذَا، افْعَلْ كَذَا.

إِنَّ الْمُلُوْكَ لَا يُكَلِّمُوْنَ وَاحِداً وَاحِدًا إِنَّ الْمُلُوْكَ لَا يَذْهَبُوْنَ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ يَقُوْلُوْنَ لَهُ افْعَلْ كَذَا، افْعَلْ كَذَا.

وَالْمُلُوْكُ بَشَرٌ كَالْبَشَرِ،

يَقْدِرُ كُلُّ أَحَدٍ أَنْ يَرَاهُمْ وَيَسْمَعَ كَلَامَهُمْ، وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَرَى اللّٰهَ وَيَسْمَعَ كَلَامَهُ وَيُكَلِّمَهُ،

وَلَا يَقْدِرُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ أَرَادَ اللّٰهُ،

إِذَا أَرَادَهُ اللّٰهُ.

فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُرْسِلَ إِلَى النَّاسِ رَسُوْلًا

9. The Apostle

Allah then decided to raise up a man, one of their own kind, to be his Messenger among them. One who could speak to them in their own tongue. It is not given to everyone to converse with the Lord Sovereign. It becomes Him not to issue His commands to everyone individually, nor has everybody the strength to endure it. Do the emperors communicate their edicts personally to each one of their subjects? They do not, of course; although they are mere mortals like any other human being and can be seen and heard by everyone. How, then, can everybody be spoken to by Allah who cannot be seen and heard by His servants. This can be done only through the agency of someone whom He pleases to raise up as His Messenger. Thus it was that Allah decided to raise up an Apostle among men who could talk to them freely and act as a

(٩) (اللہ کا) رسول

اور اللہ نے چاہا کہ ان ہی میں سے ایک آدمی کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجے، جو اُن سے بات کرے اور انہیں نصیحت کرے۔ (خود) اللہ تو ایک ایک فرد سے بات نہیں کرتا، اللہ ہر ایک سے مخاطب نہیں ہوتا کہ اسے کہے یوں کرو، یوں کرو، بلاشبہ بادشاہ ایک ایک (فرد) سے بات نہیں کرتے۔ بادشاہ ہر شخص کے پاس جا کر نہیں کہتے کہ یوں کرو اور یوں کرو۔ بادشاہ (بھی) انسانوں جیسے انسان ہیں، ہر ایک انہیں دیکھ سکتا اور ان کی بات سن سکتا ہے۔ لیکن اللہ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ اس کا کلام سن سکتا ہے اور نہ اس سے کلام کر سکتا ہے۔ اور اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ بجز اس شخص کے جسے اللہ چاہے۔ اور جب چاہے۔ چنانچہ اللہ نے چاہا کہ لوگوں کی طرف رسول بھیجے جو اُن سے بات بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُكَلِّمُهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ.

(١٠) بشرٌ أم ملك

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الرَّسُوْلُ بَشَرًا،

وَأَنْ يَكُوْنَ وَاحِدًا مِنَ النَّاسِ،

يَعْرِفُهُ النَّاسُ وَيَفْهَمُوْنَ كَلَامَهُ

وَإِذَا كَانَ الرَّسُوْلُ مَلَكًا قَالَ النَّاسُ: مَالَنَا وَلَهُ؟

هُوَ مَلَكٌ وَنَحْنُ بَشَرٌ!

نَحْنُ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ وَلَنَا أَهْلٌ وَذُرِّيَّةٌ فَكَيْفَ نَعْبُدُ اللّٰهَ؟

وَإِذَا كَانَ الرَّسُوْلُ بَشَرًا قَالَ أَنَا آكُلُ وَأَشْرَبُ وَلِيَ أَهْلٌ وَ ذُرِّيَّةٌ وَأَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ فَلِمَ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ؟ وإِذَا كَانَ الرَّسُوْلُ مَلَكًا قَالَ النَّاسُ: إِنَّكَ لَا تَعْطَشُ وَلَا تَجُوْعُ،

وَإِنَّكَ لَا تَمْرَضُ وَلَا تَمُوْتُ فَتَعْبُدُ اللّٰهَ وَ تَذْكُرُهُ دَائِمًا!

وَ نَحْنُ بَشَرٌ نَعْطَشُ وَ نَجُوْعُ، وَ نَمْرَضُ وَ نَمُوْتُ فَكَيْفَ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَ نَذْكُرُهُ دَائِما وإذا كان الرَّسُوْلُ بَشَراً قَالَ أَنَا مِثْلُكُمْ أَعْطَشُ وَأَجُوْعُ وَأَمْرَضُ وَأَمُوْتُ وَأَعْبُدُ اللّٰهَ وَأَذْكُرُهُ، فَلِمَاذَا لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا تَذْكُرُوْنَهُ؟

Warner among them.

10. A Human Being or an Angel?

Allah decided, also, that the Apostle should be a mere mortal like all other men so that they could know him intimately and follow him like their leader. If the Prophet was an angel they *naturally would have said*, "What relation do we bear to him? He is an angel and we are human. We feel hunger and thirst, and need food and drink; we have our children to feed and to bring up; we become sick and we die. How, then, can we serve Allah?" They would have argued with the Prophet, "You have no needs; you know neither hunger nor thirst; you have neither children nor a family; you have no sickness, and you do not die; you are free from all human worries and problems. So you can, as you do, serve Allah devotedly and sing his Praises night and day. But how can we?" But it could not be like that if the Prophet was human.He could assure them at once by telling them: "I also feel hunger and thirst and need food and drink like you. I also have my children and family to look after; I fall sick and one day I, too, will die. Nevertheless, I obey Allah and recite His Praises. If I can do so, why can't you?" This would

کرے اور انہیں نصیحت بھی۔

(۱۰) انسان یا فرشتہ

اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انسان ہو۔ انہی لوگوں میں سے ایک ہو۔ لوگ اسے پہچانتے ہوں اور اس کی بات سمجھتے ہوں۔ اور اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے، ”ہمارا اور اس کا کیا تعلق! وہ فرشتہ ہے اور ہم انسان! ہم کھاتے پیتے ہیں، ہمارے اہل و عیال ہیں، ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں؟“ اور جب رسول انسان ہو، اور کہتا ہو میں کھاتا پیتا ہوں، مرے اہل وعیال ہیں اور میں اللہ کی بندگی کرتا ہوں، پھر تم کیوں اللہ کی بندگی نہیں کرتے؟ اور اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے، تمھیں تو نہ پیاس لگتی ہے نہ بھوک، تم نہ بیمار ہوتے ہو نہ تمھیں موت آتی ہے۔ اس لیے تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اسے ہمیشہ یاد رکھو گے۔ اور ہم انسان ہیں۔ ہمیں پیاس بھی لگتی ہے اور بھوک بھی، ہم بیمار ہوتے ہیں ہمیں موت آتی ہے۔ پھر ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں اور اسے ہمیشہ یاد رکھیں؟ اور جب رسول خود انسان ہو تو کہے گا میں تمھارے جیسا ہوں، پیاسا بھی ہوتا ہوں اور بھوکا بھی۔ بیمار بھی ہوتا ہوں اور مجھے موت آتی ہے۔ (پھر بھی) اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اور اسے یاد کرتا ہوں۔ پھر تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور نہ اسے یاد کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَينقَطِعُ كَلَامُ النَّاسِ وَلَا يَجِدُوْنَ عُذْرًا۔

convince the people and they would have no excuse for not listening to him.

ہو؟ یوں لوگوں کی بات کٹ جاتی ہے اور انہیں کوئی بہانہ نہیں ملتا۔

(۱۱) نوح الرسول

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُرْسِلَ نُوحاً إِلَى قَوْمِهٖ۔
كَانَ فِي الْقَوْمِ أَغْنِيَاءُ وَرُؤَسَاءُ،
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ نُوحاً لِرِسَالَتِهٖ،
وَلَمْ يَخْتَرْ أَحَداً مِنْهُمْ۔
اللّٰهُ يَعْلَمُ مَنْ يَحْمِلُ رِسَالَتَهُ،
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَنْ يَحْمِلُ أَمَانَتَهُ۔
وَكَانَ نُوحٌ رَجُلاً صَالِحاً كَرِيْماً،
وَكَانَ نُوحٌ رَجُلاً عَاقِلاً حَلِيْماً۔
وَكَانَ نُوحٌ نَاصِحاً شَفِيْقاً،
وَكَانَ نُوحٌ صَادِقاً أَمِيْناً اِخْتَارَ اللّٰهُ نُوحاً لِرِسَالَتِهٖ وَأَوْحَى إِلَيْهِ:
((أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ))۔
فَقَامَ نُوحٌ فِي قَوْمِهٖ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ:
((إِنِّي لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ))۔

11. Noah,The Prophet

Allah decided to send down Noah as His Apostle to mankind. There lived many rich and powerful men among the people in whom he was raised up. But, it was Noah whom Allah chose for Apostleship for He knew best who was most suited for the task and could bear the burden of his mission and carry out his duties better than the rest.

Noah was a noble and righteous man. He was wise and affable, affectionate and sincere, honest and trustworthy. So Allah chose him for Apostleship and inspired him with these words, "Do thou warn thy people before there comes to them a grievous penalty." And he got up among the people to declare, "O my people, I am to you a Warner, plain and simple."

۱۱۔ اللہ کے رسول نوح

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ نوح (علیہ السلام) کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجے، قوم میں دولت مند اور سردار لوگ تھے، مگر اللہ نے اپنے پیغام کے لیے نوح (علیہ السلام) کو چن لیا، اور ان میں سے کسی کو نہ چنا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون رسالت کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس امانت کا حق دار ہے۔ اور نوح (علیہ السلام) نیک اور شریف آدمی تھے، اور نوح (علیہ السلام) عقل مند اور بردبار تھے اور نوحؑ مشفق اور ہمدرد اور صادق وامین تھے۔ اللہ نے انھیں اپنے پیغام کے لیے چنا، اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ ”اپنی قوم کو آگاہ کردو اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔ نوح (علیہ السلام) اپنی قوم میں کھڑے، تو لوگوں سے کہنے لگے، ”بلاشبہ میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں۔“

(۱۲) ماذا أجابه القوم؟

وَلَمَّا قَامَ نُوحٌ فِي قَوْمِهٖ يَقُوْلُ: ((إِنِّي لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ))۔
قَامَ بَعْضُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ: مَتَى صَارَ هٰذَا نَبِيًّا؟
بِالْأَمْسِ كَانَ رَجُلاً مِنَّا وَالْيَوْمَ يَقُوْلُ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ!

12. People's Reply

On hearing Noah say that he was a plain and simple Warner to them from God, the people were shocked. "O," they exclaimed, "Since when has he become a Prophet? Till yesterday be was one of us and today he declares that he is an Apostle of God."

(۱۲) قوم نے انہیں کیا جواب دیا؟

اور جب نوح (علیہ السلام) اپنی قوم میں کھڑے ہوئے، تو فرمایا: ”بلاشبہ میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں۔“ کچھ لوگوں نے کھڑے ہو کر کہا: یہ کب سے نبی ہو گئے؟ کل تک تو ہم میں سے ایک آدمی تھا، اور آج کہتا ہے میں تمھاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ أَصْدِقَاءُ نُوحٍ: هٰذَا كَانَ يَلْعَبُ مَعَنَا فِى الصِّغَرِ وَيَجْلِسُ مَعَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَمَتَى جَاءَتْهُ النُّبُوَّةُ؟ أَلَيْلاً أَمْ نَهَاراً!
وَقَالَ الْأَغْنِيَاءُ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ: أَمَا وَجَدَ اللّٰهُ أَحَداً غَيْرَهُ؟
أَمَاتَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، أَمَا وَجَدَ فِى الْقَوْمِ إِلَّا فَقِيراً؟ وَقَالَ الْجُهَّالُ: ((مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ)) وَقَالُوا: ((لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَنْزَلَ مَلٰئِكَةً مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ))۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ نُوحاً يُرِيدُ أَنْ يَنَالَ الرِّيَاسَةَ وَالشَّرَفَ بِهٰذَا الطَّرِيقِ۔

(۱۳) بين نوح وقومه

كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ أَنَّ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ هُوَ الْحَقُّ،
وَأَنَّ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ هُوَ الْعَقْلُ۔
وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الَّذِى لَا يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ هُوَ فِى ضَلَالَةٍ وَ سَفَاهَةٍ۔
وَكَانُوا يَقُولُونَ:
قَدْ كَانَ آبَاؤُنَا يَعْبُدُونَ الْأَصْنَامَ فَلِمَاذَا لَا يَعْبُدُهَا هٰذَا؟
وَكَانَ نُوحٌ يَرَى أَنَّ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ ضَلَالَةٌ
وَأَنَّ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ سَفَاهَةٌ۔

Noah's friends said, "He was our playmate during the childhood days. Almost every day he has sat and chatted with us. When it was that the mantle of Apostleship fell upon him, in the dark of the night or in the *light of day?" The rich and the* haughty ones said, "Did Allah have nobody else for the purpose? Were all of us dead that He chose a poor man like him out of the whole tribe?" The ignorant and the foolish said, "He is no more than a mortal like ourselves. If Allah had desired to send down a Messenger He must have chosen an angel." "Never have we heard of such a thing as he says to have happened to our ancestors of old," they added. Some again explained, "Noah 'ants to achieve chieftainship and fame by means of it."

13. Face to Face

People thought idol-worship to be the most correct thing to do. They supposed that the non-idolaters were in the wrong, that they had gone astray. "Our fathers worshiped idols," they remarked. "So why should we not, and why should not Noah too?" But Noah thought otherwise. He believed that idolatry was a great mistake, a gross transgression and an act of lunacy. The ancestors who worshiped idols

طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں!
نوح (علیہ السلام) کے دوستوں نے کہا: یہ بچپن میں تمھارے ساتھ کھیلتے تھے اور ہر روز ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے۔ پھر کب ان کے پاس نبوت آ گئی؟ رات کو یا دن کے وقت! اور دولت مندوں اور مغروروں نے کہا: کیا اللہ کو ان کے سوا کوئی نہیں ملا تھا؟ کیا سب لوگ مر گئے ہیں، کیا اس فقیر کے سوا کوئی نہیں ملا؟ اور جاہلوں نے کہا: "یہ تو تمھارے جیسے ہی ایک آدمی ہیں" اور کہنے لگے اگر اللہ چاہتا تو کوئی فرشتہ اتار دیتا، یہ تو ہم نے پہلے آباؤ اجدادوں سے بھی نہیں سنا۔ اور کسی نے کہا: یقیناً نوح (علیہ السلام) اس طریقہ سے عزت اور سرداری چاہتے ہیں۔

(۱۳) نوح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے درمیان

لوگ بتوں اور ان کی بندگی کو صحیح سمجھتے تھے۔ اور بتوں کی بندگی کو دانشمندی خیال کرتے، اور ان کا خیال تھا کہ جو شخص بتوں کی بندگی نہیں کرتا وہ گمراہی اور بیوقوفی میں ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے آباؤ اجداد بتوں کو پوجتے تھے، پھر یہ ان کی بندگی کیوں نہیں کرتے۔ اور نوح (علیہ السلام) بتوں کی پوجا کو گمراہی سمجھتے تھے، بلکہ ان کی پوجا کو حماقت خیال کرتے تھے۔ اور نوح (علیہ السلام) سمجھتے تھے کہ ان کے باپ دادا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ نُوحٌ يَرَى أَنَّ الآبَاءَ كَانُوا فِي ضَلَالَةٍ وَسَفَاهَةٍ وَأَنَّ آدَمَ وَهُوَ أَبُو الآبَاءِ مَا كَانَ يَعْبُدُ الأَصْنَامَ، بَلْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ۔

وَأَنَّ الْقَوْمَ فِي ضَلَالَةٍ وَسَفَاهَةٍ إِذْ يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَلَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ۔

قَامَ نُوحٌ فِي الْقَوْمِ يَقُولُ بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ: ((يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ))۔

((قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ))۔ ((قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ۔ أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ))۔

were wrong and ignorant. He held that Adam, their progenitor, was not an idolater; he worshiped no one besides Allah. Those of their forefathers, who had taken up idols in place of Allah-Who bad created them and blessed them with life-were very foolish to have done so. So he called out to them, "O my people, worship Allah, ye have no other God but Him.

I fear for you the punishment of a dreadful day." "Ah," the leaders of his community exclaimed "We see that you have gone out of your head," Noah replied, "O my people, there is nothing wrong with my head. On the contrary, I am an Apostle from the Lord, the Cherish er of the Worlds. I but fulfill towards you the mission of my Lord. Sincere is my advice to you, and I know from Allah something that you know not."

گمراہی اور حماقت میں مبتلا تھے۔ اور آدم (علیہ السلام) جو باپ دادوں کے بھی باپ تھے وہ تو بتوں کو نہیں پوجتے تھے بلکہ صرف اللہ ہی کی بندگی کرتے تھے۔ اور قوم گمراہی اور حماقت کا شکار تھی جب پتھروں کو پوجتی تھی، اور اس اللہ کی بندگی نہیں کرتی تھی جس نے انہیں پیدا کیا۔ نوح (علیہ السلام) اپنی قوم میں کھڑے ہوئے، اور با آواز بلند کہا، "اے میری قوم! صرف اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ (معبود) نہیں مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔" "اس کی قوم کے سرداروں نے کہا، بلاشبہ ہم تمھیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں، نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: میری قوم میرا گمراہی سے کیا تعلق، ! میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میں تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمھیں نصیحت کرتا ہوں، اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(۱۴) اتبعك الأرذلون

14. "It is the Meanest That Follow Thee"

(۱۴) تیرے پیروکار گھٹیا لوگ ہیں

وَاجْتَهَدَ نُوحٌ كَثِيرًا أَنْ يُؤْمِنَ قَوْمُهُ وَيَعْبُدُوا اللّٰهَ وَيَتْرُكُوا الأَصْنَامَ۔

وَلٰكِنْ مَا آمَنَ بِنُوحٍ إِلَّا بَعْضُ الأَفْرَادِ مِنْ قَوْمِهِ۔

مَا آمَنَ بِهِ إِلَّا بَعْضُ الأَفْرَادِ الَّذِينَ

Noah tried his best to persuade the people to have faith in him and to accept his message which was that they worshiped Allah alone and gave up the idols. But only a few listened to him. These were drawn from men who had to work hard for their living and ate only what

نوح (علیہ السلام) نے بہت کوشش کی کہ ان کی قوم ایمان لے آئے، اور اللہ کی بندگی کرے اور بت پرستی چھوڑ دے۔ لیکن نوح (علیہ السلام) پر ان کی قوم کے چند افراد کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا، صرف وہی لوگ ایمان لائے جو محنت کش تھے اور حلال کھاتے تھے۔ اور ان کی قوم کے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْمَلُوْنَ بِأَيْدِيهِمْ وَيَأْكُلُونَ الْحَلَالَ.

أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ مِنْ قَوْمِهِ فَقَدْ مَنَعَهُمْ كِبْرُهُمْ أَنْ يُطِيْعُوا نُوحًا.

وَشَغَلَتْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يُفَكِّرُوا فِي الْآخِرَةِ وَكَانُوا يَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَشْرَافٌ وَهٰؤُلَاءِ أَرَاذِلُ.

وَلَمَّا دَعَاهُمْ نُوحٌ إِلَى اللّٰهِ قَالُوْا: ((أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُوْنَ))؟

وَطَلَبُوْا مِنْ نُوحٍ أَنْ يَطْرُدَ هٰؤُلَاءِ الْمَسَاكِيْنَ. وَلٰكِنَّ نُوحًا أَبٰى وَقَالَ: ((مَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ))،

إِنَّ بَابِي لَيْسَ بَابَ مَلِكٍ،

((إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ)).

وَكَانَ نُوحٌ يَعْرِفُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْمَسَاكِيْنَ مُؤْمِنُوْنَ مُخْلِصُوْنَ. وَأَنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ إِذَا طَرَدَ هٰؤُلَاءِ الْمَسَاكِيْنَ وَإِذَنْ لَا يَنْصُرُهُ أَحَدٌ. فَقَالَ نُوحٌ: ((يٰقَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ)).

they lawfully earned.

As for the rich and the wealthy their arrogance prevented them from being among his followers. Their wealth and children came in the way of their thinking about the Hereafter. "We are the noble born?" they said. "And they are mean. Shall we believe in thee when it is only the meanest that follow thee?" they said to Noah when he approached them again.

They told Noah to drive the poor and the meek ones away. But he declined and said, "I am not to drive away those who believe. My position is not that of King. I have been sent only to warn openly and plainly."

Noah knew that the poor and the meek were faithful and sincere in their belief. Allah would surely be angry if he drove them away, and then nobody could help him against Allah. "O my people," he replied to the haughty critics. "Who will help me against Allah if I drove them away?"

دولت مند تھے، ان کا تکبر، نوح (علیہ السلام) کی اطاعت میں آڑے آیا۔ اور ان کے مال و اولاد نے انہیں فکر آخرت سے بیگانہ کردیا۔ اور وہ کہتے تھے، ہم معزز لوگ ہیں اور یہ کمینے ہیں۔ اور جب نوح (علیہ السلام) نے انہیں اللہ کی طرف بلایا، تو کہنے لگے، کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں، جب کہ تیری پیروی گھٹیا لوگوں نے کر رکھی ہے؟۔ اور انہوں نے نوح (علیہ السلام) سے مطالبہ کیا کہ ان مسکینوں کو دور کردیا جائے۔ لیکن نوح (علیہ السلام) نے نہ مانا۔ آپ نے فرمایا: میں مومنوں کو نہیں ہٹاؤں گا۔ میرا دروازہ کسی بادشاہ کا دروازہ نہیں۔ میں تو صاف صاف (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔" نوح (علیہ السلام) جانتے تھے کہ یہ مسکین لوگ مخلص مومن ہیں۔ یقیناً ان مسکینوں کو ہٹانے پر اللہ ناراض ہوگا۔ اس وقت ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: اے میری قوم! میں اگر انھیں ہٹا دوں تو مجھے کون اللہ کی پکڑ سے بچائے گا؟

(١٥) حجة الأغنياء

15. The Argument of the Rich

(۱۵) مالداروں کی دلیل

وَقَالَ الْأَغْنِيَاءُ: الَّذِي يَدْعُوْ إِلَيْهِ نُوحٌ لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَيْسَ بِخَيْرٍ. لِمَاذَا؟

لِأَنَّا جَرَّبْنَا أَنَّا نَحْنُ السَّابِقُوْنَ فِي

The rich people sometimes said that what Noah called them to was neither right nor good because, so did they argue, "It is our experience that whenever

دولت مندوں نے کہا: جس چیز کی طرف نوح بلاتے ہیں، نہ تو وہ سچ ہے، نہ اس میں بھلائی ہی ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہمارا تجربہ ہے بھلائی کے ہر کام میں ہم پہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ خَيْرٍ۔
لَنَا كُلُّ طَيِّبٍ مِنَ الطَّعَامِ ،
وَلَنَا كُلُّ جَمِيلٍ مِنَ اللِّبَاسِ۔
وَالنَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ لَنَا تَبَعٌ۔
وَإِنَّا رَأَيْنَا أَنَّ الْخَيْرَ لَا يُخْطِئُنَا وَلَا يُجَاوِزُنَا فِي الْمَدِينَةِ۔
فَلَوْ كَانَ هَذَا الدِّينُ خَيْرًا لَأَتَانَا قَبْلَ هَؤُلَاءِ الْمَسَاكِينِ ((لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ))۔

there is an addition to the good things of life we are always the first to enjoy it. We are the first to get dainty foods and fancy dresses. The rest are merely the beaters of our track. Nothing good or worthwhile comes in the town without our having the lion's share of it. Had this religion been something really nice it must have reached us before the common people and they would never have stolen a march over us in this matter also."

کرنے والے لوگ ہیں۔" ہر عمدہ کھانا ہمیں حاصل، ہر خوبصورت لباس ہمارے پاس، لوگ تو ہر چیز میں ہماری پیروی کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بھلائی کے کاموں میں ہم سے کوئی خطا نہیں ہوتی اور نہ شہر میں کوئی ہم سے آگے ہی نکل سکتا ہے۔ سو اگر اس دین میں کوئی بھلائی ہوئی، تو یہ ان مسکینوں سے پہلے ہمارے پاس آتا، اگر یہ اچھا (دین) ہوتا تو کوئی شخص ہم سے اس کی پہل نہ کرسکتا۔

(١٦) دعوة نوح

وَدَعَا نُوحٌ قَوْمَهُ ، وَاجْتَهَدَ فِي النَّصِيحَةِ ـ ((قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ، أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ، يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ))۔
وَكَانَ اللَّهُ حَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ وَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَلَّ الْحَرْثُ وَقَلَّ النَّسْلُ۔
فَقَالَ نُوحٌ: يٰقَوْمِ إِنْ آمَنْتُمْ رَضِيَ عَنْكُمُ اللَّهُ وَزَالَ هَذَا الْعَذَابُ۔
وَأَرْسَلَ عَلَيْكُمُ الْأَمْطَارَ وَبَارَكَ لَكُمْ فِي الرِّزْقِ وَالْأَوْلَادِ۔
وَدَعَا نُوحٌ قَوْمَهُ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ لَهُمْ:

16. Noah Delivers a Long Sermon

Noah, however, was not dismayed. He kept on admonishing them with goodwill. He tried his level best and did everything that was possible. In the end he warned them. "O my people," he said, "I am to you a Warner. My warning is plain and simple, that you should worship Allah, fear Him and obey me, so that He may forgive you your sins and give you respite for a stated term. When the term fixed by Allah expires it cannot be extended, if ye only knew."
It has already been seen that Allah had held back the rain from them. He was angry with them. The agricultural crops had become poor and birthrate had fallen low. So Noah informed them. "O my people,

(۱۶) نوح (علیہ السلام) کی دعوت

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو دعوت دی، اور خیر خواہی و ہمدردی کی بہت کوشش کی، فرمایا: اے میری قوم میں صاف صاف ڈرانے (آگاہ کرنے) والا ہوں، یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی بندگی کرو اور اسی سے ڈرتے رہو، اور میری بات مانو، اللہ تمھارے گناہ معاف کردے گا اور ایک وقت مقررہ تک تمھیں مہلت دے گا۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ جب آئے گا تو اس میں تاخیر نہ کی جائے گی، کاش تم جان لیتے! اور اللہ نے ان سے بارش روک لی، اور ان پر ناراض ہوگیا، اور کھیتی اور نسل کم ہوگئی نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: اے میری قوم! اگر تم ایمان لے آؤ تو اللہ تم سے راضی ہو جائے گا، اور یہ عذاب دور ہو جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلاَ تَعْرِفُوْنَ اللّٰهَ؟

هٰذِهِ آيَاتُ اللّٰهِ حَوْلَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُوْنَ إِلَيْهَا ؟

أَلاَ تَنْظُرُوْنَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ؟

أَلاَ تَنْظُرُوْنَ إِلَى الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ؟ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ؟

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْراً وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً؟

وَمَنْ خَلَقَكُمْ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطاً؟ وَلٰكِنَّ قَوْمَ نُوْحٍ لَمْ يَعْقِلُوْا !

وَلٰكِنَّ قَوْمَ نُوْحٍ لَمْ يُؤْمِنُوْا!

بَلْ إِذَا دَعَاهُمْ نُوْحٌ إِلَى اللّٰهِ جَعَلُوْا أَصَابِعَهُمْ فِيْ آذَانِهِمْ۔

وَكَيْفَ يَفْهَمُ مَنْ لَا يَسْمَعُ؟ وَكَيْفَ يَسْمَعُ مَنْ لَا يُرِيْدُ أَنْ يَسْمَعَ؟

if you accept the faith Allah will be pleased with you and the punishment will end. He will send down the rain upon you and cause your crops and children to prosper."

Noah reminded them of Allah. "Have you forgotten Allah?" he asked. "Do you not know Him? His signs are all around you; do you not see them? The earth and the sky, the sun and the moon: Who is it that created the heavens and set the brilliant moon in them, and the blazing sun like a lamp? Who is it that brought you to life and spread the earth to serve as a floor for you?" But Noah's tribe did not understand; they had not the good sense to believe. They thrust their fingers in their ears whenever he preached to them, and how can one follow whom one refuses to listen to?

اور تم پر بارشیں بھیجے گا اور تمھیں رزق اور اولاد میں برکت دے گا۔ اور نوح (علیہ السلام) نے قوم کو اللہ کی طرف بلایا، اور ان سے کہا، کیا تم اللہ کو پہچانتے نہیں؟ یہ تمھارے اردگرد اللہ کی نشانیاں ہیں کیا تم انہیں نہیں دیکھتے۔ کیا تم آسمان وزمین کی طرف نہیں دیکھتے؟ کیا تم سورج اور چاند کو نہیں دیکھتے؟ آسمان کس نے بنائے؟ اور کس نے چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا؟ ------ اور کس نے تمھیں پیدا کیا۔ اور تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا؟ لیکن نوح (علیہ السلام) کی قوم کو سمجھ نہ آئی اور نہ وہ قوم ایمان ہی لائی بلکہ جب نوح (علیہ السلام) ان اللہ کی طرف بلاتے تو وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے۔ وہ آدمی کیسے سمجھے گا جو سنتا نہیں، اور وہ شخص کیسے سنے گا، جو سننا ہی نہ چاہے۔

(۱۷) دعاء نوح

وَاجْتَهَدَ نُوْحٌ كَثِيْراً وَبَقِيَ يَدْعُوْ قَوْمَهُ زَمَناً طَوِيْلاً۔

مَكَثَ نُوْحٌ فِيْ قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَاماً يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ۔

وَلٰكِنَّ قَوْمَ نُوْحٍ لَمْ يُؤْمِنُوْا۔

وَلَمْ يَتْرُكُوْا عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ ،

وَلَمْ يَرْجِعُوْا إِلَى اللّٰهِ۔ فَإِلَى مَتَى يَنْتَظِرُ نُوْحٌ ؟

إِلَى مَتَى يَرَى فَسَادَ الْأَرْضِ ؟

17. Noah Cries out to Allah

Noah had left no stone upturned. He had been striving hard for a long, long time. He had been living among them for a bare fifty short of a thousand years, calling them to Allah. But the people still paid no heed to him. They did not give up idolatry and set their faces towards Allah. How long would Noah be waiting? How long would he endure the world being corrupted and the stones worshiped? He could not indefinitely forbear with men

(۱۷) نوح (علیہ السلام) کی دعا

اور نوح (علیہ السلام) نے بہت کوشش کی۔ اور اپنی قوم کو لمبے عرصے تک دعوت دیتے رہے۔ نوح (علیہ السلام) اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے۔ انہیں اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن نوح (علیہ السلام) کی قوم نہ مانی اور نہ انہوں نے بتوں کی پوجا ہی چھوڑی۔ اور نہ اللہ کی طرف رجوع کیا۔ نوح (علیہ السلام) کب تک انتظار کرتے؟ کب تک زمین کا بگاڑ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى مَتَى يَرَى الْحِجَارَةَ تُعْبَدُ؟ إِلَى مَتَى يَرَى النَّاسَ يَأْكُلُونَ رِزْقَ اللّٰهِ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ؟ لِمَاذَا لَا يَغْضَبُ نُوحٌ؟ إِنَّهُ صَبَرَ صَبْراً لَمْ يَصْبِرْ أَحَدٌ مِثْلَهُ! أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَاماً، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَقَدْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى نُوحٍ:

((إِنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ)).

وَقَالَ قَوْمُ نُوحٍ لَمَّا دَعَاهُمْ نُوحٌ مَرَّةً أُخْرَى:

((يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ))

وَغَضِبَ نُوحٌ لِلّٰهِ وَيَئِسَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَتْرُكْ عَلَى الْأَرْضِ أَحَداً مِنَ الْكَافِرِينَ.

(١٨) السفينة

وَأَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَةَ نُوحٍ وَأَرَادَ أَنْ يُغْرِقَ قَوْمَهُ. وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرِيدُ كَذٰلِكَ أَنْ يَنْجُوَ نُوحٌ وَالْمُؤْمِنُونَ فَأَمَرَ نُوحاً أَنْ يَصْنَعَ سَفِينَةً كَبِيرَةً.

وَبَدَأَ نُوحٌ يَصْنَعُ سَفِينَةً كَبِيرَةً.

وَرَآهُ قَوْمُهُ فِي هٰذَا الشُّغْلِ فَوَجَدُوا

who nourished themselves with Allah's provisions and yet worshiped others than Him. Would he not be angry with this state of affairs? He had already borne much more than anyone could ever be expected to bear. He had put up with all the injustices of Paganish disbelief for as many as nine hundred years and fifty. It was now revealed to him by Allah, "No one of your folk will believe save him who has accepted the faith already." Noah's people themselves had said to him once after he had been preaching to them for all those long years, "O Noah, you have argued and multiplied your arguments with us; now bring upon us the punishment with which you threaten us if you are of the truthful." Noah now had grown very angry-angry for Allah's sake; he had become thoroughly disgusted with his people He prayed to Allah, "O Allah! These unbelievers do not deserve leniency anymore; destroy them to the last."

18. The Ark

Allah listened to his prayer and decided to destroy them by drowning. Noah and his followers were, of course, to be saved. Allah commanded him to build a large ark and, promptly, he took up the work. To see him working at it was a sport to the unbelievers. "What is it, O Noah?" they would

دیکھتے؟ کب تک پتھروں کی پوجا دیکھتے؟ کب تک لوگوں کو دیکھتے کہ وہ رزق تو اللہ کا کھاتے ہیں اور عبادت غیروں کی کرتے ہیں؟ نوح (علیہ السلام) کو غصہ کیوں نہ آتا؟ انہوں نے ایسا صبر کیا کہ کسی نے ایسا صبر نہ کیا ہوگا! نوسو پچاس سال! اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ اور اللہ نے نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ تمھاری قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہ لائے گا مگر جو لوگ کہ ایمان لا چکے! جب نوح (علیہ السلام) نے قوم کو دوسری بار بلایا تو ان کی قوم نے کہا۔ اے نوح (علیہ السلام) تم نے کافی جھگڑا کر ڈالا، تو تم اب لے آؤ ہمارے پاس جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو، اگر تم سچے ہو۔ اور نوح (علیہ السلام) اللہ کے لیے ناراض ہو گئے، اور ان لوگوں سے مایوس ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی اس دھرتی پر باقی نہ چھوڑ۔

(۱۸) کشتی

اللہ نے نوح (علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی، اور ان کی قوم کو غرق کرنا چاہا۔ لیکن اللہ نے اس طرح چاہا کہ نوح (علیہ السلام) اور اہل ایمان محفوظ رہیں۔ اللہ نے نوح (علیہ السلام) کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا۔ اور نوح (علیہ السلام) نے بڑی کشتی بنانا شروع کر دی۔ اور ان کی قوم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُغُلاً۔ وَصَارُوا يَسْخَرُونَ مِنْهُ۔ مَا هٰذَا يَا نُوحُ ؟ مِنْ مَتَى صِرْتَ نَجَّاراً؟ أَمَا كُنَّا نَقُولُ لَكَ لَا تَجْلِسْ إِلَى هٰؤُلَاءِ الْأَرَاذِلِ وَلٰكِنَّكَ مَا سَمِعْتَ كَلَامَنَا وَجَلَسْتَ إِلَى النَّجَّارِينَ وَالْحَدَّادِينَ فَصِرْتَ نَجَّاراً! وَأَيْنَ تَمْشِي هٰذِهِ السَّفِينَةُ يَا نُوحُ ؟ إِنَّ أَمْرَكَ كُلَّهُ عَجَبٌ۔ أَتَمْشِي هٰذِهِ فِي الرَّمْلِ أَمْ تَصْعَدُ الْجَبَلَ؟ الْبَحْرُ مِنْ هُنَا بَعِيدٌ جِدًّا، هَلْ يَحْمِلُهَا الْجِنُّ أَمْ تَجُرُّهَا الثِّيرَانُ؟ وَكَانَ نُوحٌ يَسْمَعُ كُلَّ ذٰلِكَ وَيَصْبِرُ، وَقَدْ سَمِعَ أَشَدَّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ! وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَهُمْ أَحْيَاناً: ((إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ))۔

(۱۹) الطوفان

وَجَاءَ وَعْدُ اللّٰهِ فَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ!
أُمْطِرَتِ السَّمَاءُ وَأُمْطِرَتْ وَأُمْطِرَتْ وَأُمْطِرَتْ۔

حَتَّى كَأَنَّ السَّمَاءَ مُنْخَلَةٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً۔

وَنَبَعَ الْمَاءُ وَسَالَ حَتَّى أَحَاطَ بِالنَّاسِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۔ وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى نُوحٍ : خُذْ مَعَكَ مَنْ آمَنَ بِكَ مِنْ قَوْمِكَ وَأَهْلِكَ۔ وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى نُوحٍ أَنْ يَأْخُذَ مَعَهُ مِنْ كُلِّ حَيَوَانٍ

scoff at him. "Since when have you become a carpenter? We had told you to part company with the lowly ones, but you did not listen to us. You kept company with the carpenters and blacksmiths and now you too have become one of them!' Sometimes they would ridicule him thus, 'On what will the ark sail, O Noah--on the sandy plains? Or will it mount upon the hill? All that you do is odd! The sea is too far from here. Will the Jinn drag the ark to it or the oxen?".

Noah heard patiently all this nonsense and ignored it. He had borne much more already. Sometimes he would say to them, "You may mock at us, but we will go on building the ark in spite of you."

19. The Deluge

Allah's commandment was carried out and, then, there was no recourse but to Allah! O for His refuge! But where did it lay! Not a patch of earth was left without water! It rained and rained as if the sky had turned into a sieve. The earth too opened up its water-reservoirs In fine, the water rose aid rose till it surrounded the people from all sides. Allah had commanded Noah by inspiration, "Take the believers among your people and of your family in the Ark with you." He had also inspired him to take a

انھیں اس کام مشغول دیکھا، تو انہیں ایک اور مشغلہ مل گیا، وہ ان کا تمسخر اڑانے لگے۔ اے نوح! یہ کیا ہے؟ تم کب سے بڑھئی بن گئے؟ کیا ہم تم سے نہیں کہتے تھے کہ ان گھٹیا لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا کر؟ لیکن تم نے ہماری بات نہ سنی، اور تم بیٹھتے رہے ان بڑھئی اور لوہاروں کے ساتھ، تو خود بھی بڑھئی (ترکھان) بن گئے! نوح! یہ کشتی کہاں چلے گی؟ تمھارا سارا معاملہ ہی عجیب ہے۔ یہ اس ریت پر چلے گی یا پہاڑ پر چڑھے گی؟ دریا تو یہاں سے بہت دور ہے اسے جن اٹھائیں گے یا بیل کھینچیں گے؟ اور نوح (علیہ السلام) یہ سب کچھ سنتے رہے اور صبر کرتے رہے۔ انہوں نے اس سے بھی زیادہ سنا اور صبر کیا تھا! لیکن کبھی وہ ان سے کہتے تھے "اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تمھارا مذاق اڑائیں گے جیسے تم اڑاتے ہو۔"

(۱۹) طوفان

اور اللہ کا عذاب آ گیا۔ اللہ کی پناہ! آسمان خوب برسا، ایسا برسا ایسا برسا کہ گویا آسمان میں سوراخ ہو گیا تھا۔ پانی رکتا نہیں تھا، پانی جمع ہوا اور بہنے لگا، حتیٰ کہ اس نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا، اور اللہ نے نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے ساتھ اپنی قوم اور گھر کے ایمان والوں کو لے لیں۔ اور اللہ نے نوح (علیہ السلام) کو وحی کی کہ ہر حیوان اور پرندے نر و مادہ کا جوڑا بھی اپنے ساتھ لے لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَطَائِرٍ زَوجاً، ذَكَرًا وَأُنثَىٰ۔

لِأَنَّ الطُّوفَانَ عَامٌّ لَا يَنجُو مِنهُ إِنسَانٌ

وَلَا حَيَوَانٌ۔

وَكَذٰلِكَ فَعَلَ نُوحٌ فَكَانَ مَعَهُ فِي

السَّفِينَةِ مَن آمَنَ بِهِ مِن قَومِهِ۔ وَمِن

كُلِّ حَيَوَانٍ وَطَائِرٍ زَوجٌ۔

وَسَارَتِ السَّفِينَةُ تَجرِي بِهِم فِي مَوجٍ

كَالجِبَالِ وَارتَقَى القَومُ كُلَّ مَكَانٍ

عَالٍ وَكُلَّ رَبوَةٍ يَفِرُّونَ مِن عَذَابِ اللّٰهِ

وَلٰكِن لَا مَلجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيهِ۔

pair, a male and a female, of each kind of bird and animal with him. For the flood had engulfed the world from which neither man nor beast could escape. Noah did as he was commanded. He took with him on the Ark those who believed among his people and in his family and a pair of each kind of bird and animal. The Ark floated with its occupants on the high waves towering up like the mountains. The people had climbed over the hillocks and high places to save themselves from Allah's punishment. But no running away from the punishment was there except running back to God Himself!

کیونکہ وہ طوفان ہمہ گیر تھا جس سے کوئی انسان اور حیوان نہ بچ سکے گا۔

چنانچہ نوح (علیہ السلام) نے ایسا ہی کیا ان کے ساتھ کشتی میں ان کی قوم کے مومن تھے ،اور ہر حیوان اور پرندے کا جوڑا بھی۔

اور کشتی چل پڑی۔

ان (سواریوں) کے ساتھ پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی تھی ،قوم ہر اونچی جگہ اور بلند مقام پر چڑھ گئی کہ وہ اللہ کے عذاب سے بھاگتے تھے۔لیکن اللہ کے بغیر پناہ گاہ کہاں!!

(۲۰) ابن نوح

وَكَانَ لِنُوحٍ ابنٌ كَانَ مَعَ الكَافِرِينَ۔

رَأَى نُوحٌ ابنَهُ فِي الطُّوفَانِ فَقَالَ:

((يٰبُنَيَّ اركَب مَعَنَا وَلَا تَكُن مَعَ الكَافِرِينَ))۔

((قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعصِمُنِي مِنَ المَاءِ))

((قَالَ لَا عَاصِمَ اليَومَ مِن أَمرِ اللّٰهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ))

((وَحَالَ بَينَهُمَا المَوجُ فَكَانَ مِنَ المُغرَقِينَ))۔

وَحَزِنَ نُوحٌ عَلَى ابنِهِ ، وَكَيفَ لَا يَحزَنُ وَهُوَ ابنُهُ۔

وَأَرَادَ أَن يَنجُوَ ابنُهُ مِنَ النَّارِ يَومَ

20. Noah's Son

Among the unbelievers was one of Noah's own sons. Seeing him marooned in the flood, Noah called out to him, "O my son come with us in the Ark and be not with the unbelievers." "I will betake myself to some mountain," the son replied. "It will save me from the flood." Noah said, "Today nothing can save anyone from the wrath of Allah except those on whom He hath mercy." And the waves came in between Noah and his son and the son was among those who were swept away and drowned. Noah naturally was very sad for his son. He wanted his son to be saved from the fire of Hell in

(۲۰) نوح (علیہ السلام) کا بیٹا

نوح (علیہ السلام) کا بیٹا جو کافروں کا ہمنشین تھا۔نوح (علیہ السلام) نے اپنے فرزند کو طوفان میں دیکھا، تو فرمایا: بیٹے! ہمارے ساتھ (کشتی) میں سوار ہو جا، اور کافروں کا ساتھی نہ بن۔ اس نے جواب دیا: ''میں عنقریب پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچالے گا۔'' نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں، سوائے اس کے جس پر وہ اللہ مہربانی فرمالے۔ اور ان کے درمیان پانی کی لہر حائل ہوگئی۔ اور وہ ڈوب گیا۔ نوح (علیہ السلام) اپنے بیٹے (کی ہلاکت) پر غمگین ہوئے۔ وہ کیسے غمگین نہ ہوتے ، وہ ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ إِذْ لَمْ يَنْجُ مِنَ الْمَاءِ أَمْسِ۔
إِنَّ النَّارَ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ ،
وَإِنَّ عَذَابَ الآخِرَةِ أَشَقُّ أَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ
أَنَّهُ يُنْجِي أَهْلَهُ؟
إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔
فَأَرَادَ أَنْ يَشْفَعَ لابْنِهِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

the Hereafter, if he could not be rescued from the water of the flood. No doubt, the fire of the Hell is far more dreadful a thing than the water of the flood and the torture of the Hereafter is, really, much too severe.
Moreover, Allah had promised him to spare his household. His promise, surely, is true. He, *therefore, tried to intercede* with Allah for the sake of his son.

بیٹا تھا، چنانچہ انہوں نے چاہا کہ ان کا بیٹا قیامت کے روز دوزخ سے بچ جائے جب کہ وہ کل پانی سے نہیں بچ سکا، آگ تو پانی سے زیادہ سخت ہے اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ کیا اللہ نے ان سے ان کے اہل وعیال کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا؟ کیوں نہیں! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اللہ کے ہاں اپنے بیٹے کی سفارش کریں۔

(۲۱) ليسَ من أهلكَ

((وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ))۔
وَلَـكِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْأَنْسَابِ بَلْ يَنْظُرُ إِلَى الْأَعْمَالِ۔
وَ اللّٰهُ لَا يَقْبَلُ الشَّفَاعَةَ فِي الْمُشْرِكِينَ وَلَيْسَ الْمُشْرِكُ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ وَإِنْ كَانَ ابْنَهُ فَنَبَّهَ اللّٰهُ نُوحًا عَلَى ذَلِكَ وَقَالَ :
((يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ))
وَتَنَبَّهَ نُوحٌ وَتَابَ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَ:

21. "He is not of thy family"

So, Noah called out to his Lord and said, "Surely, my son is of my family and your promise is true. You are more just than all the judges of the world."
But Allah does not see kinship; He sees only one's deeds. To associate partners to Allah being the gravest of all misdeeds, He does not accept intercession on behalf of those who are guilty of it
Allah, then, spoke to him thus, "O Noah, he is not of your family for his conduct is of the unrighteous. So ask not of me for that of which you have no knowledge. I give thee counsel, so that ye may not be among the ignorant."
Noah received the admonition with humility and begged for Divine forgiveness. He offered penitence. "O my Lord," said he, "I do seek refuge with Thee

(۲۱) تمھارے گھرانے سے نہیں

"اور نوح نے اپنے رب کو پکارا، اور کہا میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے۔ اور بلاشبہ آپ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ سب حاکموں سے بڑھ کر ہیں۔" لیکن اللہ نسبت کو نہیں دیکھتے، بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اللہ مشرکین کے بارے میں سفارش قبول نہیں کرتے اور مشرک نبی کے گھرانے میں سے نہیں، خواہ اس کا بیٹا ہی ہو۔ اللہ نے اس پر نوح (علیہ السلام) کو تنبیہ کی اور فرمایا: "نوح! وہ تمھارے اہل سے نہیں، اس کے کام اچھے نہیں۔ مجھ سے اس چیز کا سوال بھی مت کریں جس کا تمھیں علم نہیں۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جاؤ۔" نوح (علیہ السلام) سنبھل گئے، اور اللہ سے توبہ کی، اور عرض کی: "میرے پروردگار، میں تیری پناہ چاہتا ہوں، کہ میں تجھ سے ایسا سوال کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَبِّ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ)).

lest I ask Thee for that of which I have no knowledge. And unless Thou forgivest me and hath mercy on me I will verily be among the lost."

بیٹوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو مجھے بخشے گا نہیں رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔"

(۲۲) بعد الطوفان

وَلَمَّا كَانَ مَا أَرَادَهُ اللّٰهُ وَغَرِقَ الْكُفَّارُ أَمْسَكَتِ السَّمَاءُ وَغَارَ الْمَاءُ.

وَاسْتَوَتِ السَّفِينَةُ عَلَى جَبَلِ الْجُودِيِّ

((وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ)).

وَقِيلَ يا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ.

وَهَبَطَ نُوحٌ وَأَصْحَابُ السَّفِينَةِ يَمْشُونَ عَلَى الْبَرِّ بِسَلَامٍ.

وَهَلَكَ الْكُفَّارُ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَلَا الْأَرْضُ.

وَبَارَكَ اللّٰهُ فِى ذُرِّيَّةِ نُوحٍ فَانْتَشَرَتْ فِى الْأَرْضِ وَمَلَأَتِ الْأَرْضَ.

وَكَانَ فِيهَا أُمَمٌ وَكَانَ أَنْبِيَاءُ وَمُلُوكٌ.

((سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِى الْعَالَمِينَ)).

((سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِى الْعَالَمِينَ)).

22. After the Deluge

Allah's will having been done and the unbelievers drowned to death, the sky cleared up, the rain ceased and the water receded or was absorbed into the earth.

The Ark came to a halt upon the mount of Judi and the word went forth, "Away with those who do wrong." "O Noah," again the Word of God came. "Come down from the Ark with peace from Us." Noah and the others in the Ark got down from it and began to walk on the land with peace and safety.

The unbelievers among Noah's community were wiped out, one and all, and neither the sky shed a tear for them nor the earth.

Allah now bestowed prosperity and abundance on Noah's children. They spread over the earth and filled it here, there and everywhere. So much did they prosper that prophets and kings were born among them.

Peace be on Noah and Salutations to him.

(۲۲) طوفان کے بعد

اور جب وہ ہو چکا جو اللہ نے چاہا تھا، اور کفار غرق ہو گئے، بارش تھم گئی، اور پانی خشک ہو گیا، اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔

"اور کہا گیا: پھٹکار ہو ظالموں پر۔"

اور نوح (علیہ السلام) سے کہا گیا کہ سلامتی کے ساتھ اتر جا، تو نوح (علیہ السلام) اور کشتی والے اتر پڑے۔

زمین پر سلامتی کے ساتھ چلتے پھرتے۔

نوح (علیہ السلام) کی قوم کے کفار ہلاک ہو گئے۔ تو نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان! تو اللہ نے نوح (علیہ السلام) کی اولاد کو برکت دی، تو وہ زمین میں پھیل گئی۔ اس نے زمین کو بھر دیا۔

اسی میں بہت سی امتیں (قومیں) انبیاء اور بادشاہ ہوئے۔

سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں،

سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاصفة

(۱) بعد نوح

بـارَكَ اللّٰهُ فى ذُرِّيَّةِ نُوحٍ فَانْتَشَرَتْ فى الْأَرْضِ۔ وَكَـانَ مِنْـهَا أُمَّةٌ يُقَالُ لَهَا عَـادٌ۔ وَكَـانُـوا رِجَـالًا أَقْـوِيَـاءَ، أَجْسَامُهُمْ كَـأَنَّهَا مِنْ حَدِيدٍ يَغْلِبُونَ كُلَّ وَاحِدٍ وَلَا يَغْلِبُهُمْ أَحَدٌ۔ وَلَا يَخَافُونَ أَحَدًا وَيَخَافُهُمْ كُلُّ أَحَدٍ۔ وَبَـارَكَ اللّٰـهُ لِعَـادٍ فى كُلِّ شَىْءٍ، فَكَـانَـتْ إِبِلُ عَـادٍ وَغَنَمُهَا تَمْلَأُ الْوَادِي۔ وَكَـانَـتْ خَيْلُ عَـادٍ تَمْلَأُ الْمَيْدَانَ۔ وَكَـانَـتْ أَوْلَادُ عَادٍ تَمْلَأُ الْبُيُوتَ۔

وَإِذَا خَرَجَتْ إِبِلُ عَـادٍ وَغَنَمُهَا إِلَى الْمَرْعَى كَانَ لَهَا مَنْظَرٌ جَمِيلٌ جِدًّا۔ وَإِذَا خَرَجَ الْأَطْفَالُ فِى الصَّبَاحِ يَلْعَبُونَ كَانَ لَهُمْ مَنْظَرٌ جَمِيلٌ جِدًّا۔ وَكَـانَـتْ أَرْضُ عَـادٍ كَذٰلِكَ أَرْضًا جَمِيلَةً خَضْرَاءَ فِيهَا بَسَاتِينُ وَعُيُونٌ كَثِيرَةٌ۔

(۲) كفران عاد

وَلٰكِنَّ عَادًا لَمْ يَشْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى هٰذِهِ النِّعَمِ الْكَثِيرَةِ وَنَسِيَتْ عَـادٌ قِصَّةَ الطُّوفَانِ الَّتِى سَمِعُوهَا مِنْ آبَائِهِمْ وَرَأَوْا آثَارَهُ فِى الْأَرْضِ۔

THE TEMPEST

1. After Noah

After Noah, Allah bestowed abundance and prosperity on *his children and they spread far* and wide. Out of them rose up a community called, by the name of Ad. They were a strong and healthy people; their bodies as if of iron. They always got the better of the others. The rest of mankind was inferior to them in strength as well as in wealth. So everyone feared the Ad and the Ad feared no one. Allah had blessed them with abundance in all their possessions; their valleys were rich with camels and sheep. When their cattle issued forth into the meadows they made a beautiful sight. Vast plains abounded with companies of horses which presented a glorious spectacle as they ambled towards the battlefields. Their houses were full of children. How lovely did they look when they came out of their homes at day-break laughing and playing! The land of the Ad was beautiful as well as fertile. It contained gardens, fruit orchards and delightful springs.

2. The Ad's Ingratitude

But the Ad were not grateful to Allah for His bounties. They had drawn no lessons from the terrible calamity of the Deluge whose story they had heard from their fore-fathers and the ravages of which could be seen

آندھی

(۱) نوح (علیہ السلام) کے بعد

اللہ تعالیٰ نے نوح (علیہ السلام) کی اولاد میں برکت دی۔ وہ زمین میں پھیل گئی۔ اور اس سے ایک قوم تھی جسے "عاد" کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ بہت طاقتور تھے، ان کے جسم گویا کہ لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ وہ ہر ایک پر غالب ہو جاتے، ان پر کوئی غلبہ نہ پا سکتا۔ وہ کسی سے نہ ڈرتے تھے اور ان سے ہر ایک ڈرتا تھا۔ اور اللہ نے ہر چیز میں برکت دی، "عاد" کے اونٹوں، اور بھیڑ بکریوں سے وادی بھر جاتی تھی۔ اور ان کے گھوڑوں سے میدان بھر جاتے تھے، اور "عاد" کی اولاد سے گھر بھر گئے۔ اور جب عاد کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں چراگاہوں کی طرف نکلتے تو ان کا منظر بڑا دلکش اور خوبصورت ہوتا۔ اور جب بچے صبح کے وقت کھیلنے کے لیے نکلتے، تو ان کا منظر بھی بڑا خوبصورت ہوتا۔ اسی طرح عاد کا ملک بھی بہت سرسبز اور خوبصورت تھا، جس میں بہت سے باغات اور چشمے تھے۔

(۲) قوم "عاد" کی ناشکری

لیکن "عاد" نے، ان بے شمار نعمتوں پر اللہ کا شکر نہ کیا اور قوم عاد طوفان کا قصہ بھول گئی، جو انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے سنا تھا، اور زمین میں اس کے نشان دیکھے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَسُوا لِمَاذَا أَرْسَلَ اللّٰهُ الطُّوفَانَ عَلَى أُمَّةِ نُوحٍ۔

وَصَارُوا يَعْبُدُونَ الْأَصْنَامَ كَمَا كَانَتْ أُمَّةُ نُوحٍ تَعْبُدُ الْأَصْنَامَ۔

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ الْأَصْنَامَ مِنَ الْحِجَارَةِ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَسْجُدُونَ لَهَا وَيَعْبُدُونَهَا۔

وَكَانُوا يَسْأَلُونَهَا حَاجَاتِهِمْ وَيَدْعُونَهَا وَيَذْبَحُونَ لَهَا وَكَانُوا عَلَى أَثَرِ أُمَّةِ نُوحٍ۔ وَكَانَتْ عُقُولُهُمْ لَا تَمْنَعُهُمْ مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَكَانَتْ عُقُولُهُمْ لَا تَهْدِيهِمْ۔ وَكَانُوا عُقَلَاءَ فِي الدُّنْيَا أَغْبِيَاءَ فِي الدِّينِ۔

on the earth. They cared not to think why had the Deluge been sent to Noah's people and to profit by it.

Like Noah's people they also began to practice idolatry. They carved idols out of stones with their own hands and then bowed down to them in adoration made their supplications to them and offered sacrifices.

They led their life totally in the foot-steps of Noah's people. Their wisdom did not hold them back from idolatry nor did it show them the right path. Wise as they were in worldly affairs, they were extremely, foolish where faith was concerned.

اور وہ یہ بھول گئے کہ اللہ نے قوم نوح (علیہ السلام) پر طوفان کیوں بھیجا تھا؟ اور انہوں نے اسی طرح بت پرستی شروع کردی جیسے نوح کی امت بُت پرستی میں مبتلا تھی۔ وہ لوگ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت گھڑ لیتے پھر انہیں سجدہ کرتے، اور ان کی بندگی بجا لاتے، اور ان سے اپنی حاجتیں مانگتے، اور انہیں پکارتے۔ اور ان کے لیے ذبح کرتے۔ اور وہ لوگ نوح (علیہ السلام) کی امت کے نقش قدم پر تھے۔ اور ان کی عقلیں انہیں بت پرستی سے نہ روکتیں، نہ ان کی عقلیں ہدایت دیتیں، وہ لوگ دنیا کے عقل مند، مگر دین کے ناسمجھ اور غبی لوگ تھے۔

(۳) عدوان عاد

وَصَارَتْ قُوَّةُ عَادٍ وَبَالًا عَلَيْهِمْ وَعَلَى النَّاسِ لِأَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ۔

فَمَاذَا يَمْنَعُهُمْ مِنَ الظُّلْمِ؟

وَمَاذَا يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْعُدْوَانِ؟

وَلِمَاذَا لَا يَظْلِمُونَ النَّاسَ ؟

وَهُمْ لَا يَرَوْنَ فَوْقَهُمْ أَحَدًا، وَلَا يَخَافُونَ حِسَابًا وَلَا عِقَابًا۔

وَكَانُوا كَوُحُوشِ الْغَابَةِ يَظْلِمُ الْكَبِيرُ مِنْهُمُ الصَّغِيرَ،

وَيَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ۔

3. Height of Transgression

The strength and prosperity of the Ad had become a plague to them. They were devoid of faith in Allah and the Hereafter and, when that was the case, what was there to stop them from being tyrannical and unjust? Why would they not oppress *the weak when they thought* that there was no one greater and mightier than themselves and there dwelt no fear of Divine punishment or retribution in their hearts?

They were very much like the beasts among which the big oppress the small, and the strong devour the weak. When aroused with anger they

(۳) قوم عاد کی سرکشی

اور قوم عاد کی طاقت خود ان کے لیے اور لوگوں کے لیے وبال بن گئی کیوں کہ وہ اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، پھر انہیں ظلم سے کون سی چیز روکتی؟ اور انہیں سرکشی سے کون سی چیز روکتی؟ اور وہ لوگوں پر ظلم کیوں نہ کرتے؟ جب کہ وہ اپنے اوپر کسی کو نہ دیکھتے اور نہ انہیں حساب و کتاب اور سزا ہی کا خوف تھا۔ وہ جنگل کے درندوں کی طرح تھے، جن میں بڑا چھوٹے پر ظلم کرتا ہے اور طاقت ور کمزور کو کھا جاتا ہے۔ جب وہ غصے میں ہوتے تو بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح ہوتے، جسے جو بھی ملتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا غَضِبُوا كَانُوا كَالْفِيلِ الْهَائِجِ، لَا يَلْقَى شَيْئًا إِلَّا قَتَلَهُ۔

وَكَانُوا إِذَا حَارَبُوا أَهْلَكُوا الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ۔

وَإِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً۔ وَكَانَ الضُّعَفَاءُ يَخَافُونَ شَرَّهُمْ، وَيَفِرُّونَ مِنْ ظُلْمِهِمْ۔ وَصَارَتْ قُوَّتُهُمْ وَبَالًا عَلَيْهِمْ وَعَلَى النَّاسِ۔ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَا يَخَافُ اللّٰهَ وَلَا يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ۔

behaved like an enraged elephant which crushes down and destroys everything that comes in its way In war they plundered the fields and slaughtered the children. As they entered some country they played havoc with it and made the noblest of its people the meanest. The poor and the weak lived in constant terror and were always eager to run away from them. Their power *and strength had proved to be a* great curse for themselves as well as for others. And this, indeed, is the case with all those who bear not faith in Allah and the Hereafter.

ہے، مارڈالتا ہے اور جب وہ لڑنے پہ آتے تو کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کر دیتے، اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو تباہی مچا دیتے، اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و خوار کر دیتے، کمزور ان کے شر سے ڈرتے، اور ان کے ظلم سے بھاگتے تھے۔ ان کی قوت ان کے اور دوسرے لوگوں کے لیے وبال بن گئی، ایسا ہی ہوتا ہے ہر وہ شخص جو اللہ سے نہیں ڈرتا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا (اس کی طاقت وبال بن جاتی ہے)۔

(۴) قصور عاد

وَكَانَ عَادٌ لَا شُغْلَ لَهُمْ إِلَّا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَاللَّهْوُ وَاللَّعِبُ۔ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَفْخَرُ عَلَى بَعْضٍ فِي بِنَاءِ الْقُصُورِ الْعَالِيَةِ وَالْبُيُوتِ الْوَاسِعَةِ۔ وَكَانَتْ أَمْوَالُهُمْ تَضِيعُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ وَالْحِجَارَةِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَ مَكَانًا خَالِيًا أَوْ أَرْضًا مُرْتَفِعَةً إِلَّا بَنَوْا عَلَيْهَا قَصْرًا رَفِيعًا۔ وَكَانُوا يَبْنُونَ بُيُوتًا كَأَنَّمَا يَسْكُنُونَ فِيهَا دَائِمًا وَلَا يَمُوتُونَ أَبَدًا۔ وَكَانُوا يَبْنُونَ قُصُورًا مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ وَالنَّاسُ لَا يَجِدُونَ مَا يَأْكُلُونَ وَيَلْبَسُونَ۔ وَكَانَ الْفُقَرَاءُ مِنْهُمْ لَا يَجِدُونَ بَيْتًا يَسْكُنُونَ فِيهِ وَبُيُوتُ الْأَغْنِيَاءِ لَا سَاكِنَ فِيهَا، وَمَنْ

4. Building Mania

The Ad seemed to have no other object in life than the pursuit of sensuous pleasures and the construction of huge mansions. They competed tirelessly with each other in these respects. Every one tried to build a palace higher and bigger than everyone else. They spent their money recklessly on bricks and mortar. No empty space ever came to their sight upon which they did not build a palatial building as if they were to live in it forever arid had never to die. They built mansions after mansions without need or purpose while the bulk of the people went naked and hungry. Their castles often remained vacant while the poor among them did not have a proper roof over their heads. Anyone who saw them and their castles and their manner of

(۴) قوم عاد کے محلات

اور قوم عاد کو کھانے پینے اور کھیل تماشے کے علاوہ کوئی کام نہ تھا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے پر اونچی عمارات اور کشادہ گھروں کی تعمیر پر فخر کرتا۔ ان کے مال پانی، کیچڑ اور پتھروں پر ضائع ہوتے تھے، وہ جو بھی خالی اور بلند جگہ دیکھتے، وہاں پر ایک اونچا محل بنا لیتے۔ وہ اس طرح گھر بناتے جیسے انہوں نے وہاں پر ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی نہیں مرنا۔

اور وہ لوگ بغیر ضرورت کے محلات بناتے، جب کہ اور لوگوں کو کھانے اور پہننے کو نہیں ملتا تھا۔ اور ان میں سے محتاج لوگوں کو رہنے کے لیے گھر میسر نہ تھا۔ اور دولت مندوں کے گھروں میں رہنے والا کوئی نہ تھا۔ اور جس نے بھی انہیں اور ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَآهُمْ وَرَأَى قُصُورَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ۔

(٥) هود الرّسول

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُرْسِلَ إِلَى عَادٍ رَسُولًا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ،

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ۔

وَكَانَ عَادٌ لَا يَسْتَعْمِلُونَ عُقُولَهُمْ إِلَّا فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللَّهْوِ وَاللَّعِبِ وَبِنَاءِ الْبُيُوتِ۔

وَقَدْ فَسَدَتْ عُقُولُهُمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْتَعْمِلُونَهَا فِي الدِّينِ وَكَانَ عَادٌ عُقَلَاءَ فِي الدُّنْيَا أَغْبِيَاءَ فِي الدِّينِ، يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَلَا يَعْقِلُونَ۔

فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا يَهْدِيهِمْ۔

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الرَّسُولُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، يَعْرِفُونَهُ وَيَفْهَمُونَ كَلَامَهُ۔

كَانَ هُودٌ ذٰلِكَ الرَّسُولَ، وُلِدَ فِي بَيْتٍ شَرِيفٍ فِي عَادٍ وَنَشَأَ عَلَى عَقْلٍ وَصَلَاحٍ۔

(٦) دعوة هود

وَقَامَ هُودٌ فِي قَوْمِهِ يَدْعُو وَيَقُولُ:

((يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ))

living would have felt that they had absolutely no faith in the life to come.

5. The Prophet Hud

Allah, by His grace, willed to send down a Prophet to the Ad. He does not like infidelity on the part of His slaves nor is He pleased with corruption reigning supreme on the earth.

The Ad made use of their intellects only in such matters as eating, drinking, entertainment and architecture. Their minds had become perverted. They functioned very well where the worldly affairs were concerned but when it came to religion they got suddenly paralyzed. That was why Allah decided to raise up a Prophet among them, who may reform them and lead them back to Him. It was also His wish that the Prophet should be one of them whom they would have known thoroughly and whose speech they could understand without difficulty.

Hud, peace be on him, was to be the Prophet. He came from a distinguished family of the Ad and had been brought up to be wise and righteous.

6. Hud Proclaims the Truth

Hud rose up among his people to give them the Divine Call. "O my people," he said. "Worship Allah; you have no other God but Him. O my

گھروں کو دیکھا اسے یقین ہو گیا کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۵) اللہ کے رسول ھود

اللہ نے قوم عاد کی طرف ایک رسول بھیجنا چاہا، کیونکہ اللہ بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتے، بلاشبہ اللہ زمین میں فساد کو پسند نہیں کرتے۔ اور قوم عاد اپنی عقلوں کو کھانے پینے، کھیل تماشے اور گھروں کی تعمیر کے علاوہ کسی اور جگہ استعمال نہ کرتے تھے، ان کی عقلیں تباہ ہو گئیں اس لیے کہ وہ انہیں دین میں استعمال نہیں کرتے تھے۔ اور قوم عاد دنیا کے اعتبار سے تو بڑے عقلمند تھے مگر دین (کے معاملات) کے لحاظ سے نہایت غبی تھے۔ پتھروں کو پوجتے تھے، اور انہیں عقل نہ تھی، اللہ نے ان کی طرف رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو اُن کی راہنمائی کرے اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انہی میں سے ہو۔ وہ اسے پہچانتے ہوں، اور اس کی بات کو سمجھتے ہوں۔ حضرت ہود (علیہ السلام) ہی وہ رسول تھے، جو عاد کے معزز گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے عقل و دانش اور نیکی کی فضا میں پرورش پائی تھی۔

(۶) ھود (علیہ السلام) کی دعوت

ھود (علیہ السلام) اپنی قوم میں دعوت دینے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اے میری قوم اللہ ہی کی بندگی کرو، تمھارے لیے اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ هُودٌ: يَاقَوْمِ كَيْفَ تَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَلَا تَعْبُدُونَ الَّذِي خَلَقَكُمْ! يَا قَوْمِ هٰذِهِ الْحِجَارَةُ الَّتِي نَحَتُّمُوهَا أَمْسِ كَيْفَ تَعْبُدُونَهَا الْيَوْمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ، وَبَارَكَ لَكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَالْحَرْثِ وَالنَّسْلِ۔ وَجَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَرَزَقَكُمْ قُوَّةً فِي الْجِسْمِ۔

كَانَ مِنْ حَقِّ هٰذِهِ النِّعَمِ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوا غَيْرَهُ۔ إِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ الَّذِي تَرْمُونَ إِلَيْهِ بِعَظْمٍ لَا يُفَارِقُ بَيْتَكُمْ وَيَتْبَعُكُمْ كَالظِّلِّ۔

أَفَرَأَيْتُمْ كَلْبًا يَتْرُكُ سَيِّدَهُ وَيَذْهَبُ إِلَى غَيْرِهِ؟

أَوَرَأَيْتُمْ حَيَوَانًا يَعْبُدُ حَجَرًا، أَوَرَأَيْتُمْ حَيَوَانًا يَسْجُدُ لِصَنَمٍ؟

هَلِ الْإِنْسَانُ أَذَلُّ مِنَ الْحَيَوَانِ، أَمْ هُوَ أَجَلُّ مِنَ الْحَيَوَانِ؟

people, on what account do you worship the stones and not the One who created you and gave you life. O my people, the idols are nothing but the stones you had carved yesterday; how can they become gods today that you worship them? It is none but Allah who created you, gave you life and sustained you. It is He that blessed you with wealth and children, granted abundance to your crops and gave you your mental and physical powers so that you have become today the successors and representatives of the Noah's tribe. These favours and gifts of Allah imply that you worship none but Him. Is it not that a dog to which you throw a bone follows you like a slave? Have you ever seen a dog parting with his master and following somebody else? Leaving alone the dog, have you ever seen any animal worshiping a stone or bowing down before an idol? Is man, then, more degraded and mean than an animal? Or is it the reverse of it?"

سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ہود (علیہ السلام) نے فرمایا: اے میری قوم تم کیسے پتھروں کی پوجا کرتے ہو، اور اس ذات کی بندگی نہیں کرتے جس نے تمھیں پیدا کیا؟ اے میری قوم! یہ وہ پتھر ہیں جو کل تم نے خود تراشے ہیں، آج ان کی بندگی کیسے کرتے ہو؟ یقیناً اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا اور تمھیں رزق بھی دیا، اور تمھارے مال و اولاد اور کھیتی اور نسل میں برکت عطا کی۔ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کے بعد تمھیں قائم مقام بنایا، اور تمھیں جسمانی قوت عطا کی۔ ان انعامات کا حق تو یہ تھا کہ تم صرف اللہ ہی کی بندگی کرتے، کسی اور کی بندگی نہ کرتے۔ بلاشبہ یہ کتا جس کی طرف تم ایک ہڈی پھینک دیتے ہو، وہ تمھارے گھر سے نہیں جاتا، اور سائے کی طرح تمھارے ساتھ رہتا ہے۔ بھلا دیکھو تو کسی کتے نے کبھی اپنے مالک کو چھوڑا ہے اور غیر کی طرف گیا ہے؟ یا کیا تم نے کسی حیوان کو دیکھا ہے کہ وہ پتھر کو پوج رہا ہے؟ یا کسی حیوان کو دیکھا ہے کہ وہ بت کو سجدہ کرتا ہو؟ کیا انسان حیوان سے بھی زیادہ ذلیل، یا اس سے زیادہ عزت والا ہے؟

(۷) جواب القوم

كَانَ الْقَوْمُ فِي شُغْلٍ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللَّهْوِ وَاللَّعِبِ۔ وَقَدْ رَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا

ضَاقَ قَلْبُهُمْ بِكَلَامِ هُودٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

7. People's Reply

The people; who were engrossed in the pleasures of life, in eating and drinking and being merry and had become content with this temporal life, felt very cross at Hud's proclamation. In wonder they asked each other. "What does

(۷) قوم کا جواب

قوم کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگی ہوئی تھی، اور وہ دنیوی زندگی سے خوش اور مطمئن تھی۔ ہود (علیہ السلام) کی بات سے تنگ دل ہوئی، ان میں سے کسی نے دوسرے سے کہا ہود کیا کہتا ہے؟ ہود کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِبَعْضِ مَا يَقُولُ هُودٌ؟
مَاذَا يُرِيدُ هُودٌ؟
نَحْنُ لَا نَفْهَمُ كَلَامَهُ!
قَالُوا: سَفِيهٌ أَوْ مَجْنُونٌ!
وَلَمَّا دَعَاهُمْ هُودٌ مَرَّةً أُخْرَى، قَالَ أَشْرَافُ قَوْمِهِ ((إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ)).
((قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ. أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ)).

Hid say? What does he want? We could make nothing of his speech;" "Only a fool or a knave!" was the udgement they passed. The nobility of the people remarked when Hud approached it again. "Ah! we see you are an imbecile and we are sure you are also a liar." "O my people," Hud replied. "I am no imbecile, but an Apostle from the Lord, the Cherisher of the Worlds. I but fulfill towards you the duties of my Lord's mission. I am to you a sincere and truthful adviser."

چاہتا ہے؟ ہمیں اس کی بات سمجھ نہیں آئی! کہنے لگے، بے وقوف ہے یا دیوانہ، اور جب ہود (علیہ السلام) نے انہیں دوبارہ دعوت دی، تو قوم کے شرفاء نے کہا، بلاشبہ ہم تمہیں بے وقوفی میں دیکھتے ہیں اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ ہود نے فرمایا: میری قوم میں دیوانہ نہیں ہوں، بلکہ پروردگار عالم کی طرف سے رسول ہوں، تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارا مخلص دوست اور امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں۔

(٨) حكمة هود

وَمَا زَالَ هُودٌ يَنْصَحُ لِقَوْمِهِ وَيَدْعُوهُمْ بِحِكْمَةٍ وَرِفْقٍ.
قَالَ هُودٌ يَا قَوْمِ أَنَا أَخُوكُمْ وَصَدِيقُكُمْ بِالْأَمْسِ! أَلَا تَعْرِفُونَنِي؟
يَا إِخْوَانِي! لِمَاذَا تَخَافُونَنِي وَتَفِرُّونَ مِنِّي، إِنِّي لَا أَنْقُصُ مِنْ مَالِكُمْ شَيْئًا
((يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ)).
يَا قَوْمِ مَاذَا تَخَافُونَ إِنْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ، وَاللَّهِ لَا تَفْقِدُونَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ شَيْئًا إِذَا آمَنْتُمْ بِاللَّهِ!
بَلْ يُبَارِكُ اللَّهُ لَكُمْ فِي الرِّزْقِ وَيَزِيدُ فِي قُوَّتِكُمْ.

8. More Preaching

Hud did not cease to admonish people and to preach them with kindness, patience and wisdom. "O my people," he urged. "Till yesterday, I was your brother and one of your friends. Do you not know me? O my brethren! What are you afraid of and why do you run away from me? I will not, in the least, reduce your wealth. O my people! I ask from you no reward for my services; my reward is solely with Him who created me. My people! what fear holds you back from believing in Allah. Upon my word, you will lose none of your wealth and riches if you accepted this belief. On the other hand, He will bestow abundance on your wealth and possessions and increase your

(۸) ہود (علیہ السلام) کی دانائی

حضرت ہود (علیہ السلام) مسلسل اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے، اور انہیں دانشمندی اور نرمی سے بلاتے رہے۔ ہود (علیہ السلام) نے فرمایا: میری قوم! میں کل تک تمہارا بھائی اور دوست تھا، کیا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو؟ اور مجھ سے کیوں بھاگتے ہو؟ میں مال کا نقصان ذرا بھی نہیں کروں گا۔ اے میری قوم اس (دعوت و تبلیغ) پر تم سے نال کا طلبگار نہیں، میرا بدلہ تو اللہ کے پاس ہے۔ میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ اللہ کی قسم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہارے مال میں کچھ کمی نہیں آئے گی؟ بلکہ اللہ رزق میں برکت اور قوت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَاقَوْمِ لِمَاذَا تَتَعَجَّبُونَ مِنْ رِسَالَتِي؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُكَلِّمُ وَاحِداً وَاحِداً!

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخَاطِبُ كُلَّ أَحَدٍ يَقُولُ لَهُ افْعَلْ كَذَا، افْعَلْ كَذَا!

إِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُ إِلَى كُلِّ قَوْمٍ رَجُلاً مِنْهُمْ يُكَلِّمُهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ۔

وَقَدْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكُمْ أُكَلِّمُكُمْ وَأَنْصَحُ لَكُمْ ((أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ))

strength and power.

"Well, you wonder at my Apostleship. But, why? Do you expect Allah to talk directly to each and every person? Indeed, it cannot be. He does not address everyone individually to say, 'Do this and don't do that.' To every nation He sends down a man belonging to it through whom He speaks. For sure, He has sent me down to speak to you and to admonish you. Do you wonder that there has come to you a message from your Lord through a man of your own tribe?"

اضافہ کرے گا۔ اے میری قوم تم میرے پیغام پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ اللہ ہر ایک سے بات نہیں کرتے! اللہ ہر کسی کو مخاطب نہیں کرتے کہ اسے کہے یوں کرو اور یوں کرو۔ یقیناً اللہ ہر قوم کی طرف انہی میں سے ایک آدمی بھیجتا ہے جو اُن سے بات کرتا ہے۔ اور انہیں نصیحت کرتا ہے۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے، میں تم سے کلام کرتا ہوں، اور تمھیں نصیحت کرتا ہوں۔ کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ رب کی طرف سے نصیحت آئے میں سے ایک آدمی پر، تاکہ وہ تمھیں انجام سے ڈرائے۔

(۹) إيمان هود

9. Hud's Perseverance and Trust in Allah

(۹) ھود (علیہ السلام) کا ایمان

وَلَمْ تَجِدْ عَادٌ جَوَاباً!

وَمَا عَلِمُوا كَيْفَ يُجِيبُونَ هُوداً!

وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوا لَمَّا عَجَزُوا قَدْ غَضِبَتْ عَلَيْكَ آلِهَتُنَا فَأَصَابَكَ مَرَضٌ فِي عَقْلِكَ!

وَقَدْ وَقَعَ عَلَيْكَ وَبَالٌ مِنَ الْآلِهَةِ۔

قَالَ هُودٌ إِنَّ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ حِجَارَةٌ لَا تَنْفَعُ أَحَداً وَلَا تَضُرُّ!

وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ حِجَارَةٌ لَا تَتَكَلَّمُ وَلَا تَسْمَعُ وَلَا تَنْظُرُ!

إِنَّ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ لَا تَمْلِكُ خَيْراً وَلَا شَرّاً۔ وَلَا تَمْلِكُ لِأَحَدٍ نَفْعاً وَلَا ضَرّاً!

وَإِنَّكُمْ أَيْضاً لَا تَمْلِكُونَ خَيْراً وَلَا شَرّاً

The Ad did not know what to say to Hud. They had no answer. In their confusion they said, "Our gods are very angry with you. Some disease has affected your mind and, no doubt, some calamity has been inflicted on you by our gods. "Hud at first laughed and then he said very plainly, "Your gods, these idols! They are but stones that can do no good or harm to anyone. They can neither speak nor hear nor see. No power for gain or loss do they have in their hands." Hud went on in anger. 'They do not have even as much power to do good or harm as you have for you are men and possess the facilities of moving about, speaking, hearing and seeing. But even you can do me no

قوم عاد سے کوئی جواب نہ پڑا۔ انہیں سمجھ نہ آئی کہ ہود کو کیا جواب دیں لیکن جب وہ عاجز آ گئے تو انہوں نے کہا تم سے ہمارے معبود روٹھ گئے ہیں، اس لیے تمھاری عقل کو مرض لاحق ہو گیا ہے۔ ھود نے فرمایا: یہ بت پتھر ہیں نہ کسی کو فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان! یقیناً یہ بت پتھر ہیں نہ بات کر سکتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں بلاشبہ یہ بت بھلائی، برائی کا اختیار نہیں رکھتے، اور نہ کسی کے فائدے اور نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور تم بھی کسی خیر اور شر کا اختیار نہیں رکھتے۔ اور نہ تم مجھے فائدہ دینے اور نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہو۔ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلاَ تَـمْلِكُونَ لِی نَفعاً وَلاَ ضَرًّا! إِنِّی لاَ أُومِـنُ بِـآلِهَتِـكُمْ وَلاَ أَخَـافُهُـمْ۔ ((إِنِّی بَرِیءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ))۔ وَلاَ أَخَـافُكُمْ أَیْضاً ((فَـكِیدُونِی جَمِیعاً)) ((إِنِّـی تَـوَكَّـلْـتُ عَـلَـی اللّٰهِ رَبِّی وَرَبِّـكُمْ))۔ كُـلُّ شَیْءٍ تَـحْتَ یَدِهِ، وَلاَ تَسْقُطُ وَرَقَةٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ۔

harm or good. I have no faith in your gods and I do not fear them at all. I declare myself free from the sin of ascribing partners to Allah. And I do not fear you as well, so, you may conspire against me as you please. I put my trust in Allah, the Lord of both you and me. All and everything rests with Him and lies in His hand; even a leaf does not fall down from a tree but by His will.

بتوں کو نہیں مانتا اور نہ ان سے ڈرتا ہوں اور میں شریکوں سے بیزار ہوں۔ اور میں تم سے نہیں ڈرتا، تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر کرلو، بلاشبہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمھارا رب ہے ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے، اور کوئی پتا بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا۔

(۱۰) عناد عاد

سَمِعَتْ عَادٌ كُلَّ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ یُؤْمِنُوا!

ضَاعَتْ فِیهِمْ نَصِیحَةُ هُودٍ! ضَاعَتْ فِیهِمْ حِكْمَةُ هُودٍ۔

وَقَـالُـوا یَـا هُودُ مَا عِنْدَكَ دَلِیلٌ وَلاَ بَیِّنَةٌ!

وَلاَ نَتْرُكُ یَـا هُـودُ آلِهَتَـنَـا الْقَدِیمَةَ لِقَوْلِكَ الْجَدِیدِ۔

أَنَتْـرُكُ الآلِهَةَ الَّتِـی كَـانَ یَعْبُدُهَـا آبَاؤُنَا لِقَوْلِ قَائِلٍ؟ أَبَداً، أَبَداً۔

وَیَـا هُـودُ إِنَّكَ لاَ تُـؤْمِـنُ بِـآلِهَتِنَـا وَلاَتَخَافُهُمْ۔

فَـإِنَّـا لاَ نُـؤْمِـنُ بِـإِلٰهِكَ وَلاَ نَخَافُ عَذَابَهُ۔

وَإِنَّنَا نَسْمَعُكَ كَثِیراً تَذْكُرُ الْعَذَابَ، فَأَیْنَ هُوَ یَا هُودُ، وَمَتٰی یَجِیءُ۔

قَالَ هُودٌ: ((إِنَّـمَـا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِیرٌ مُّبِینٌ))۔

10. Stubborn Obstinacy

But, alas! all these speeches fell on deaf ears. They failed to move their hearts. The Ad did not accept the faith. Hud's arguments and admonitions were lost upon them. "O Hud," they said, "You have no sign or proof with you. We are not prepared to leave our long cherished gods because of your strange sermons. Do we abandon the gods which our forefathers worshipped only for a tale of some teller. Never! never can it be!"

"O Hud," they said further. "You do not believe in our gods nor do you fear them. We also do not believe in or fear your God, nor are we afraid of His punishment about which you talk so often. Bring down the punishment now; we are waiting for it. Where is it? And when would it come?" "The knowledge," Hid replied, "of when will it come is only with Allah. I am but a plain Warner."

(۱۰) قوم عاد کی ضد

قوم عاد نے سب کچھ سنا، مگر ایمان نہ لائی۔ ہود علیہ السلام کی نصیحت ان پر ضائع ہوگئی، ہود (علیہ السلام) کی حکمت بھی ان پر ضائع ہوگئی وہ بولے: اے ہود! تمھارے پاس نہ دلیل ہے نہ ثبوت! اے ہود! تمھاری نئی باتوں سے ہم اپنے پرانے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ کیا ہم ایک شخص کے کہنے پر اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں گے؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا اور اے ہود (علیہ السلام)! تو ہمارے معبودوں کو نہ مانتا ہے نہ ان سے ڈرتا ہے تو ہم بھی تیرے معبود کو نہیں مانتے اور نہ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ہم تجھے کافی زیادہ عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے سنتے ہیں۔ وہ کہاں ہے؟ اور کب آئے گا؟ ہود نے فرمایا: اس کا علم تو اللہ کو ہے، میں تو صرف صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔ قوم عاد نے کہا ہم اس عذاب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ عَادٌ: فَإِنَّا نَنْتَظِرُ ذٰلِكَ الْعَذَابَ وَنَشْتَاقُ أَنْ نَرَاهُ۔

وَتَعَجَّبَ هُودٌ مِنْ جَرَاءَ تِهِمْ، وَتَأَسَّفَ هُودٌ عَلَى سَفَاهَتِهِمْ۔

"Well," they said, "We are looking for the punishment and are very eager to see it." Hud was greatly astonished at their blasphemy and very much *saddened by their stupidity.*

منتظر ہیں، اور اسے دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اور ہود (علیہ السلام) کوان کی جرأت پر تعجب ہوا، اور انھوں نے ان کی اس حماقت پر افسوس کیا۔

(١١) العذاب

11. The Irony of Fate

(١١) عذاب

وَكَانَ عَادٌ يَنْتَظِرُونَ الْمَطَرَ كُلَّ يَوْمٍ وَيَنْظُرُونَ إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يَرَوْنَ قِطْعَةَ سَحَابٍ۔

وَكَانُوا فِي حَاجَةٍ إِلَى الْمَطَرِ، وَكَانَ لَهُمْ شَوْقٌ عَظِيمٌ إِلَى الْمَطَرِ،

ذَاتَ يَوْمٍ رَأَوْا سَحَابَةً تَأْتِي إِلَيْهِم، فَفَرِحُوا جِدًّا۔ وَصَاحُوا:

هٰذِهِ سَحَابَةُ مَطَرٍ! هٰذِهِ سَحَابَةُ مَطَرٍ۔

وَرَقَصَ النَّاسُ فَرَحاً، وَنَادَى بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَقَالُوا سَحَابَةُ مَطَرٍ! سَحَابَةُ مَطَرٍ!

وَلٰكِنَّ هُوداً فَهِمَ أَنَّ الْعَذَابَ قَدْ جَاءَ۔

وَقَالَ لَهُمْ هُودٌ: لَيْسَ هٰذَا سَحَابَ رَحْمَةٍ، بَلْ هُوَ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

وَكَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ مَا رَأَى النَّاسُ مِثْلَهَا، وَمَا سَمِعَ النَّاسُ بِمِثْلِهَا۔

وَهَبَّتِ الْعَاصِفَةُ تَقْلَعُ الْأَشْجَارَ وَتَهْدِمُ الْبُيُوتَ وَتَحْمِلُ الدَّوَابَّ وَتَرْمِيهَا إِلَى مَكَانٍ بَعِيدٍ۔

وَطَارَتْ رِمَالُ الصَّحْرَاءِ وَأَظْلَمَتِ

It was the time when the Ad had a greater need of rain. Every day they scanned the sky but could see no patch of cloud in it. Then one day they saw a dark heavy cloud moving towards them; and, of course, they felt very happy. They cried out, "Here are the clouds! here are the clouds-to give us the rain! to give us the rain!" They danced with joy and hailed one another. "The rain-cloud! the rain-cloud!" they said. But Hid knew that the cloud was an irony of fate. It was bringing hot rain but punishment. So he made them know. "This cloud is not of Allah's grace; hay! it is a wind loaded with dreadful recompense." And so it came to be. There blew such a furious wind as the people bad never seen or heard of in lives. It raged like a terrible storm, and what a mighty devastation did it cause It uprooted trees, pulled down houses and swept away the cattle.

The sand of the desert flew up to the sky and hung there like a blanket causing darkness everywhere so that nothing could be seen. The people were filled with terror. They ran into their houses and shut the doors

اور عاد ہر روز بارش کا انتظار کرتے، اور آسمان کی طرف دیکھتے انہیں بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہ آتا۔ انہیں بارش کی ضرورت تھی اور انہیں بارش کا بہت ہی شوق تھا۔ ایک دن انہوں نے اپنی طرف بادل آتے ہوئے دیکھے تو بہت خوش ہوئے۔ اور چلا کر بولے کہ یہ بارش کے بادل ہیں۔

وہ لوگ خوشی سے ناچنے لگے، ایک دوسرے کو پکار کر کہنے لگے، بارش کا بادل، بارش کا بادل۔

لیکن ہود (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ عذاب آ گیا ہے، ہود (علیہ السلام) نے ان سے کہا، یہ رحمت کے بادل نہیں، بلکہ یہ آندھی ہے، جس میں دردناک سزا ہے۔ وہی بات ہوئی، بہت زور کی ہوا چلی اس جیسی لوگوں نے نہ دیکھی تھی، اور نہ ایسی سنی تھی، اور ایسی آندھی چلی جو درختوں کو جڑوں سے اکھاڑتی، اور گھروں کو گراتی تھی، اور چلنے پھرنے والی چیزوں کو اٹھاتی اور دور پھینک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنيا فَلَا يَرى الْإِنْسَانُ شَيْئاً۔

وَدَخَلَهُمُ الرُّعْبُ فَدَخَلُوا بُيُوتَهُمْ وَأَغْلَقُوا أَبْوَابَهَا۔

وَاعْتَنَقَ الْأَطْفَالُ بِالْأُمَّهَاتِ ، وَاعْتَنَقَ النَّاسُ بِالْجُدْرَانِ ، وَدَخَلَ النَّاسُ الْحُجُرَاتِ۔

الْأَطْفَالُ يَبْكُونَ، وَالنِّسَاءُ يَصِحْنَ، وَالرِّجَالُ يَدْعُونَ وَيَسْتَغِيثُونَ۔

وَكَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ : **((لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ))**۔

كَانَ ذٰلِكَ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ۔

وَمَاتَ الْقَوْمُ فَكَانُوا كَأَشْجَارِ النَّخِيلِ سَقَطَتْ عَلَى الْأَرْضِ وَكَانَ مَنْظَراً غَرِيباً جِداً، النَّاسُ أَمْوَاتٌ يَأْكُلُهُمُ الطَّيْرُ، وَالْبُيُوتُ خَرَابٌ يَسْكُنُهَا الْبُومُ۔

وَنَجَا هُودٌ وَالْمُؤْمِنُونَ بِإِيمَانِهِمْ، وَهَلَكَتْ عَادٌ بِكُفْرِهَا وَعِنَادِهَا۔

((أَلَا إِنَّ عَاداً كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْداً لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ))

upon themselves.

The children clang to their mothers and the men to the walls of the innermost cells of their homes. The children cried, the women screamed and men called out as loud as they could for help. But where from the help Destiny seemed to shout back to them. "This day nothing can save you from the Will of Allah." The horrible calamity continued for eight days and seven nights. When it came to an end there was nothing to be seen anywhere but death and destruction. The entire population had been wiped out. Dead bodies of men lay on the ground like uprooted palm-trees. What a strange and awe-inspiring scene it was! People lay dead and vultures preyed on them; houses had turned into ruins and become the haunts of the owls.

Hud and the believers were saved from the clutches of death due to their faith. The Ad were destroyed because of their infidelity and arrogance.

"Ah! Behold! the Ad rejected their Lord and Cherisher. Ah! Behold! Removed from sight were 'Ad, the people of Hud" (Quran 11: 60)

دیتی اور صحرائی ریت اڑی، اور دنیا تاریک ہوگئی، پھر انسان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔

وہ خوفزدہ ہوگئے، اور اپنے گھروں میں گھس گئے اور دروازے بند کر لیے، بچے ماؤں سے چمٹ گئے، لوگ دیواروں سے چمٹ گئے اور لوگ کمروں میں چلے گئے، بچے روتے تھے، عورتیں چیختی تھیں، مرد مدد کے لیے پکارتے۔ گویا کوئی کہہ رہا ہے، آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں۔

یہ سلسلہ سات راتیں اور آٹھ دن تک جاری رہا۔ قوم ہلاک ہوگئی۔

گویا وہ کھجور کے درخت تھے جو زمین پر گرے پڑے تھے بہت ہی عجیب وغریب منظر تھا، آدمی مرے پڑے تھے، انہیں پرندے نوچ رہے تھے گھر اجڑے ہوئے تھے اور ان میں اُلّو رہ رہے تھے۔

ہود (علیہ السلام) اور اہل ایمان اپنے ایمان کی بدولت بچ گئے اور عاد اپنے کفر اور عناد کی بنا پر ہلاک ہوگئے۔

سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا، سن لو! پھٹکار ہے عاد پر جو ہود کی قوم تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقة ثمود

(۱) بعد عاد

وَرِثَتْ ثَمُودُ عَادًا كَمَا وَرِثَتْ عَادٌ أُمَّةَ نُوحٍ۔

وَكَانَتْ ثَمُودُ عَلَى أَثَرِ عَادٍ، كَمَا كَانَتْ عَادٌ عَلَى أَثَرِ أُمَّةِ نُوحٍ۔

وَكَانَتْ أَرْضُ ثَمُودَ أَيْضاً أَرْضاً جَمِيلَةً خَضْرَاءَ، فِيهَا بَسَاتِينُ وَعُيُونٌ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔

وَكَانَتْ ثَمُودُ كَعَادٍ فِي الْعِمَارَةِ وَالزِّرَاعَةِ وَفِي كَثِيرَةِ الْبَسَاتِينِ۔

وَفَاقُوهُمْ فِي الْعَقْلِ وَالصِّنَاعَةِ، فَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَاسِعَةً جَمِيلَةً، وَيَنْقُشُونَ فِي الْحِجَارَةِ نُقُوشاً بَدِيعَةً۔

وَقَدْ لَانَ لَهُمُ الْحَجَرُ بِعَقْلِهِمْ وَصِنَاعَتِهِمْ فَيَصْنَعُونَ بِهِ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّمْعِ۔

وَإِذَا دَخَلَ الْإِنْسَانُ مَدِينَتَهُمْ رَأَى عَجَباً، رَأَى قُصُوراً عَظِيمَةً كَالْجِبَالِ كَأَنَّمَا بَنَاهَا الْجِنُّ، وَرَأَى أَزْهَاراً جَمِيلَةً فِي الْجُدْرَانِ كَأَنَّمَا أَنْبَتَهَا الرَّبِيعُ۔

وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى ثَمُودَ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ،

THAMUD'S SHE-CAMEL

1. After the 'Ad

Thamud succeeded the 'Ad as the 'Ad had succeeded the community of Noah. They, too, followed in the footsteps of the 'Ad as the 'Ad had followed in the footsteps of Noah's tribe.

Thamud's land also was rich and beautiful, full of lovely groves and orchards, with sparkling streams flowing under them. The Thamud were not at all behind the 'Ad in their fondness for magnificent buildings, in prosperity, and in the richness of their crops and the abundance of fruit

They even excelled the 'Ad in ingenuity and skill. They designed spacious and lovely houses out of the Rocky Mountains and made miraculous carvings on stones. In their hands the stone had become soft and docile as if it was wax. Anyone who visited their town was struck with wonder. He saw huge palaces jutting out of the earth like tiny mountains, as if they had been built by the Jinn. On the walls of the palaces there were carved such beautiful patterns of flowers that it seemed that the flowers were real and had been brought to life by the spring. Allah, indeed, had showered upon them the bounties of the

ثمود کی اونٹنی

(۱) عاد کے بعد

قوم ثمود، عاد کی وارث بنی، جیسے قوم عاد، قوم نوح کی وارث ہوئی تھی، ثمود بھی عاد کے نقش قدم پر چلے، جیسے عاد قوم نوح کے نقش قدم پر چلے۔ اور ثمود کا ملک بھی سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھا۔ اس میں باغیچے، چشمے اور ایسے باغات تھے جن میں نہریں جاری تھیں اور ثمود تعمیر، زراعت اور کثرت باغات میں قوم عاد کی طرح تھے بلکہ انہیں دانائی اور صنعت میں عاد پر فوقیت حاصل تھی، وہ پتھر تراش کر پہاڑوں میں گھر بناتے تھے جو نہایت کشادہ اور خوبصورت ہوتے، اور وہ پتھروں میں نہایت عمدہ نقوش بناتے۔

اور ان کی عقل صناعت کے آگے پتھر موم کی طرح ان کے لیے نرم ہو گیا وہ ان کے ساتھ وہ معاملہ کرتے جیسے انسان شمع کے ساتھ کرتا ہے، (یعنی جو چاہتے وہ بناتے) اور جب کوئی آدمی ان کے شہر میں داخل ہوتا تو حیران ہو جاتا، وہ پہاڑوں جیسے بڑے بڑے محلات دیکھتا گویا کہ وہ جنوں نے بنائے ہیں۔ اور دیواروں پر خوبصورت پھول دیکھتا، جیسے موسم بہار نے پھول اگائے ہوں۔

اللہ نے ثمود پر آسمان و زمین کی برکتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى ثَمُودَ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ۔ جَادَتْ لَهُمُ السَّمَاءُ بِالْأَمْطَارِ، وَجَادَتْ لَهُمُ الْأَرْضُ بِالنَّبَاتِ وَالْأَزْهَارِ، وَجَادَتْ لَهُمُ الْبَسَاتِيْنُ بِالْفَوَاكِهِ وَالْأَثْمَارِ، وَبَارَكَ اللّٰهُ لَهُمْ فِي الرِّزْقِ وَالْأَعْمَارِ۔

heavens and the earth. He had opened the doors of all His Graces upon them. The sky was generous to them with the rain, the earth with its crops and grains, and the gardens with their fruits and flowers. They had abundance of food and enjoyed long spans of life by the grace of Allah.

کے دروازے کھول دیئے بلکہ اللہ نے ثمود پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ آسمان ان پر بارش کے ذریعے سخاوت کرتا، اور زمین نباتات اور پھلوں سے سخاوت کرتی۔ اور باغات پھلوں اور میووں سے سخاوت کرتے، اللہ نے انہیں رزق اور عمروں میں برکت دی۔

(۲) كفران ثمود

وَلٰكِنَّ كُلَّ ذٰلِكَ لَمْ يَحْمِلْ ثَمُودَ عَلَى الشُّكْرِ وَ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

بَلْ حَمَلَهُمْ ذٰلِكَ عَلَى الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ، وَنَسُوا اللّٰهَ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً۔

وَظَنُّوا أَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْ قُصُورِهِمْ وَ جَنَّاتِهِمْ أَبَدًا۔ وَظَنُّوا أَنَّ الْمَوْتَ لَا يَدْخُلُ فِي هٰذِهِ الْجِبَالِ وَلَا يَجِدُ إِلَيْهِمْ سَبِيلًا! لَعَلَّهُمْ كَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّ أُمَّةَ نُوحٍ إِنَّمَا غَرِقَتْ لِأَنَّهَا كَانَتْ فِي الْوَادِي۔

وَأَنَّ عَادًا إِنَّمَا هَلَكُوا لِأَنَّهُمْ كَانُوا فِي السَّهْلِ! وَأَنَّهُمْ مِنَ الْخَوْفِ وَالْمَوْتِ بِمَكَانٍ آمِنٍ۔

2. Thamud's Thanklessness

But, what a pity! All the Divine gifts and bounties could not teach them to be grateful to Allah and to worship Him. Rather, these led them to arrogance and infidelity. The Thamud forgot Allah and became vainglorious. "Is there anybody superior to and stronger than us?" they boastfully asked. They felt as if they had never to die. They believed that nothing could take away from them their palaces and orchards and death could not enter their mountain palaces. They supposed that Noah's tribe was drowned because it lived in the valley and the 'Ad were destroyed by the storm because they had made their homes in the plains. But, since they had acted wisely and built their places in the mountains they were secure against death and destruction.

(۲) ثمود کی ناشکری

لیکن ان سب چیزوں نے ثمود کو اللہ کی بندگی اور شکر پر آمادہ نہ کیا بلکہ کفر اور سرکشی پر آمادہ کر دیا۔ وہ اللہ کو بھول گئے، اور انہیں جو کچھ ملا تھا اس پر اترانے لگے اور کہنے لگے، ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ انہوں نے خیال کیا کہ وہ کبھی مریں گے نہیں، اور نہ اپنے محلات اور باغات سے ہی کبھی نکلیں گے۔ انہوں نے گمان کیا کہ موت ان پہاڑوں میں داخل نہ ہوگی، اور نہ اسے ان تک رسائی کا راستہ ملے گا۔ شاید انہیں یہ خیال تھا کہ قوم نوح اس لیے غرق ہو گئی کہ وہ وادی میں تھی۔ اور یقیناً اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ نرم زمین میں رہتے تھے۔ اور وہ خود موت اور خوف سے امن کی جگہ میں ہیں۔

(۳) عبادة الأصنام

وَلَمْ يَكْفِهِمْ هٰذَا، بَلْ نَحَتُوا الْحِجَارَةَ وَعَبَدُوا الْأَصْنَامَ۔

وَصَارُوا يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ كَمَا

3. Idolatry

Bad enough as it was, they did not stop at it. Going a step ahead, they turned the stones into idols and started worshiping them in the same way as the Noah's tribe and the

(۳) بتوں کی پوجا

انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا، بلکہ انہوں نے پتھر گھڑ لیے، اور بت پرستی شروع کر دی۔ اور قوم نوح اور قوم عاد کی طرح پتھروں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَكَانَ وَلَداً نجيباً جِدًّا،
وكَانَ وَلَداً رشيداً جِداً،
يُشِيرُ إِلَيْهِ النَّاسُ۔ وَيَقُولُونَ:
هٰذَا صَالِحٌ، هٰذَا صَالِحٌ۔
وَكَانَ لِلنَّاسِ فِيهِ رَجَاءٌ كَبِيرٌ، يَقُولُونَ: سَيَكُونُ لَهُ شَأْنٌ، سَيَكُونُ لَهُ شَأْنٌ۔ يَرَى النَّاسُ أَنَّ صَالِحاً يَكُونُ مِنْ أَشْرَافِهِمْ، وَيَكُونُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ۔ وَيَرَوْنَ أَنَّهُ سَيَكُونُ لَهُ قَصْرٌ جَمِيلٌ وَبُسْتَانٌ كَبِيرٌ۔ وَيَرَى أَبُوهُ أَنَّ ابْنَهُ يَكْسِبُ بِعَقْلِهِ مَالاً عَظِيماً وَيَخْرُجُ فِي النَّاسِ۔ يَخْرُجُ عَلَى فَرَسٍ وَوَرَاءَهُ الْخَدَمُ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ النَّاسُ، وَيَقُولُونَ هٰذَا ابْنُ فُلَانٍ، هٰذَا ابْنُ فُلَانٍ! وَكَمْ يَكُونُ سُرُورُهُ إِذَا سَمِعَ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّهُ سَعِيدٌ جداً، إِنَّ ابْنَهُ غَنِيٌّ جِداً۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ،
إِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُشَرِّفَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَيُرْسِلَهُ إِلَى قَوْمِهِ، لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔ وَهَلْ فَوْقَ ذٰلِكَ شَرَفٌ؟
وَهَلْ فَوْقَ ذٰلِكَ كَرَامَةٌ؟

very intelligent that people used to point him out when they saw him in the way and say "Here is Saleh Here is Saleh!" They had laid great hopes in him. "Soon be will hold a high position," they would say among themselves. They had expected that Saleh would one day be one of the richest and most respected members of the community with a palatial building and gardens all around it to live in. His father, too, had dreamt the same dreams. He, too, had hoped that his son, by his skill and industry, would earn great riches and become famous in the community. When Saleh will go out on his horse with body-guards behind him people will salute him and talk among themselves thus, "Do you know him? He is the son of so and so. What a lucky man is his father to have such a son!" How happy would it make him to hear them say so. But Allah had destined something else. He had destined for him the honour of Apostleship, to make him His messenger towards his people, so that he might take them out from darkness to light. Can there be an honour greater than this?

یافتہ، جس کی طرف لوگ اشارہ کر کے کہتے "یہ صالح ہے، یہ صالح ہے" اور لوگوں کو ان سے بڑی امیدیں تھیں، کہا کرتے تھے، اس کی بڑی شان ہوگی، اس کی بڑی شان ہوگی لوگوں کا خیال تھا کہ صالح ان کے شرفاء اور دولت مندوں میں سے ہوں گے، ان کی رائے تھی کہ ان کا شاندار محل ہو گا، اور بہت بڑا باغ بھی۔ اوران کے والد کی رائے تھی کہ ان کا بیٹا اپنی دانائی سے بہت مال کمائے گا، اور لوگوں میں نکلے گا۔ اپنے گھوڑے پر نکلے گا اور اس کے پیچھے نوکر چاکر ہوں گے، لوگ اس کو سلام کریں گے، اور کہیں گے "یہ فلاں کا بیٹا ہے یہ فلاں کا بیٹا ہے"! اور اسے کتنی خوشی ہوگی جب لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنے گا۔ کہ یہ خوش نصیب ہے، اس کا بیٹا بہت امیر ہے لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اللہ نے انہیں نبوت سے سرفراز کرنا چاہا۔ اور ارادہ کیا کہ انہیں ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجیں۔ تا کہ وہ انھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائیں۔
کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی شرف ہے؟ کیا اس سے بڑی کوئی عزت ہے؟ (ہرگز نہیں)

(٥) دعوة صالح

وَقَامَ صَالِحٌ فِي قَوْمِهِ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ ((يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ))

5. Saleh Preaches

Saleh stood up among his people to give them the Divine call "O my people", said he, "Worship Allah; you have no other God but Him"

(۵) صالح (علیہ السلام) کی دعوت

صالح (علیہ السلام) نے اپنی قوم میں کھڑے ہو کر زور دار آواز میں کہا۔ اے میری قوم اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا

وَكَانَ الْأَغْنِيَاءَ فِي شُغْلٍ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَكَانُوا فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ. وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الْأَصْنَامَ وَلَا يَرَوْنَ إِلٰهًا غَيْرَهَا، فَمَا أَعْجَبَتْهُمْ دَعْوَةُ صَالِحٍ، غَضِبَ أَغْنِيَاءُ ثَمُودَ وَقَالُوا مَنْ هٰذَا؟

قَالَ الْخَدَّامُ هٰذَا صَالِحٌ.

قَالُوا: مَاذَا يَقُولُ؟ قَالُوا: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ، وَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُكُمْ بَعْدَ مَوْتِكُمْ وَيَجْزِيكُمْ.

وَيَقُولُ: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ أَرْسَلَنِي إِلَى قَوْمِي.

ضَحِكَ الْأَغْنِيَاءُ وَقَالُوا: مِسْكِينٌ!

هَلْ يَكُونُ هٰذَا رَسُولًا؟

مَا عِنْدَهُ قَصْرٌ وَلَا بُسْتَانٌ،

وَمَا لَهُ زَرْعٌ وَلَا نَخِيلٌ!

فَكَيْفَ يَكُونُ هٰذَا رَسُولًا؟

The rich members of the community, as is the rule everywhere, were engaged in the pleasures of life, eating, drinking and playing and whiling away their time to no purpose. They paid religious homage to idols and believed in no other God except them. Saleh's call, naturally, made them very angry. They haughtily inquired, "Who is he?" "He is Saleh," their attendants told them. "What does he say?" they asked. "He says," the attendants replied, 'Worship Allah because there is no other God besides Him. It is Allah who will bring you back to life after death and reward or punish you according to your deeds on the earth. He says that he is the Prophet of Allah raised up among us to serve as His Messenger." The wealthy Lords laughed when they heard it and remarked, "Poor fellow! could he be a Prophet? He possesses no castle and no garden, how can he then be a Prophet?"

تمھارا کوئی الٰہ (معبود) نہیں۔ دولت مند لوگ کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگے ہوئے تھے۔ وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے، اور ان کے سوا کسی اور کو معبود نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہیں صالح (علیہ السلام) کی دعوت پسند نہ آئی، ثمود کے سرمایہ دار غضب ناک ہوئے انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ ان کے خدام نے کہا یہ صالح ہے۔

وہ بولے یہ کیا کہتا ہے انہوں نے جواب دیا یہ کہتا ہے، اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ (معبود) نہیں۔ اور کہتا ہے اللہ تعالےٰ تمھیں مرنے کے بعد اٹھائے گا اور تمھیں بدلہ دے گا۔ اور کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے اپنی قوم کی طرف بھیجا ہے۔ سرمایہ دار ہنس پڑے اور کہا: "بے چارہ" کیا یہ رسول بنے گا؟ نہ اس کے پاس محل ہے نہ باغ، نہ کھیتی ہے نہ کھجوروں کے درخت! پھر یہ کیسے رسول ہو سکتا ہے؟

(٦) دعاية الأغنياء

6. The Propaganda of the Rich

(٦) سرمایہ داروں کا پروپیگنڈا

وَرَأَى الْأَغْنِيَاءُ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَمِيلُونَ إِلَى صَالِحٍ فَخَافُوا عَلَى رِيَاسَتِهِمْ وَقَالُوا:

((مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ))

But the rich people saw that men were gathering around Saleh and feared that it could be dangerous to their power. They, as such, launched a vigorous propaganda against Saleh among the common folk. "O men," they said, "This man is no more than one like

دولت مندوں نے جب دیکھا کہ کچھ لوگ صالح (علیہ السلام) کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو انہیں اپنی سرداری خطرے میں نظر آنے لگی، تو کہنے لگے، یہ صالح تو تمھاری طرح کا آدمی ہے، کھاتا ہے جس قسم کا تم کھاتے ہو، پیتا ہے جیسا تم پیتے ہو

((وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا الَّخٰسِرُوْنَ))

((أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ))۔

((هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ))۔

((إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ))۔

((إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِيْنَ))۔

yourselves; he eats what you eat and drinks what you drink. If you obey but a man like yourselves it is certain that you will be lost." "Does he not promise," they said, "that when you die and return to the dust you shall be raised again? Far, very far from truth is what he promises. There is nothing beyond our life in this world; we live and we will die and shall never be brought back to life again. He invents a lie against God, but, we are not the men to believe him."

اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اطاعت شروع کر دی، تو یقیناً تم نقصان اٹھاؤ گے۔ کیا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں بن گئے تو تم نکالے جاؤ گے، کہاں ہو سکتا ہے، کیسے ہو سکتا ہے جو تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کچھ نہیں بس یہ دنیا کی ہماری زندگی ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم نے پھر اٹھنا نہیں۔ اور کچھ نہیں، یہ ایک مرد ہے اللہ پر جھوٹ گھڑ لایا ہے۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔

(۷) قد أخطأ ظنّنا!

وَكَفَرَ النَّاسُ بِصَالِحٍ وَلَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ۔ وَلَمَّا وَعَظَهُمْ صَالِحٌ وَمَنَعَهُمْ مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ

قَالُوا: يَا صَالِحُ كُنْتَ وَلَدًا نَجِيبًا جِدًّا، وَكُنْتَ وَلَدًا رَشِيدًا جِدًّا وَكُنَّا نَظُنُّ أَنَّكَ سَتَكُونُ مِنْ كِبَارِ النَّاسِ وَأَشْرَافِهِمْ۔

وَكُنَّا نَظُنُّ أَنَّكَ سَتَكُونُ مِثْلَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمْ تَكُنْ شَيْئًا۔

وَالَّذِينَ كَانُوا فِي سِنِّكَ، وَكَانُوا دُونَكَ فِي الْعَقْلِ أَصْبَحُوا رِجَالًا كِبَارًا

وَأَنْتَ يَا صَالِحُ أَخَذْتَ سَبِيلَ الْفَقْرِ، قَدْ أَخْطَأَ ظَنُّنَا فِيكَ، قَدْ خَابَ رَجَاؤُنَا.

7. Hopes Mislaid

In fine, people, on the whole did not believe Saleh nor did they accept the faith. He preached and admonished them again and again and tried his utmost to dissuade them from idol-worship. But, when he preached to them they said, "O dear Saleh, what has become of you, so worthy and reasonable, so promising and intelligent you were till yesterday. We had laid great hopes in you and thought that soon you would rise to be one of our greatest and most honourable men. But, alas, all our hopes have come to nothing. Your friends and childhood playmates who were behind you in intelligence have become wealthy and honourable while you, Saleh, have walked the way to poverty.

"Pity be on your father. No joy-

(۷) ہمارا گمان غلط ہوا!

لوگوں نے صالح (علیہ السلام) کا انکار کیا، اور ان پر ایمان نہ لائے۔ اور جب صالح (علیہ السلام) نے انہیں نصیحت کی اور انہیں بتوں کی پوجا سے منع کیا، تو وہ لوگ کہنے لگے: اے صالح! تم تو بہت شریف لڑکے تھے، اور نہایت ہی نیک و ہدایت یافتہ تھے، ہم سوچا کرتے تھے کہ تم شریف اور بڑے لوگوں میں سے بنو گے۔ اور ہم سوچا کرتے تھے کہ تم فلاں، فلاں لوگوں جیسے ہو جاؤ گے مگر تم تو کچھ بھی نہ ہوئے، اور جو ہم عمر تھے اور سوجھ بوجھ میں تم سے کمتر تھے وہ تو بڑے آدمی بن گئے۔

اور صالح! تم نے فقیری کی لائن پکڑ لی، ہمارا گمان تمھارے بارے میں غلط ثابت ہوا۔ تمھارے والد بیچارے کو بھی تم سے کوئی بھلائی نہ ملی۔ تمھاری ماں بیچاری کی محنت

فِيْكَ۔

مِسْكِينٌ أَبُوكَ، مَا نَالَ خَيْراً مِنْكَ۔

مِسْكِينَةٌ أُمُّكَ ، لَقَدْ ضَاعَ تَعَبُهَا فِيْكَ!

سَمِعَ صَالِحٌ كُلَّ هٰذَا وَ تَأَسَّفَ عَلَى قَوْمِهِ، وَإِذَا مَرَّ صَالِحٌ بِقَوْمٍ قَالُوا: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا صَالِحٍ لَقَدْ ضَاعَ ابْنُهُ۔

has come to him from you. And your poor mother! All her pains have come to nothing"

Saleh had to hear this all. His people laughed and scoffed at him. They used to remark as he passed by them, "May God have mercy upon Saleh's father; his son has ruined himself."

مشقت بھی تم پر ضائع ہوگئی۔ صالح (علیہ السلام) نے یہ سب کچھ سنا، تو اپنی قوم پر افسوس کیا اور جب صالح (علیہ السلام) قوم پر سے گزرتے، تو وہ لوگ کہتے، اللہ صالح کے والد پر رحم فرمائے، اس کا بیٹا تو برباد ہوگیا۔

(٨) نصيحة صالح

وَلَمْ يَزَلْ صَالِحٌ يَنْصَحُ لِقَوْمِهِ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ بِحِكْمَةٍ وَرِفْقٍ۔ يَقُولُ: يَا إِخْوَانِي! أَتَظُنُّونَ أَنَّكُمْ هُنَا إِلَى الْأَبَدِ؟ أَتَظُنُّونَ أَنَّكُمْ تَسْكُنُونَ فِي هٰذِهِ الْقُصُورِ دَائِماً؟ أَتَظُنُّونَ أَنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ فِي هٰذِهِ الْبَسَاتِينِ وَالْأَنْهَارِ؟ وَأَنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَأْكُلُونَ مِنْ هٰذِهِ الزُّرُوعِ وَالْأَشْجَارِ؟ وَأَنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً؟ أَبَداً! أَبَداً! انَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ! إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ! فَلِمَاذَا مَاتَ آبَاؤُكُمْ يَا إِخْوَانِي! كَانَتْ لَهُمْ قُصُورٌ، وَكَانَتْ لَهُمْ كَذٰلِكَ بَسَاتِينُ وَ عُيُونٌ۔ وَكَانَتْ لَهُمْ زُرُوعٌ وَنَخِيلٌ، وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً يَسْكُنُونَ [illegible]۔ وَلٰكِنَّ كُلَّ ذٰلِكَ لَمْ يَنْفَعْهُمْ! وَلٰكِنَّ كُلَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْهُمْ! وَ وَصَلَ إِلَيْهِمْ مَلَكُ الْمَوْتِ وَ وَجَدَ

8. Saleh's Goodwill and Sincerity

But Saleh did not cease to have goodwill for his people. He continued to invite them towards Allah with kindness and wisdom. "O my brethern," he would say to them, "So you think you are going to live here in this world forever, residing in these beautiful palaces of yours, roaming about in the gardens along the streams and partaking of their fruit and constructing huge mansions by cutting the mountains?

'If it were so, why did your fathers and grandfathers not live forever? Why did they die? My dear brethren, they, too, had their castles, gardens and streams. They, too, had built houses in the rocks and lived in them.

"But all these did not save them from death; they did not stand them in good stead when the appointed time came. The angel of death had no difficulty in making his way to them. You

(٨) صالح (علیہ السلام) کی نصیحت

صالح (علیہ السلام) برابر اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے، اور حکمت اور نرمی سے اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ آپ فرماتے: میرے بھائیو! کیا تمھارا خیال ہے کہ یہاں تم ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان محلات میں تم ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم ہمیشہ ان باغوں اور نہروں میں رہو گے؟ اور تم ان کھیتوں اور درختوں سے ہمیشہ کھاتے رہو گے؟ اور تم ہمیشہ پہاڑوں کو کاٹ کر گھر بناتے رہو گے؟ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں! یقیناً یہ کبھی نہ ہوگا، یہ کبھی نہ ہوگا۔ اے میرے بھائیو! باپ دادا کیوں چل بسے؟ ان کے بھی محلات تھے اسی طرح ان کے باغات اور چشمے تھے، ان کی کھیتیاں اور نخلستان تھے اور وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے، ان میں رہتے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کے کام نہ آئے اور یہ سب کچھ انھیں روک نہ سکا۔ اور ملک الموت نے انہیں آلیا، اوران تک راستہ مل گیا! اسی

إِلَيهِم سَبِيلًا! كَذٰلِكَ تَمُوتُونَ أَنْتُم أَيضاً وَيَبْعَثُكُمُ اللّٰهُ وَيَسْأَلُكُم عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ۔

too will die in the same manner and nothing will keep death away from you. Then you will have to answer about all these bounties."

طرح تم بھی مرو گے، اور تمھیں اللہ دوبارہ اٹھائے گا، اور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھے گا۔

(۹) ما أسألكم عليه من أجر

9. "I Seek from You No Reward For It"

(۹) میں تم سے اجرت نہیں مانگتا

وَيا إِخْوَانِي لِمَاذَا تَفِرُّونَ مِنِّي؟ مَاذَا تَخَافُونَ؟ أَنَا لَا أَنْقُصُ مِنْ مَالِكُمْ شَيْئاً، أَنَا لَا أَطْلُبُ مِنْكُمْ شَيْئاً۔ أَنَا أَنْصَحُ لَكُمْ وَأُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي ((وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) وَيَا إِخْوَانِي لِمَاذَا لَا تُطِيعُونَنِي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ؟ وَلِمَاذَا تُطِيعُونَ الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَهُمْ؟ وَالَّذِينَ يَفْجُرُونَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ! وَعَجَزَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَجِدُوا عَلَى ذٰلِكَ جَوَاباً۔ فَقَالُوا: ((إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ۔ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ))۔

"O my brethren," Saleh would go on, "Why do you run away from me? What are you afraid of? I will not deprive you of your wealth. I only offer you advice and pass on to you the message of my Lord. No reward do 1 seek from you for it; my reward is with the Lord of the Worlds. Then, my dear brethren why do you not believe me when I am nothing but a friend and well-wisher? Instead, you believe in those who are cruel to you and who usurp your wealth and possessions, the wicked men who practice foul deeds and make the world more polluted, what to speak of reforming it."

The people were at a loss to give a suitable reply. "You are only of those that are bewitched!" they would simply say in their bafflement. "You are no more than a mere moral like ourselves. Show us some proof if you tell the truth."

میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں بھاگتے ہو؟ کس لیے ڈرتے ہو؟ میں تمھارا مال کا کچھ نقصان نہیں کروں گا، میں تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں، اور تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں، میں اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو پروردگار عالم کے پاس ہے۔ اور اے میرے بھائیو! تم میری بات کیوں نہیں مانتے، جب کہ میں تمھارا خیر خواہ اور امانت دار ہوں۔ اور تم کیوں ان لوگوں کا کہنا مانتے ہو جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مال کھاتے ہیں، اور جو لوگ بدکار اور فسادی ہیں، اصلاح نہیں کرتے، قوم عاجز آ گئی، اور لاجواب ہو گئی اور کہنے لگی: تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، سو لے آؤ کوئی نشانی اگر تم سچے ہو۔

(۱۰) ناقة الله

10. The She Camel

(۱۰) اللہ کی اونٹنی

قَالَ صَالِحٌ: وَأَيَّ آيَةٍ تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَخْرِجْ لَنَا مِنْ هٰذَا الْجَبَلِ نَاقَةً حَامِلًا! وَكَانَ النَّاسُ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّاقَةَ لَا

"What proof do you want?" Saleh inquired from them. 'If you are true," they said, "Produce a pregnant she-camel out of this mountain for us to see." What an odd demand it really was! They knew that the

صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: تم کونسی نشانی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا، اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ سے ہمارے لیے حاملہ اونٹنی نکال لا۔ لوگ

تَلِدُهَا إِلَّا النَّاقَةُ۔
وَأَنَّ النَّاقَةَ لَا تَنْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَنْتِجُ مِنَ الْحَجَرِ۔
وَأَيْقَنُوا أَنَّ صَالِحاً سَيَعْجِزُ وَأَنَّهُمْ سَيَنْجَحُونَ!
وَلٰكِنَّ صَالِحاً كَانَ قَوِيَّ الْإِيْمَانِ بِرَبِّهِ وَكَانَ يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
فَدَعَا اللّٰهَ صَالِحٌ، وَكَانَ كَمَا طَلَبَ النَّاسُ، خَرَجَتْ مِنَ الْجَبَلِ نَاقَةٌ حَامِلٌ وَ وَلَدَتْ۔
وَتَحَيَّرَ النَّاسُ وَدَهِشُوا، وَلٰكِنْ لَمْ يُؤْمِنْ مِنْهُمْ إِلَّا وَاحِدٌ۔

camels could not be given birth to but by a she-camel. They were not begotten by rocks and mountains. So they were sure that Saleh would be put off his feet by the request and they would thus get the upper hand. But Saleh had too strong a faith in the Lord to be distracted. He was convinced that Allah was the Almighty Creator, the All-Powerful Being. Each and every thing lay in His Hand. He, therefore, begged to Him for the Sign; and lo! there happened the impossible. A pregnant she-camel came out of the rocky mountain and gave birth to a baby camel before their eyes. The people were struck with amazement and fear. But, what was even more amazing was that they did not still accept the faith with the exception of a solitary individual.

جانتے تھے کہ اونٹنی کو اونٹنی ہی جنتی ہے۔ اور اونٹنی نہ زمین سے اگتی ہے نہ پتھر سے نکلتی ہے۔ انہیں یقین تھا کہ صالح بے بس ہو جائے گا اور وہ جلد کامیاب ہو جائیں گے۔
لیکن صالح (علیہ السلام) کا اپنے رب پر پختہ ایمان تھا، وہ جانتے تھے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، صالح (علیہ السلام) نے اللہ سے دعا کی۔
اور ویسا ہی ہوا جیسا کہ لوگوں نے مطالبہ کیا تھا، پہاڑ سے حاملہ اونٹنی نکلی، اور اس نے بچہ جنا۔
لوگ حیران رہ گئے اور ڈر گئے، لیکن ان میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی ایمان نہ لایا۔

(۱۱) النوبة

قَالَ صَالِحٌ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ، وَهٰذِهِ آيَةُ اللّٰهِ! سَأَلْتُمْ فَخَلَقَهَا لَكُمْ بِقُدْرَتِهِ۔
فَاحْتَرِمُوا هٰذِهِ النَّاقَةَ ((**وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوْءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ**))۔
وَإِنَّ هٰذِهِ النَّاقَةَ تَأْكُلُ فِي أَرْضِ اللّٰهِ وَتَشْرَبُ وَتَأْتِي وَتَذْهَبُ، وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ عَلَفُهَا وَمَاؤُهَا، فَالْعَلَفُ كَثِيرٌ وَالْمَاءُ كَثِيرٌ۔
وَكَانَتْ هٰذِهِ النَّاقَةُ كَبِيرَةً جِدًّا وَ غَرِيبَةً فِي الْخَلْقِ، فَكَانَتْ مَاشِيَتُهُمْ تَخَافُهَا وَتَنْفِرُ مِنْهَا۔

11. By Turns

"This is the she-camel created by Allah," Saleh said. "It is one of His signs. You asked for it and He has shown it, by His Might and Power, for your benefit. Now treat her with respect and do no harm to her, or you shall be seized by a swift penalty. "She will take her food and drink from Allah's earth on which she will wander. You will not have to provide for her maintenance. God's earth has plenty of nourishment for her." This she-camel, however, was a unique animal. She was so huge and strong-looking that the other cattle got frightened on seeing her and ran away.

(۱۱) (پانی پینے کی) باری

صالح (علیہ السلام) نے فرمایا۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے، اور یہ اللہ کی نشانی ہے تم نے نشانی مانگی تو اللہ نے اپنی قدرت سے لیے اس کو پیدا کر دیا۔ اس اونٹنی کا احترام کرو، اور اس کو بری نیت سے ہاتھ نہ لگاؤ پھر تمہیں بہت جلد عذاب اپنی گرفت میں لے لے گا۔ اور یقیناً یہ اونٹنی اللہ کی زمین سے کھائے گی اور پیئے گی، اور آئے جائے گی اس کا چارہ اور پانی ذمہ نہیں، چارہ بھی بہت ہے اور پانی بھی اور یہ اونٹنی بہت بڑی تھی، اور پیدائشی اعتبار سے بھی عجیب، ان

وَكَانَتْ كُلَّمَا جَاءَتْ تَشْرَبُ نَفَرَتِ الْمَاشِيَةُ وَفَرَّتْ۔

رَأَى صَالِحٌ ذٰلِكَ فَقَالَ: لِلنَّاقَةِ يَوْمٌ وَلِمَاشِيَتِكُمْ يَوْمٌ۔

فَيَوْمًا تَشْرَبُ هٰذِهِ النَّاقَةُ، وَيَوْمًا تَشْرَبُ مَاشِيَتُكُمْ۔

وَكَذٰلِكَ كَانَ، فَإِذَا كَانَتْ نَوْبَةُ النَّاقَةِ ذَهَبَتْ فَشَرِبَتْ۔

وَإِذَا كَانَتْ نَوْبَةُ مَاشِيَةِ الْقَوْمِ ذَهَبَتْ فَشَرِبَتْ۔

Whenever she came to the watering place to quench her thirst the cattle which were there fled away in fright. When Saleh came to know of it he made the following proposal to the people. "Let us fix separate days for the she-camel and your cattle to come to the watering place," he said. One day may be reserved for her and the next for your cattle. In this way they all will be able to drink the water on their turn and there will be no trouble.' And so it was settled. The she-camel on its turn went to the watering place to quench her thirst and the other cattle on their turn.

کے چوپائے اس سے ڈرتے اور بدکتے تھے۔

اور جب کبھی یہ اونٹنی پانی پینے کے لیے آتی تو چوپائے بدکتے اور بھاگ جاتے---

صالح (علیہ السلام) نے دیکھا، تو فرمایا: ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن مویشیوں کا ہو گا، ایک دن یہ اونٹنی پیئے گی اور ایک دن جانور پیئیں گے، اسی طرح ہوا، چنانچہ جب اونٹنی کی باری ہوتی، تو وہ جاتی اور پی آتی، اور جب قوم کے مویشیوں کی باری ہوتی تو وہ آ کر پی جاتے۔

(۱۲) طغیان ثمود

وَلٰكِنِ اسْتَكْبَرَ الْقَوْمُ وَطَغَوْا، وَقَالُوا لِمَاذَا لَا تَشْرَبُ مَاشِيَتُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

وَضَجِرَ النَّاسُ مِنْ هٰذِهِ النَّاقَةِ الَّتِي تَنْفِرُ مِنْهَا مَاشِيَتُهُمْ۔ وَكَانَ صَالِحٌ قَدْ حَذَّرَهُمْ مِنْ أَنْ يُهِينُوا هٰذِهِ النَّاقَةَ، وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ يَحْذَرُوا۔

قَالُوا: مَنْ يَقْتُلُ هٰذِهِ النَّاقَةَ؟

قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: أَنَا!

وَقَامَ الْآخَرُ وَقَالَ أَنَا!

وَذَهَبَ الشَّقِيَّانِ وَجَلَسَا يَنْتَظِرَانِ خُرُوجَ النَّاقَةِ حَتّٰى إِذَا خَرَجَتِ النَّاقَةُ رَمَاهَا الْأَوَّلُ بِسَهْمٍ، وَنَحَرَهَا الثَّانِي فَقَتَلَهَا۔

12. Open Transgression

But the pride of the Thamud was injured by it and they felt that they had been insulted. They made up their minds to break the arrangement. "Why should not our cattle enjoy the use of the watering place every day?" They resolved to get rid of her.

Saleh had clearly warned them against doing any harm to the animal, hut they did not take heed of the warning. "Who will kill the she- camel?" They conferred among themselves. "I" a man stood up and declared. "I, too," said another. The two ill-fated men went and lay in wait for her. When the she-camel came they killed her with their arrows.

(۱۲) ثمود کی سرکشی

لیکن قوم نے تکبر کیا اور سرکشی کی۔ اور کہنے لگی، ہمارے مویشی ہر روز کیوں نہ پئیں؟

وہ لوگ اس اونٹنی سے تنگ دل ہوئے، جس سے ان کے مویشی بدکتے تھے۔ اور صالح (علیہ السلام) نے انہیں اس اونٹنی کی توہین سے ڈرا رکھا تھا لیکن وہ نہ ڈرے۔

انہوں نے کہا: اس اونٹنی کو کون قتل کرے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا "میں" ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا، اور اس نے کہا "میں"، قتل کروں گا۔ وہ دونوں بدبخت گئے، اور بیٹھ کر اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے، تا آنکہ جب اونٹنی نکلی، تو پہلے شخص نے اسے نیزہ مارا، اور دوسرے نے اسے ذبح کر دیا، اور مار ڈالا۔

(۱۳) العذاب

وَلَمَّا عَلِمَ صَالِحٌ أَنَّ النَّاقَةَ قَدْ نُحِرَتْ تَأَسَّفَ وَحَزِنَ جِدًّا، وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ)).

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رِجَالٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ، فَحَلَفُوا وَقَالُوا نَقْتُلُ صَالِحًا وَأَهْلَهُ فِي اللَّيْلِ، وَإِذَا سُئِلْنَا نَقُولُ مَا عِنْدَنَا عِلْمٌ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَفِظَ صَالِحًا وَأَهْلَهُ. وَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ جَاءَهُمُ الْعَذَابُ، أَصْبَحُوا كَعَادَتِهِمْ فَإِذَا بِصَيْحَةٍ مَعَ زِلْزَالٍ شَدِيدٍ.

صَيْحَةٌ تَفَطَّرَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَزِلْزَالٌ تَهَدَّمَتْ مِنْهُ الْبُيُوتُ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ثَمُودَ شَدِيدًا.

وَمَاتَ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَخَرِبَتِ الْمَدِينَةُ.

وَهَاجَرَ صَالِحٌ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ تِلْكَ الْمَدِينَةِ الشَّقِيَّةِ.

وَمَا يَصْنَعُونَ فِيهَا؟

وَخَرَجَ صَالِحٌ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى قَوْمِهِ وَهُمْ أَمْوَاتٌ، فَقَالَ بِصَوْتٍ حَزِينٍ

13. Plot to Murder Saleh

When Saleh came to know that the she- camel had been killed he became very sad. He knew by revelation from Allah that Divine punishment was now ready to strike his people. "Make yourselves merry in your homes for three days then there will be your doom. Here is a promise which will never turn out to be false," Saleh informed his people. In the city of Saleh there lived nine men who did great mischief and spread corruption on the earth. They swore that they would assassinate Saleh and his band of followers at the dead of night without telling anyone about it and pretending ignorance when the case would come up for inquiry. "We will say that we know nothing about the matter when asked," they resolved among themselves.

But Allah let them do no harm to Saleh and his followers. It was neither before nor after the third day, as Saleh had informed, that the terrible punishment came upon them. At the first break of the day, they heard a strange sound and then there was a mighty earthquake a loud, piercing sound that rent the hearts to pieces and a violent, fearful earthquake that razed the mountain fortresses to the ground. What a dreadful day, indeed, it was for the Thamud. The people, one and all, with the sole exception of Saleh and his followers were dead and the city was reduced to a heap of

(۱۳) عذاب

اور جب صالح (علیہ السلام) کو علم ہوا کہ اونٹنی ذبح کر دی گئی ہے، تو انہوں نے افسوس کا اظہار کیا، اور سخت غمگین ہوئے، اور لوگوں سے فرمایا:

"تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو، یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا۔"

اور شہر میں نو آدمی تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے، اصلاح نہیں! انہوں نے قسم کھا کر کہا ہم رات کو صالح (علیہ السلام) اور اس کے اہل وعیال کو قتل کر دیں گے، اور جب ہم سے پوچھا جائے گا تو کہہ دیں گے ہمیں کوئی علم نہیں۔

لیکن اللہ نے صالح (علیہ السلام) اور اس کے اہل وعیال کی حفاظت کی، اور جب تیسرا دن ہوا ان پر عذاب آ گیا، انہوں نے حسب عادت صبح کی، اچانک ایک دھماکہ ہوا سخت بھونچال کے ساتھ ایسا دھماکہ کہ جس سے دل پھٹ گئے، اور ایسا زلزلہ کہ جس سے گھر گر پڑے ثمود پر یہ دن بہت سخت تھا۔ سب لوگ ہلاک ہو گئے اور شہر تباہ ہو گیا۔

صالح (علیہ السلام) اور دیگر ایمان والوں نے اس بد بخت شہر سے ہجرت کر لی۔ اور وہ اس میں کرتے بھی کیا؟ صالح علیہ السلام نکلے اور وہ اپنی قوم کو دیکھ رہے تھے کہ مرے پڑے ہیں۔ آپ نے غمگین آواز میں

((يَاقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّاتُحِبُّوْنَ النَّاصِحِيْنَ))۔

وَلَا يَرَى الْإِنْسَانُ الْيَوْمَ هُنَالِكَ إِلَّا قُصُوراً خَالِيَةً وَبِئْراً مُعَطَّلَةً۔

وَلَا يَرَى إِلَّا قُرًى مُوحِشَةً لَيْسَ فِيهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ۔

وَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دِيَارِ ثَمُودَ فِي طَرِيقِهِ إِلَى الشَّامِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ :

((لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ حَذَرًا مِنْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ))

((أَلَا إِنَّ ثَمُوْدَ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ))۔

ruins Saleh and his followers abandoned the ruined city and moved away. What could they do there? When he was departing from the city, Saleh looked at the dead bodies of his people that lay everywhere and said sorrowfully, "O my people, I tendered to you good advice, but you listened not to those who wished you well." Nothing can be seen there today except vacant, dilapidated fortresses and ruined wells and springs-a ghost of a town where not a soul breathes. Once, the Last of the Prophets, Prophet Mohammad, Peace be on him, happened to pass by the ruins of Thamud while on his way to Syria. On seeing them he remarked to his companions, "Do not enter the dwellings of those who did injustice to themselves lest you may be seized with fear and start crying at the thought of meeting the same fate as they did."

"Ah! Behold! for the Thamud rejected their Lord and Cherisher. Ah!. Behold Removed from sight were the Thamud."
(Quran 11:68)

کہا: ''میری قوم! میں نے تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچایا، اور تمھیں نصیحت کی لیکن تم خیر خواہی کو پسند نہیں کرتے تھے۔''

آج جو کوئی انسان بھی وہاں دیکھتا ہے تو اسے محلات خالی، اور کنوئیں بے کار نظر آتے ہیں، اور بستیاں ڈراؤنی نظر آتی ہیں، جن میں نہ کوئی اللہ کی طرف بلانے والا ہے نہ جواب دینے والا!

اور جب شام جانے والے راستہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ثمود کی بستیوں پر ہوا، آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

''ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، مگر یہ کہ تم رونے والے ہو۔ ڈرتے ہوئے اس بات سے کہ ''مبادا'' تمھیں بھی وہ عذاب آپہنچے جو انھیں پہنچا۔''

''یاد رکھو، ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا خبردار، پھٹکار ہو ثمود پر۔''

تمت بالخیر

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکار اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم و ناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
۵: شوقِ جہاد
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب
۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)
۸: بدعات کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ و استدراک)
۹: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلیق)
۱۰: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ کا ترجمہ و تعلیق)
۱۱: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ / شہباز حسن)
۱۲: عُلوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)
۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)
۱۴: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النّبیین
۱۵: جنت کا منظر (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)
۱۶: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها کا ترجمہ و تعلیق)
۱۷: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلیق)
۱۸: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ) (زیرِ طبع)
۱۹: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلیق)
۲۰: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و اداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)
۲۱: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔اسبابها و علاجها کا ترجمہ و تعلیق) (زیرِ طبع)
۲۲: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع)
۲۳: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ / شہباز حسن) (زیرِ طبع)
۲۴: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان و ادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)
۲۵: اصول الکرخی (ترجمہ)

نظرِ ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)
۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)
۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ
۵۔ الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ
۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال
۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۳۔ سر بمہر محمدی خط (از حافظ جلال الدین قاسمی)
۱۳۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)
۱۴۔ توبہ کا دروازہ (از میاں انوار اللہ)

کتاب نمبر
مکتبة دار العلوم المحمدية

لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور

جدید عربی بول چال مع

قصص النبیین

(عربی، انگریزی، اُردو)